

SENATE OF PAKISTAN

Senate Debates

Thursday, July 30, 1987

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten of the clock in the morning with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

يَوْمَ تَبْدُلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتُ
وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿٤٨﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ
مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿٤٩﴾ سَرَابِلُهُمْ مِّنْ قِطْرَانٍ وَتَغْشَى
وُجُوهُهُمُ النَّارُ ﴿٥٠﴾ لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ
إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٥١﴾ هَذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا
بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَهُ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٥٢﴾

ترجمہ [جس دن (یہ دنیا کی) زمین (عقبیٰ کی) دوسری زمین سے بدلی جائے گی یہ ارضیت نہ ہوگی بلکہ اس وقت جو کچھ پیر کے نیچے ہوگا جس پر قیام و قرار ہوگا وہ اور ہی زمین ہوگی) اور آسمان بھی (بدل دیئے جائیں گے) اور (یہ وہ دن ہوگا کہ سب لوگ خدائے واحد زبردست کے سامنے (پیش ہونے کے لئے اپنی اپنی جگہ سے) نکل کھڑے ہوں گے۔

اور اس دن تو مجرموں کو ایک دوسرے کے ساتھ زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھے گا۔ ان کے کرتے گندھک کے ہوں گے (جس میں آگ بہت تیزی سے اثر کرتی ہے یا وہ گپٹھے ہوئے تانے کے ہوں گے جو دوزخ کی آگ کی تپش کو اور بڑھا دیں گے) اور چہروں کو ڈھانک رہی ہوگی۔

SENATE OF PAKISTAN

Senate Debates

Thursday, July 30, 1987

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten of the clock in the morning with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

يَوْمَ تَبْدُلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتُ
وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿٤٨﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ
مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿٤٩﴾ سَرَابِلُهُمْ مِّنْ قِطْرَانٍ وَتَغْشَى
وُجُوهُهُمُ النَّارُ ﴿٥٠﴾ لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ
إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٥١﴾ هَذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا
بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَهُ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٥٢﴾

ترجمہ [جس دن (یہ دنیا کی) زمین (عقبیٰ کی) دوسری زمین سے بدلی جائے گی یہ ارضیت نہ ہوگی بلکہ اس وقت جو کچھ پیر کے نیچے ہوگا جس پر قیام و قرار ہوگا وہ اور ہی زمین ہوگی) اور آسمان بھی (بدل دیئے جائیں گے) اور (یہ وہ دن ہوگا کہ سب لوگ خدائے واحد زبردست کے سامنے (پیش ہونے کے لئے اپنی اپنی جگہ سے) نکل کھڑے ہوں گے۔

اور اس دن تو مجرموں کو ایک دوسرے کے ساتھ زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھے گا۔ ان کے کرتے گندھک کے ہوں گے (جس میں آگ بہت تیزی سے اثر کرتی ہے یا وہ گپٹھے ہوئے تانبے کے ہوں گے جو دوزخ کی آگ کی تپش کو اور بڑھا دیں گے) اور چہروں کو ڈھانک رہی ہوگی۔

تاکہ اللہ ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دے۔ بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ (اس دن کو دُور نہ سمجھو)

یہ (بیان) لوگوں کے لئے (اللہ کا) پیغام ہے اور (اس لیے ہے) تاکہ اس کے ذریعہ وہ ڈرا دیئے جائیں (مستنبہ کر دیئے جائیں) اور تاکہ وہ جان لیں کہ وہی ایک معبود ہے (اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں) اور تاکہ عقل (و فہم) والے اس سے نصیحت حاصل کریں (اور اس کی یاد میں مشغول رہیں)۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین : بسم اللہ الرحمن الرحیم ، سوالات ، جناب عبدالرحیم میر داخیل۔

PROMOTION PROCEDURE IN HABIB BANK LTD.

75. *Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether there is any procedure prescribed by Habib Bank for the promotion of officers in the Bank from grade-3 to grade-2 and from grade-2 to grade-1, if so, the details thereof?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: The cases of eligible officers are firstly recommended by the concerned Branch Manager to the respective Zonal Chief. The recommendations so received from all the branches of a concerned zone are examined and evaluated at zonal level. The Zonal Chief then recommends cases to the Circle Executive. The Circle Executive also examines cases received from all the zones under the circle and a consolidated recommendations list is prepared. The final evaluation is done by the concerned Member Executive Board.

ممبر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی : سال میں کتنی دفعہ پرموشن بورڈ ہوتا ہے۔
میاں محمد یاسین خان وٹو : یہ سال میں ایک دفعہ ہوتا ہے۔

ممبر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی : کیا اس سال کا پرموشن بورڈ ہو گیا ہے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو : میں اس وقت تک یہ عرض نہیں کر سکتا لیکن میرے خیال میں یہ ابھی زیرِ غور ہے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی : اس سال پروموشن بورڈ ہوا ہے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو : وہ پچھلے سال کے لئے ہوگا، اس سال کے لئے نہیں۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی : پچھلے سال کا بورڈ ابھی تک اناؤنس نہیں

ہوا ہے میں پشاور کی بابت جانتا ہوں۔

میاں محمد یاسین خان وٹو : جناب والا! جس طرح میں نے عرض کیا، اس سارے

پروسیجر کے مطابق کرتے ہیں اور جب پروسیجر مکمل ہوتا ہے پھر اس وقت

اناؤنس کیا جاتا ہے۔

ابنخیز سید محمد فضل آغا : کیا وزیر صاحب فرمائیں گے کہ یہ جو ریکومنڈیشن ہے یہ

ذاتی پسند یا ناپسند پر کی جاتی ہے یا کوئی اور کرائٹیریا ہے کیوں کہ اس میں تو کچھ بھی

نہیں کہا گیا۔

میاں محمد یاسین خان وٹو : نہیں جناب ان کی سرورس، سینیارٹی اور اہلیت کو

مد نظر رکھ کر یہ سفارشات کی جاتی ہیں۔

جناب چیمبرین : شکریہ! اگلا سوال، جناب عبدالرحیم میر داخیل صاحب -

PROMOTIONS IN HABIB BANK LTD.

76. *Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel (put by Maj. Gen. (Retd.)

Shirin Dil Khan Niazi): Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that promotions are made on seniority basis from amongst the officers of grade III, II and I respectively in the Habib Bank;

(b) whether it is also a fact that in Habib Bank some promotions are not made on the aforesaid basis but are made on 'Safarish' and senior officers are superseded by their junior officers; and

(c) the procedure for redress to senior officers affected by out of turn promotions of Junior Officers?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) Seniority is not the only basis for promotion of officers grade III, II and I.

(b) In accordance with the existing policy guidelines, promotions are made on the basis of experience, qualifications, length of service in the particular grade, overall performance of an employee and keeping in view the specified limited number of promotions to be made during the particular year.

(c) Every year the cases of eligible officers are firstly recommended by the concerned Branch Manager to the respective Zonal Chief. The recommendations so received from all the branches of a concerned zone are examined and evaluated on consolidated basis at zonal level. Zonal Chief then recommends cases to the Circle Executive. The Circle Executive also examines the cases received from all the zones under the circle and a consolidated recommendations list is prepared. The final evaluation is done by the concerned Member Executive Board. Any person adversely affected can represent his case and for this purpose committees have been formed at head office level. As a matter of fact every year all the officers eligible for promotion to the next grade are reconsidered according to the criteria and above stated policy.

ممبر جنرل (ریٹائرڈ) شیرین دل خان نیازی: جناب جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ سفارش پر لیے جاتے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ واقعی سفارش پر لیے جلتے ہیں یا نہیں۔

میاں محمد یاسین خان ولوٹ: نہیں جناب والا! میرٹ پر لے جاتے ہیں اور خود اس شخص کی اپنی اہلیت ہی سفارش ہوتی ہے، سینیارٹی کو دیکھتے ہیں، اس کی اہلیت کو دیکھتے ہیں، اس کے کام کو دیکھتے ہیں اور اس کے مطابق جس طرح میں نے پہلے اس سوال کے جواب میں عرض کیا ہے کہ اس کا مینجر اس کو ریکومنڈ کرتا ہے، زونل چیف دیکھتا ہے اور کتنے پراسسز میں سے گزار کر پھر اس کو پروموٹ کیا جاتا ہے۔

ممبر جنرل (ریٹائرڈ) شیرین دل خان نیازی: جناب والا! اگر آپ تصدیق فرماتے ہیں تو میں پشاور میں جانتا ہوں کہ پچھلے سال جو بورڈ وہاں حبیب بینک میں ہوا اور جتنے حضرات پروموٹ ہوئے وہ فقہ جعفریہ سے زیادہ تھے برنسبت دوسرے فقہوں کے۔

جناب چئیرمین : میرے خیال میں وزیر صاحب ایک جنرل رول فرما چکے ہیں اور وہی جواب بھی انہوں نے دیا ہوا ہے اگر کوئی سپسیفک کیس ہے جس کے متعلق آپ مزید دریافت کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے علیحدہ نوٹس دیں۔
اگلا سوال جناب عبدالرحیم میردادخیل صاحب -

I am sure the Minister would be glad to look into that.

PROMOTIONS IN HABIB BANK LTD. PESHAWAR SINCE 1981

77. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel** (Put by Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi): Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the number of officers promoted to grades I and II in the Habib Bank Limited since 1981 indicating also their names, total length of service and educational qualifications in each case separately;

(b) whether it is a fact that at the time of these promotions there were officers in the bank who were senior enough and better qualified compared to those who were promoted; if so, the reasons for superseding them; and

(c) whether the Government has any plan to consider their cases also for promotion, if so, by when?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) Year-wise list of officers promoted to Grades I and II in Habib Bank Limited since 1981 indicating also their names, total length of service and educational qualifications has been placed in the Senate Library for the reasons of its length.

(b) Seniority and qualifications are not the only criteria for promotion. These in conjunction with the actual experience and overall performance of an employee keeping in view the specified limited number of promotions to be made during the particular year from the basis for promotion. Those who do not fulfill the criteria laid down by the Bank may be superseded.

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

(c) Cases of these promotions are not considered by the Government. The promotions are made by the Bank and every year all the officers who are eligible for promotion to the next grade are considered.

جناب چیرمین: ضمنی سوال - کوئی نہیں، اگر سوال ۷۸۔ محمد اسحاق بلوچ صاحب۔

NAMES OF EXECUTIVE OFFICERS IN NATIONALIZED BANKS POSTED IN BALUCHISTAN

78. ***Mr. Muhammad Ishaq Baloch:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the total number and the names of Senior Vice president, Vice-President and Senior Executive Vice-President of the nationalized banks functioning in Baluchistan and indicating also the place of their domicile; and

(b) the names and the place of domicile of the persons appointed in the banks as Chief Executive M.E.B., at the provincial headquarters?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) Names and places of domicile of Senior Executive Vice Presidents (SEVP), Executive Vice Presidents (EVP). Senior Vice Presidents (SVP) and Vice Presidents (VP) of the nationalised commercial banks posted in Baluchistan are as under:—

S. No.	Name of Executive	Designation	Place of Domicile
--------	-------------------	-------------	-------------------

National Bank of Pakistan

1.	Mr. G. H. K. Zuberi	EVP	Punjab
2.	Mr. Shahjahan Khan	SVP	N.W.F.P.
3.	Syed Baqar Hasan Zaidi	VP	Sind.

United Bank Limited

- | | | |
|---------------------------------------|-----|---------------|
| 1. Mr. A Ghani Shahzad | SVP | Punjab |
| 2. Mr. Ilyas Minhas | VP | Punjab |
| 3. Mr. Akhlaq Ahmed | VP | Punjab |
| 4. S. Anwar Ahmed Shah | VP | Baluchistan |
| 5. Mr. Basharatullah Siddiqui | VP | Punjab |
| 6. Mr. M. Hasibur Rahman | VP | Sind (Urban). |
| 7. Mr. Ghulam Haider Khan
Durrani. | VP | Baluchistan |

Muslim Commercial Ltd.

- | | | |
|-------------------------|------|--------------|
| 1. S. Ejaz Hussain Shah | SEVP | Punjab |
| 2. M. Alim Ansari | SVP | Sind (Rural) |
| 3. Mr. M. Khalil Baloch | VP | Sind (Urban) |
| 4. Mr. Mohammad Noem | VP | Sind (Urban) |

Allied Bank of Pakistan Ltd.

- | | | |
|------------------------|-----|-------------|
| 1. Mr. Arbab M. Hashim | SVP | Baluchistan |
|------------------------|-----|-------------|

Habib Bank Limited

- | | | |
|-------------------------------|-----|--------------|
| 1. S. Fazal Mabood | EVP | N.W.F.P. |
| 2. Mr. Mushtaq A. Qureshi | SVP | Sind (Rural) |
| 3. Mr. Jahanzeb Mir | VP | Punjab |
| 4. Mr. Mohammad Nazir
Khan | VP | Baluchistan |

(b) Names and places of domicile of persons appointed in the nationalized commercial banks as Chief Executives/Member

Executive Boards at the Provincial headquarters are:—

Bank	Name of Province	Name of M.E.B./Chief Executive	Place of Domicile
NBP	Sind	Mr. Saeed Ahmed Kazi.	Sind
	Baluchistan	S. Mujib Raza	Sind
	Punjab	Mr. Zafar Iqbal Saleem	Punjab
	N.W.F.P.	Mr. Saleem Malik	Punjab
UBL	Sind	Mr. Azizullah Memon	Sind (Rural).
	Baluchistan	Mr. Ikramullah Mir	Punjab
	Punjab	Mr. Shameem Ahmed	Punjab
	N.W.F.P.	Mr. Mushtaq A. Taj	N.W.F.P.
MCB	Sind	Mr. B. Zaman	Sind
	Baluchistan	Mr. A. Razzak Jangda	Sind
	Punjab	Mr. Iftikhar A. Malik	Punjab
	N.W.F.P.	S.M. Aminullah	Punjab
ABL	Sind	Mr. Inam Elahi	Punjab
	Baluchistan	Mr. Inam Elahi (Additional Charge).	Punjab
	Punjab	Mr. Sheikh Manzoor Ellahi	Punjab
	N.W.F.P.	Mr. Mohamamd Khan Memon	Sind (Rural).
HBL	Sind	Ch. Ahsanul Haq	Punjab
	Baluchistan	Mr. Tahir Ali Tayebi	Sind
	Punjab	Mr. Fasihuddin Khan	Punjab
	N.W.F.P.	Ch. Sajjad Ali	Punjab.

انجینئر سید محمد فضل آغا: جناب یہ جو چیف ایگزیکٹو ہیں، شاید وزیر صاحب بھی یہی فرمائیں گے کہ بلوچستان سے کوئی آدمی کو ایف آئی نہیں کرتا ہے تو یہ بڑے افسوس کی

بات ہے کہ اس تمام لسٹ میں بلوچستان کا کوئی آدمی بھی نہیں ہے۔ تمام بینکوں میں تو کیا یہ فرما سکیں گے کہ آئندہ مستقبل میں یہ ان کو کنسید کر رہے ہیں یا نہیں اور کیا وجہ ہے کہ بلوچستان کا کوئی آدمی اس لسٹ میں نہیں ہے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو : جناب والا ! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ بلوچستان کے کچھ تو مثلاً یونائیٹڈ بینک میں ایگزیکٹو کے ناموں میں بلوچستان کے دو آفیسر ہیں لیکن ایم ای۔ بی میں ابھی تک بلوچستان کا کوئی آفیسر نہیں ہے۔ اس کے لئے کچھ آفیسر اب پروموشن میں ہو رہے ہیں۔ انشاء اللہ ان کو مناسب وقت پر ترقی دے دی جائے گی۔

انجینئر سید محمد فضل آغا : شکریہ جی !
سید عباس شاہ : مجھے وزیر خزانہ کو ضرور مبارکباد دینی چاہیے کیونکہ گزشتہ سال جو فہرست تھی اس میں پنجاب کی ڈومیسائل نہیں تھی۔

and this year there are quite a good number of them as Member Executive.

میاں محمد یاسین خان وٹو : نہیں جناب والا ! اس میں یہ صورت نہیں ہے، جو سب سیکشن ہوتی ہے وہ صوبوں کی بنیاد پر نہیں ہوتی ہے۔

Mr. Chairman: I think this was no question. Next question.

HOUSE BUILDING FINANCE CORPORATION

79. *Mr. Muhammad Ishaq Baloch: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the total number of Offices of the House Building Finance Corporation opened so far at the Divisional and District Headquarters of Baluchistan?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Four offices of the House Building Finance Corporation at the District Headquarters in Baluchistan have been opened. These are at Quetta, Sibi, Khuzdar and Turbat.

جناب محمد اسحاق بلوچ : جناب والا ! یہ تربت والا دفتر کب کھولا گیا ہے کیا وزیر صاحب بتا سکیں گے؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: اس کی صحیح تاریخ تو میں عرض نہیں کر سکوں گا لیکن وہاں دفتر کھول دیا گیا ہے۔

جناب محمد اسحاق بلوچ: کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گے کہ یہ برائے نام کھل گیا ہے یا لوگ واقعی اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب! وہ باقاعدہ کھل گیا ہے اور باقاعدہ نہ کھلتا تو مجھے اس کی اطلاع نہ دی جاتی۔ فاضل دوست وہاں سے اطلاع کروالیں کہ اگر نہیں کھلا اور مجھے غلط اطلاع دی گئی ہے تو جن لوگوں نے غلط اطلاع دی ہے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

جناب محمد اسحاق بلوچ: میرا خیال ہے اس کے متعلق وزیر صاحب انکوائری کر لیں وہ باقاعدہ لوگوں کو فائدہ نہیں دے رہا ہے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: وہاں دفتر کھلا ہے لیکن اگر کوئی اس کے کام کرنے میں یا کسی خاص مسئلے میں کوئی دقت ہے تو آپ میرے نوٹس میں لائیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ دور کر دی جائے گی۔

نوابزادہ شیخ عمر خان: جناب والا! جس ٹھیکیدار کو دفتر کا کام ٹھیکے پر دیا گیا ہے وہ کام نہیں کر رہا ہے اس نے کام چھوڑ دیا ہے، اس سلسلے میں آپ کیا اقدامات کریں گے؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب! یہ ٹھیکے کے معاملے کا تو کوئی سوال نہیں تھا۔

نوابزادہ شیخ عمر خان: اگر کام نہیں ہو رہا ہے تو افسر کیا کرے گا وہ تو بیٹھا ہی رہے گا۔

Mr. Chairman: I think what he is implying is that there is an office and there is an officer also sitting but the permanent building in which the whole paraphernalia should work that is not there and the contractor has apparently run away.

میاں محمد یاسین خان وٹو: میں اس چیز کو چیک کر لوں گا۔

نوابزادہ شیخ عمر خان: جی ہاں جناب وہ جو ٹھیکیدار ہے وہ چلا گیا ہے۔ کام نہیں ہو رہا ہے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: میں اس چیز کو ایگزامن کر لوں گا۔

جناب محمد اسحاق بلوچ: یہ تو جناب ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز ہو گئے۔ ضلعی ہیڈ کوارٹرز میں دفتر کھولا جائے گا یا نہیں۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: یہ چاروں شہر جہاں یہ دفتر کھولے گئے ہیں ضلعی ہیڈ کوارٹرز بھی ہیں اور جہاں دفتر کھولنے کی ضرورت ہوگی کھول دیا جائے گا۔

جناب محمد اسحاق بلوچ: کہاں کہاں دفتر کھولے گئے ہیں۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: چار میں نے بتا دیئے ہیں۔

جناب محمد اسحاق بلوچ: میں ڈسٹرکٹ کی بات کر رہا ہوں، یہ تو ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز ہیں جہاں دفتر کھولے گئے ہیں۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ ڈسٹرکٹ بھی ہیں اور ڈویژن بھی ہیں۔ سوال آپ کا تھا۔

The total number of officers of the House Building Finance Corporation opened so far at the Divisional and District Headquarters of Baluchistan.

یہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز بھی ہیں اور ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز بھی ہیں۔ آپ کا جو سوال تھا دونوں چیزوں کا جواب آ گیا ہے۔

جناب محمد اسحاق بلوچ: میں یہ عرض کر رہا تھا کہ بلوچستان میں اس وقت ۱۸ ضلعی ہیڈ کوارٹرز ہیں۔ کیا آئندہ ضلعی ہیڈ کوارٹروں میں کارپوریشن کے دفاتر کھولنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ یا نہیں۔

جناب چیمبرلین: جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں۔ انہوں نے فرما دیا ہے کہ جہاں جہاں ضرورت پڑے گی دفاتر کھولے جائیں گے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: میں نے عرض کیا کہ جہاں ضرورت ہوگی وہاں دفاتر کھولے جائیں گے۔

جناب چیمبرلین: فضل آغا صاحب۔

انجیئر سید محمد فضل آغا: سوال تو تقریباً یہی ہے کیونکہ بلوچستان بہت وسیع و عریض ہے۔ ضرورت کا کراؤ تیسرا پتہ نہیں چل سکا کہ منسٹر صاحب ضرورت کس بات کو کہتے ہیں

[Engineer S. M. Fazal Agha]

تاکہ وہ ہم ان کو محسوس کرائیں کہ باقی بھی ایسی جگہیں ہیں جہاں پر ضرورت ہے تو مستقبل میں ان کا پروگرام مزید توسیع کا ہے یا نہیں۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: پروگرام یقیناً بے لیکن ضرورت اب یہ ہے کہ جس طرح آپ فرما رہے تھے اگر کسی جگہ پر کام نہیں ہے آپ دفتر کھول دیں اور سارا دفتر بیٹھا رہے تو آپ کی طرف سے اعتراض ہو گا کہ رقم ضائع کی جا رہی ہے وہاں ضرورت نہیں ہے اور دفتر کھول دیا گیا ہے۔ جہاں جہاں ضرورت پیش آتی ہے وہاں وہاں دفتر کھول دیئے جاتے ہیں اگر کسی خاص جگہ پر آپ مناسب خیال فرماتے ہیں، ضرورت ہے تو آپ میرے نوٹس میں لائیے۔ ہم جائزہ لے لیں گے کہ کام کی نوعیت اتنی ہے کہ وہاں دفتر کھولا جائے تو انشاء اللہ کھول دیا جائے گا۔

جناب چیرمین: اگلا سوال، سید اختر نواز صاحب۔

CRITERIAN FOR ESTABLISHING A BRANCH OF A BANK IN RURAL AREA

80. *Mr. Akhtar Nawaz Khan (put by Syed Abbas Shah): Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the criterion for establishing a branch of a bank in a rural area;

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to establish a bank branch in village Baghpur Dheri Bhirreh Tehsil Haripur Hazara; if so, when and if not, the reasons therefor?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) Banks conduct survey of the proposed place keeping in view all the business potentials. Licences for opening of branches are issued by State Bank on 'first come first serve' basis provided the proposed branch is expected to be viable and a minimum distance of 1000 metres is maintained from the nearest branch of a nationalized commercial bank.

(b) On a request received from Anjuman Islah-e-Samaj of Mouza Bhaura to open a bank branch in village Baghpur De Dheri

(Bhirreh), Tehsil haripur Abbottabad, pakistan Banking Council has advised the nationalized commercial banks to conduct survey of the area and furnish their reports. Further action would be taken on receipt of the survey reports.

جناب چیرمین : کوئی ضمنی سوال ؛
 صاحبزادہ محمد الیاس : یہ سروے رپورٹ کب تک مکمل ہوگی ۔
 میاں محمد یاسین خان وٹو : ان کو ہدایت کی جائے گی کہ جلدی مکمل کریں ۔
 جناب چیرمین : اگلا سوال ، میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی ۔

SALARIES OF DEFENCE PERSONNEL

81. *Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that immediately before partition Defence personnel — a General/Brigadier/Lieut-Colonel and J.C.O. drew more pension than their counter parts in civil service;

(b) whether it is also a fact that the ratio of the pension of a General and the lowest rank was 1 to 25; and

(c) the present rates of pension of military personnel from highest to lowest rank and their counter part in civil service?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (2) Yes. However, there was no principle of equivalence between the ranks held in the Defence services with appointments on the civil side before Independence. So, it is not possible to make reliable comparison. Nevertheless, the highest pension on the Defence side was more than the highest pension payable on the civil side.

(b) Pension of a General/King's Commissioned Officer was in Sterling and that of a Sepoy in Rupees. So, it is not possible to establish a correct ratio. However, a Sepoy in Army used to get Rs. 5 or 6 p.m. as pension while a General drew pension Rs. 1444 at the rate of 108.33 (exchange rate 1 = Rs. 13.33). The ratio between these two

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

pensions comes to 1:289. It is, therefore, not correct that the ratio of pension of a General and the lowest rank was 1 to 25.

(c) Rates of Pension:

DEFENCE		CIVIL	
Rank	Rate of Maximum pension	Basic Pay Scale	Rate of approx. maximum pension on 30 yrs. service
	Rs.		Rs.
General	6879 p.m.	—	—
Lt. Gen.	6105 p.m.	22	5584.50 p.m.
Maj. Gen.	5537 p.m.	21	5047.00 p.m.
Brig.	4798 p.m.	20	4302.90 p.m.
Col.	4110 p.m.		
Lt. Col.	3993 p.m.	19	3559.50 p.m.
Major	3640 p.m.	18	2860.20 p.m.
Capt. & below	2719 p.m.	17	2415.00 p.m.
JCOs	1562 p.m.	16	1787.80 p.m.
	(approx).	(approx).	(approx).
NCO	896.44 p.m.	8	917.00 p.m.
	(approx).	(approx).	(approx).
Sepoy	431.34 p.m.	3	627.76 p.m.
(Matric)	(approx).	(approx).	(approx).
Sepoy	371.70 p.m.	1	528.64 p.m.
(Non-Matric)		(approx).	(approx).

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال ؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی : سر! میں نے جزو اے میں پوچھا تھا کہ پارٹیشن سے پہلے سول سروس کے متقابل فوجی افسروں اور J.C.Os. پنشن کی شرحوں کا تقابل کر کے بتائیں۔ لیکن آپ نے جواب دیا ہے کہ یہ ممکن نہیں ہے تو کیا ہم سے پہلے سول سروس نہیں تھے یا وہ پنشن نہیں لیتے تھے؟

میاں محمد یاسین خان ولٹو: جناب پارٹیشن سے پہلے کا ممکن اس لئے نہیں کہ کوئی تناسب نہیں رکھا جاتا تھا۔ اس وقت سویلین آفیسرز میں اور آرمی آفیسرز میں کوئی equation نہیں تھی اور بعد میں جہاں تک جزو سی کا تعلق ہے اس میں، میں نے تفصیل دے دی ہے۔ میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی: اگر آفیسروں کا نہیں ہے تو سپاہیوں کا comparison دے دیجئے C.O. and under۔ جتنے بھی میں دہ تو ہوں گے۔ ہمارے پاس قاصد تھے یا دفتری تھے، باقی لوگ تھے۔ ہمارے J.C.O.s کے ساتھ ان کا کیا تناسب تھا۔ میاں محمد یاسین خان ولٹو: اس وقت سویلین کے ساتھ کوئی تقابل نہیں تھا کوئی equation یا کوئی equivalent working اس سورت میں نہیں تھی۔ بعد میں ورننگ کی جو صورت اس میٹج پر ہے وہ میں نے دے دی ہے۔ اس وقت کوئی ایسا comparison نہیں تھا۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی: کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ کیا وہ ملازمین J.C.Os. اور N.C.Os. سے زیادہ پنشن لیتے تھے یا کم لیتے تھے؟

میاں محمد یاسین خان ولٹو: اس سلسلے میں عرض کرنا مشکل ہے کیونکہ ان کا علیحدہ معاملہ تھا اور یہ علیحدہ تھا اس وقت جو equation ہے وہ میں نے عرض کر دی ہے۔ میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی: یہ سن لیجئے ابھی سپاہی کی پنشن قاصد سے کم ہے۔

میاں محمد یاسین خان ولٹو: اس کی وجہ میں عرض کرتا ہوں اس لئے کہ سپاہی جو ہے وہ تھوڑی سروس کرتا ہے اور اس کو تھوڑی سروس پر پنشن ملنی ہوتی ہے قاصد جو ہے وہ ۳۰ سال سروس کرتا ہے اور ۶۰ سال کی عمر تک جاتا ہے۔ سپاہی کم عمر تک چلتا ہے اور اس کی سروس بھی کم ہوتی ہے اس لئے اس کی پنشن کم ہوتی ہے اور کوئی وجہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: باقی مراعات میں فرق نہیں ہے۔

میاں محمد یاسین خان ولٹو: باقی مراعات میں کوئی فرق نہیں ہے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی: جو لوگ ۳۵، ۴۰ سال کی عمر میں ریٹائر

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

ہو جائیں، کیا حکومت کے پاس ان کی rehabilitation کی کوئی پالیسی بھی ہے کہ وہ آئندہ زندگی کیسے گزاریں۔

میال محمد یاسین خان ولٹو : اس کے لئے ملٹری کی بہت ساری فاؤنڈیشنز بنی ہوئی ہیں۔ اگر خاص طور پر ان کے ذہن میں کوئی چیز ہے تو وہ نیا سوال دے دیں۔ لیکن آرمی فاؤنڈیشن ہے وہ look after کر رہی ہے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی : جناب J.C.O. صاحبان کی پنشن اور سپاہی کی پنشن کا آپ مقابلہ کریں تو جے سی او ۵۶۲ روپے لیتا ہے۔ اس کا کاؤنٹر پارٹ سول میں ۷۸ روپے لیتا ہے۔ این سی او ۸۹۶ روپے لیتا ہے اس کا کاؤنٹر پارٹ ۹۱ روپے۔

میال محمد یاسین خان ولٹو : جناب پہلے میں یہ جواب عرض کر چکا ہوں چونکہ ان کی سروس کی مدت جو ہے وہ کم ہوتی ہے ان کی ریٹائرمنٹ کی عمر بھی کم ہوتی ہے اس وجہ سے یہ لوگ زیادہ سروس کرتے ہیں اس لئے ان کی پنشن زیادہ ہوتی ہے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی : میں یہ پوچھنا چاہتا تھا۔ ہمارے جوان جو ہمارے ملک کے محافظ ہیں اگر ہم ان کی پنشن کا خیال نہ کریں۔ گورنمنٹ آف انڈیا میں آج بھی مساوی رینک، مساوی گریڈ کا مساوی پنشن ہے اولڈ اور نیو کا کوئی فرق نہیں ہے کیا یہ آپ پاکستان میں بھی لاگو کرنا چاہتے ہیں؟

میال محمد یاسین خان ولٹو : جناب والا! ہم آرمی کے نوجوانوں کا پورا خیال رکھتے ہیں۔ ان کے حقوق کا پورا تحفظ کیا جاتا ہے اور وسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کی مراعات میں کسی قسم کا سبج نہیں برتنا جاتا اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی کم عرصہ سروس کرے گا اور تھوڑی عمر میں ریٹائر ہوگا تو اس کی پنشن وغیرہ میں فرق آئے گا لیکن اس سے ان کی مراعات میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں آتا۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی : آج ہندوستان میں بنیوں کی حکومت

equal grade, equal rank for old and new

ہے اور وہ کافی کمبجوس ہیں لیکن کی پنشن ایک ہے۔

جناب چیرمین: میرے خیال میں یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ ہندوستان کی ہر بات مانیں یا اس کی تقلید کریں۔

Mr. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi: Well, I think it should be considered Sir, it is a very vital point.

Mr. Chairman: That is relevant. Next question, Janab Shirin Dil Khan.

OUTSTANDING DEBTS ALONGWITH INTEREST AS ON
30-6-1986

82. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the total amount of outstanding debt as on 30-6-1986 and the interest payable on it, giving figures separately for external and internal debts;

(b) the name of countries and institutions to which the external loans are repayable giving particulars of each loan separately; and

(c) the steps taken by Government to repay the loans and to reduce the burden of debt in future?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) *External Debt.*—The total amount of outstanding external debt of Pakistan was of the order of \$ 11.108 billion on 30th June, 1986. The annual payment of interest on the outstanding debt came to \$ 340 million in 1986-87.

Internal Debt.—The total amount of outstanding internal debt was of the order of Rs. 203164.4 million on 30th June, 1986. The annual payment of interest on the outstanding debt was Rs. 13245.8 million in 1985-86. (Revised Estimates).

(b) The names of countries and institutions to which the external loans are repayable are placed on the Table of the House (Annexure I):

(i) Statements showing foreign loans and credits contracted by the Federal Government upto 30th June, 1986; and

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

- (ii) foreign loans and credits contracted directly by the borrowing agencies but guaranteed by the Federal Government upto 30th June, 1986 are placed on the Table of the House (Annexure II).

(c) Repayment of external debt is a contractual liability which is being discharged according to repayment schedule as embodied in the loan agreements.

The Government intends to mobilise adequate non-inflationary domestic resources for development to gradually reduce dependence on foreign assistance.

(Annexure II has been placed in the Senate Library.)

Annexure I

FOREIGN LOANS OUTSTANDING AGAINST PAKISTAN AS ON JUNE 30, 1986

(\$ Million)

Lending Country/Agency	Amount
1. Consortium Including Outside Consortium Countries	
Belgium	21.8
Canada	442.0
France	213.7
Germany	902.4
Italy	101.5
Japan	1,292.5
Netherlands	166.5
Norway	1.0
UK	216.2
USA	2,763.1
ADB	882.1
IBRD	515.3
IDA	1,536.7
IFC	88.0
IFAD	68.1
Sub-Total (I)	9,210.9

II. Non-Consortium

Australia	1.5
Austria	1.0
Bulgaria.....	0.9
China	168.7
Czechoslovakia	2.8
Denmark	28.3
Germany (D.R.).....	0.3
Hungary.....	1.8
Romania	83.3
Spain	1.4
Switzerland	31.9
USSR	201.8
Yugoslavia	1.4

Sub-Total (II) 524.6

III. Islamic Countries

U.A.E.....	143.8
Iran	319.3
Kuwait	122.5
Libya.....	43.9
Qatar.....	5.7
Saudia Arabia	382.6
OPEC Fund	75.1
IDB	104.6

Sub-Total (III) 1,197.5

IV. IMF Trust Fund..... 175.3

Total (I to IV) 11,108.3

جناب چیرمین : کوئی ضمنی سوال ؟
 میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی : یہ فکریہ چونکہ انہوں نے ڈالر میں دیئے

[Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi]

ہیں اور میں اتنا صاحب کتاب تو نہیں کر سکتا ہوں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمارے یہ قرضے کب ختم ہوں گے؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! یہ کہنا تو بہت مشکل ہے کہ قرضے کب ختم ہوں گے۔ قرضوں کی جب تک ضرورت رہے قرضے لیے جاتے ہیں اور قرضے ادا کئے جاتے ہیں۔ میں یہ چیز فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے عرض کر دیتا ہوں۔ ہم نے جتنے قرضے ادا کرنے تھے وہ ہم باقاعدہ ادا کر رہے ہیں اور ہم کہیں default نہیں کر رہے ہیں۔

مبصر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی: آپ کے بجٹ کا کتنے فیصد سود میں چلا گیا ہے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: بجٹ کا پرسیٹج اس صورت میں دینا مشکل ہو گا کہ کتنا چلا گیا ہے۔ اس سلسلے میں مختلف چیزیں ہیں جس سے قرضے لئے جاتے ہیں اور اس کو مختلف چیزوں کے angle سے evaluate کیا جاتا ہے۔ جناب والا! اس میں میرے پاس لمبا جواب ہے۔ اگر آپ فرمائیں تو میں اس سلسلے میں عرض کر دوں۔

مبصر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی: بجٹ کا کتنے فیصد؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: سارے بجٹ کا تو اس صورت میں نہیں ہے۔

جناب چیرمین: تو جواب آپ کے پاس ہے پھر وزیر صاحب کو.....

مبصر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی: اس لئے پوچھا ہے کہ میں بتانا چاہتا ہوں

کہ میں خود تو قرضے ادا کروں، نکالیں ہم میرے grand children کو، تاکہ ادا کرتے رہیں۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: عرض یہ ہے کہ قرضہ لیا جاتا ہے، پھر قرضہ ادا کر دیا جاتا ہے،

کئی interest-free-grants آجاتی ہیں معمولی قرضے دیئے جاتے ہیں جو یہاں ڈیپنٹ

سکیم میں لگائے جاتے ہیں۔ ان سے economic activities ہوتی ہیں اس کے

ملک کو فائدہ پہنچتا ہے اور اس منافع میں سے سود ادا کر دیا جاتا ہے۔

مبصر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی: نظام شریعت آنے والا ہے۔

قرآن کے مطابق سود مکے خلاف جنگ کرنی پڑے گی آپ کا نظام شریعت جب

نافذ ہو گا تو اس سود کا کیا کریں گے؟

جناب چیئرمین: پہلے آپ نظامِ شریعت تو لے آئیں۔ اسی پر تو اسی ہاؤس میں جھگڑا چل رہا ہے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: بنکوں میں تو پہلے ہی سود ختم کیا جا چکا ہے اور باقی کے سلسلے میں اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ بہر صورت قانون ہر ایک چیز کو supersede کرے گا۔ ہماری کوشش یہ ہے کہ سود کو ہر طریقے پر ختم کیا جائے لیکن بین الاقوامی طور پر دنیا میں جو سود چل رہا ہے اور جس دنیا میں ہم نے رہنا ہے۔ ان سارے حالات کو بھی مد نظر رکھنا پڑے گا۔

Mr. Javed Jabbar: Supplementary Sir.

Mr. Chairman: You may as well but I have moved over to the next question. Anyway.

Mr. Javed Jabbar: Very kind of you Mr. Chairman, I just wanted the Minister to respond on the statement which seems to me to be quite vague and imprecise. The last part of it says; the Government intends to mobilize adequate non-inflationary domestic resources for development. Would the Minister care to mention what are these measures and when will the Government conduct these measures or implement these measures?

میاں محمد یاسین خان وٹو: اس کے لئے ہم کوشش کرتے رہتے ہیں اور کوشش ہماری جاری رہے گی ایسے resources پیدا کرنے کے لئے جو non-returnable ہوں اور real resources ہوں۔ آپ کے سامنے ٹیکیشن کمیشن کی بھی رپورٹ آچکی ہے اس کو بھی examine کیا جا رہا ہے۔ دوسرے وسائل کو بھی دیکھ رہے ہیں۔ کون سے ایسے قابل قبول فیصلے ہو سکتے ہیں جس سے ہم non-returnable real resources پیدا کر سکیں۔

جناب چیئرمین: ارادے نیک ہیں، اتنا سمجھ میں آگیا ہے۔ اگلا سوال، نیازی صاحب۔

AUDIT OF GOVERNMENT DEPARTMENTS

83. *Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether the audit department is carrying out statutory audit of Government departments regularly. If not, the years in which

[Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi]

and the extent to which audit work has remained in arrears during the last 5 years;

(b) the arrangements made for carrying out audit of autonomous bodies such as PIA; University Grants Commission, WAPDA and nationalized banks; and

(c) whether considering the overall responsibility of the Audit Department the staff assigned to it is considered adequate?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) Statutory audit of Government departments is being carried out regularly.

(b) The audit of PIA, WAPDA, Overseas Pakistanis Foundation and University Grants Commission is carried out regularly:

— Regarding arrangements for the audit of nationalized banks, the matter is presently under examination by the Public Accounts Committee.

(c) The staff position in the Audit Department is not considered inadequate.

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی: آڈٹ کا کام کتنے سال arrears میں ہے؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: آڈٹ میں کوئی arrear نہیں ہے۔ آڈٹ باقاعدہ ہو رہا ہے جس طرح میں نے عرض کیا ہے۔

Audit is being carried out regularly.

اس میں کوئی arrear نہیں ہے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی: میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخری آڈٹ ۱۹۸۶ء کا ہوا ہے۔ یا ۱۹۸۵ء کا آڈٹ ہو گیا ہے یا نہیں۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: regularly سے یہی مراد ہے کہ باقاعدگی سے ہو رہا ہے۔
 میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی: کیا کسی ایجنسی کی آڈٹ رپورٹ سینیٹ
 کی لائبریری میں رکھ سکتے ہیں تاکہ ہم پڑھ لیں؟
 میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب! میں عرض کرتا ہوں کہ نیشنل اسمبلی کی ایک
 پبلک اکاؤنٹس کمیٹی ہے جو باقاعدہ اسے چیک کرتی ہے اور پھر یہ ساری رپورٹیں
 چھپتی ہیں اگر فاضل ممبر چاہے تو انہیں حاصل کر سکتے ہیں اور ان سے استفادہ کر سکتے ہیں۔
 جناب چیئرمین: میرے خیال میں بہت ساری کارپوریشنز کے لئے statutorily
 لازمی ہے کہ وہ اپنی Annual رپورٹ، جس میں آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس بھی ہوتے ہیں،
 یہاں رکھیں۔ اگر ایسا نہیں ہو رہا ہے تو اس کو دیکھ لیں۔
 میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی: آخری سوال، کیا سٹیٹ بینک
 کا آڈٹ ہوتا ہے یا نہیں ہوتا ہے؟
 میاں محمد یاسین خان وٹو: میں نے سارے بنکوں کا ذکر کیا۔ ہر ایک بنک
 کے آڈٹ کا اپنا اپنا انتظام ہے۔

Mr. Chairman: I am being informed that the audit reports have already been circulated to the Members. If some Members have not received them, please ask the Secretariat to supply the copies. Next question.

EXPENDITURES ON THE REPAIRS OF ROADS IN ISLAMABAD FOR 1986-87

84. ***Malik Faridullah Khan:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

- the names and the amount spent by CDA on the repair of roads of Islamabad separately in each case during the current year; and
- whether it is a fact that the standard of repair has been very low?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Mr. Zain Noorani): (a) The requisite information for the year 1986-87 is given at Annexure A.

(b) No.

Annexure A

**EXPENDITURE INCURRED ON CARPETTING/REPAIR AND
MAINTENANCE OF ROADS DURING THE FINANCIAL YEAR
1986-87**

S. No.	Name of Works.	Expenditure in million Rs.
A. Carpeting:		Million
1.	Carpetting of approaches of bridges on Faisal Avenue at Zero Point.....	0.36
2.	Carpetting of Faisal Avenue from Nazim-ud-Din Road to Fazal-ul-Haq Road	0.25
3.	Carpetting of St. 31, 32, 40 , 48 in F-7	
4.	Carpetting on turning of Faisal Avenue to Service Road West of F-7.....	1.400
5.	Carpetting of Nazim-ud-Din Road near bridge (Western side).....	
6.	6th Avenue Chowk School road to turning F-7 College Road	
7.	Service Road (East) of F-7 near bridge (approach)	0.163
8.	Street 41, F-7 East side.....	
9.	Street 12, F-6	0.068
10.	Carpetting of Streets in F-8 (St. 5, 8, 10, 13, 36, 37, 38, 42, 46, 49, 50 55)	3.600
11.	Carpetting of Service Road (South) G-10	3.000
12.	Carpetting of Service Road (West) G-10.....	1.600
13.	Carpetting of Service Road (East) G-10.....	1.600
14.	Carpetting of Service Road (North) G-10.....	0.800
15.	Carpetting of Service Road (North) part from Major Road-2 to Service Road (West) I-9	0.300
16.	Carpetting between Major Road-5 & Major Road-7 near Mangal Bazar in I-9	0.200
17.	Carpetting of Service Road (West) I-9	0.750
18.	Carpetting of Major Road-IV from Major Road-I to Service Road (E) I-9	0.700
19.	Carpetting of Major Road-V in Sector I-9	0.750
20.	Rehabilitation and carpetting of I. J. Principal Road from Pandora Chungi to Railway Crossing.	12.200
21.	Rehabilitation and carpetting of Islamabad Highway ...	7.800
G. Total		35.541

B. Roads in the following sector have been repaired, reconditioned/maintained during the financial year 1986-87 and the expenditure is shown against each:

Sector F-5

- | | |
|--|-------|
| 1. Re-surfacing & re-conditioning Vehicular Road-6 in F-5/2..... | 0.067 |
| 2. Re-surfacing & re-conditioning Service Road (West) F-5 | 0.087 |

Sector F-6

- | | |
|---|-------|
| 3. Re-surfacing & re-conditioning of Street No. 40 in F-6 | 0.653 |
|---|-------|

Sector F-7

- | | |
|--|-------|
| 4. Re-surfacing and re-conditing of Street No. 17, 18, 19, 20, 21, 22, 23, 24, 25 & 27 in F-7..... | 0.371 |
|--|-------|

Sector F-8

- | | |
|--|-------|
| 5. Re-surfacing & re-conditioning of Streets 56, 57, 58, 59, 60, 61, 62, 63, 64, 65, 11, & 12..... | 0.478 |
|--|-------|

Sector F-10

- | | |
|--|-------|
| 6. Re-surfacing & re-conditioning of Major Roads, Service Roads and Vehicular Raods..... | 0.748 |
| 7. Re-surfacing & re-conditioning of Streets 54, 57, 65. | 0.204 |

Sector G-10

- | | |
|---|-------|
| 8. Re-surfacing & re-conditioning of Street Nos. 1, 7, 8, 14, 15, 16, 24, 25, 40, 42, 43, 44, 45, 54, 55 and Major Road-1 | 2.100 |
|---|-------|

Sector G-9

- | | |
|--|-------|
| 9. Re-surfacing & re-conditioning of Major Road 1, 2 and Streets 1, 14, 15, 29, 56, 68, 73, 74, 83, 84, 85, 103, 105, 108, 109, 110 & 117..... | 1.500 |
|--|-------|

Sector G-8

- | | |
|--|-------|
| 10. Re-surfacing & re-conditioning of Major Road 1, 2 Streets 11, 13, 14, 16, 17, 21, 23, 28, 32, 54 | 1.300 |
|--|-------|

Sector G-7

- | | |
|--|-------|
| 11. Re-surfacing & re-conditioning of Major Road 2, 3, 4 and Streets 20, 21, 22, 23, 24..... | 0.500 |
|--|-------|

1	2	3
Sector G-5		
12.	Re-surfacing & re-conditioning (Nurpur Shahan Road, British Embassy, residencies, Sectt. Building, Bus-stand)	0.700
Sector H-9		
13.	Re-surfacing & re-conditioning Service Road (West).....	0.325
14.	Re-surfacing & re-conditioning Service Road (South)...	0.107
15.	Re-surfacing & re-conditioning Street Nos. 5, 8	0.192
	C.Repair and maintenance:	
Sector F-6		
16.	Disposal of flood water & open drain.....	0.080
Sector F-7		
17.	Protection of bridges & roads.....	0.024
Sector F-8		
18.	Improvement of Wing Walls & Retaining Walls.....	0.153
Sector G-10		
19.	Retaining Walls in G-10/3 and street No. 39	0.023
	D. Patch works:	
20.	Sector G-5, G-6, G-7, G-8, G-9, G-10	1.000
21.	Sector F-5, F-6, F-7, F-8, F-10, E-7, E-8	1.000
22.	Sector H-8, H-9, F-8, I-9, I. J. Principal Road, Islamabad Highway, Sector I-10 Vehicular Road, 15, 26, Service Road (West) Service Road (East) Sector I-10.....	0.751
G. Total (B)		12.363

G. Total (A + B) (35.341 + 12.363) = 47.904 Million.

ملک فرید اللہ خان : کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ سی۔ ڈی۔ اے کے ترقیاتی کام یا تعمیراتی کام کون سے ادارے سے کرائے جاتے ہیں۔
جناب چیمبرین : جناب زین نورانی صاحب۔

Mr. Zain Noorani: I have not understood the question.

جناب چیمبرین : آپ اپنا سوال دہرائیں۔
ملک فرید اللہ خان : میں نے جناب گزارش کی ہے کہ تعمیراتی کام کون سے ادارے

سے کر لے جاتے ہیں، ٹینڈر کی بنیاد پر پرائیویٹ ٹھیکیداروں سے کرائے جاتے ہیں یا کیا طریقہ کار ہے۔

Mr. Chairman: What agencies are being employed by the CDA in order to carry out their development projects?

Mr. Zain Noorani: Sir, the development projects of the CDA are normally executed by way of inviting tenders from all contractors who would deem it fit to compete for the tenders.

ملک فرید اللہ خان: کیا وزیر صاحب محسوس کرتے ہیں کہ اتنی کثیر رقم خرچ ہونے کے باوجود بھی اسلام آباد کی سڑکوں کی حالت بدستور ناگفتہ بہ ہے۔

Mr. Zain Noorani: No. I do not consider it so.

Mr. Chairman: I think, it is a question of opinion. It doesn't require an answer.

Mr. Zain Noorani: But I would like to explain that sufficient funds have not been made available to CDA to thoroughly repair the roads of Islamabad where lot of changes have taken place in this city. The load of transport on the roads have increased a hundred times, the accelerated rate of transport which is now plying in Islamabad has increased and it requires a complete repairs of the roads for which sufficient funds are not available with the Government to release to the CDA.

Mr. Chairman: Thank you. Syed Abbas Shah Sahib.

سید عباس شاہ: میں جناب وزیر صاحب کے نوٹس میں ایک بات لانا چاہتا ہوں
normally for maintenance of good roads سوال کی صورت میں کہ
ایک فارمولا ہے کہ نالی بناؤ اور سڑک صاف رکھو۔

Whereas the CDA has failed in this respect and the most of the roads repaired are damaged immediately because a very small amount is spent on the drainage system which has not been done, and these roads, you can see it yourself when you are travelling Sir, in the streets, particularly.

[Syed Abbas Shah]

Mr. Zain Noorani: Sir, again this is a matter of opinion but however, I have taken note of the honourable Senator's suggestion.

Mr. Chairman: The attention of the CDA should be drawn to it. Next question — Faridullah Khan Sahib.

DEVELOPMENT PROJECTS IN TRIBAL AREA

85. ***Malik Faridullah Khan:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the total amount spent on the development projects undertaken under the US Aid in the Tribal Areas during the current fiscal year indicating also the names of such projects; and

(b) whether it is a fact that a huge amount of Rs. 12 crores could not be spent and has been surrendered, if so, the reasons thereof?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) US \$ 5 million during 1986-87 for two projects namely "Tribal Area Development" and "NWF Area Development".

(b) No.

ملک فرید اللہ خان: کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ یو ایس ائیڈ کی طرف سے فنانس کو دیئے گئے جو پیسے ہیں وہ کون سے منصوبہ جات پر خرچ ہو رہے ہیں۔ کیا اس کی تفصیل ان کے پاس ہے؟
میاں محمد یاسین خان وٹو: یہ تفصیل میرے پاس نہیں ہے۔ لیکن جو سوال آپ نے پوچھا تھا۔ میں نے اس کا جواب دے دیا ہے۔

ملک فرید اللہ خان: میرا سوال یہی ہے جی کہ "الف" رواں مالی سال کے دوران میں امریکی امداد پر قبائلی علاقہ جات میں ترقیاتی منصوبوں پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی ہے اور اس قسم کے پراجیکٹوں کے نام بھی بتائے جائیں۔
میاں محمد یاسین خان وٹو: میں نے "اے" میں بتائے ہیں آپ کا سوال یہ تھا۔

The total amount spent on the development projects undertaken under the US Aid in the Tribal Areas during the current fiscal year indicating all the names of such projects.

During 1986-87, for two projects, namely Tribal Area Development; and NWF Area Development.

یہ سوال آپ نے پچھلے سال دیا تھا۔ تو یہ جناب پانچ ملین ڈالر تھے۔ اور یہ دونوں پراجیکٹس ہیں۔

Mr. Chairman: I think, his question is whether the Tribal Area development or for that matter the NWF Area Development is a single monolithic project or it consists of many other components. He is interested in knowing the components.

میاں محمد یاسین خان وٹو: میں آپ کی اجازت سے تھوڑی سی تفصیل ان کی خدمت میں عرض کر دیتا ہوں ممکن ہے کہ اس سے ان کی تسلی ہو جائے۔

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Under the current year under Pakistan Economic Aid Package two projects — Tribal Area Development and NWF Area Development — are being assisted by US-Aid for the development of Tribal Areas. The purpose of Tribal Area Development Project is to strengthen the capability of Government institutions to implement development programmes in the Tribal Area and to construct basic infrastructure to support the continued development of the region. This purpose will be achieved through development of irrigation system, tubewell construction, ground-water investigations, road construction, small rural development, training of personnel; the purpose of NWF Area Development Project is to change the Guddown Amazai Area economy from one based substantially on poppy cultivation to a diversified agricultural and non-agricultural system with strong ties to the national economy by constructing roads, improving potable water facilities, electricity, health facilities schools, watershed management irrigation facilities etc.

ملک فرید اللہ خان : کیا یہ حقیقت ہے کہ یو ایس ایڈ امریکن افسران کی نگرانی میں خرچ کی جاتی ہے، ان منصوبہ جات کی نگرانی وہ خود کرتے ہیں اور ہمارا جو کام کامیاب رہا ہے وہ ان کے کام کے معیار کے مطابق نہیں ہے جس کی بنا پر فاٹا میں یو ایس ایڈ کے منصوبہ جات واپس کئے گئے ہیں۔

میاں محمد یاسین خان وٹو : اس سلسلے میں میرے پاس جو اطلاعات تھیں، وہ میں نے عرض کر دی ہیں، اگر میرے فاضل دوست اس ضمن میں نیا سوال دے دیں تو میں اس کا جواب بھی عرض کر دوں گا۔

ملک فرید اللہ خان : شکریہ۔

جناب سپریمین : شکریہ، غالباً قاضی صاحب کا جواب کہ ایڈ امریکن افسران اور ڈیٹا (الوشنل) سیکرٹری

86. Transferred to the Water and Power Division for answering on the 3rd August, 1987.

SPECIAL RESEARCH ALLOWANCE TO FIELD OFFICERS

87. *Qazi Hussain Ahmad (put by Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi): Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that special research allowance at the rate of 20 per cent of the basic pay is allowed to Field Officers after their transfer to some research institution:

(b) whether such an allowance is also admissible in the case of those officers who have been appointed to these institutions on permanent basis; and

(c) If answer to (b) above be in the negative, whether Government will consider taking steps to remove this anomaly?

Mian Mohammad Yasin Khan Wattoo: (a) Yes.

(b) No.

(c) On the recommendations of the National Pay Committee

1986-87, it has been decided that Special Research Allowance shall be allowed to all employees in BPS-16 and above engaged in research, both Field Officers and those employed exclusively for the organisations. This allowance would be admissible to employees of such research organizations who are performing purely research work and have been so recognized by both Finance and Establishment Divisions. Necessary orders have been issued in this regard *vide* Finance Division's O.M. No. F.1/7/Imp. II/87, dated 1st July, 1987.

جناب چیرمیں: کوئی ضمنی سوال نہیں، اگر سوال

TRADE AGREEMENTS

88. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the total number of trade agreements in force between Pakistan and other countries in 1980-81 and 1985-86 respectively; and

(b) the names of the countries with which trade agreements are under negotiation?

Dr. Mahbub ul Haq: (a) 1980-81 = 42.
1985-86 = 55.

(b) Trade Agreements are under negotiation with the following countries:

- Malaysia.
- Argentina.
- Morocco.
- Sudan
- Ghana.
- Yemen Arab Republic
- Central African Republic.
- U.A.E.

Mr. Javed Jabbar: Does the figure 55 include all the members of the SAARC?

Dr. Mahbubul Haq: The figure 55 I can just find from the list Sir, that I have, I can look it up whether it includes all the countries. It includes India, Bangladesh, Sri Lanka, Maldives. I don't think it includes Bhutan.

Mr. Javed Jabbar: Is the Government considering any change in the nature of trade conducted with India, the role of the private sector?

Dr. Mahbubul Haq: Sir, there is likely to be a meeting of the Sub-Commission on Trade during the 2nd week of August between India and Pakistan. There are some proposals under consideration for expansion of private trade but we can inform the House only after this Commission has met.

Mr. Javed Jabbar: In view of the fact that many trade agreements do not achieve the original objectives set out, would the honourable Minister specify the nature of the monitoring mechanism by which Ministerial level reviews are conducted of the implementation of the trade agreements?

Dr. Mahbubul Haq: Mr. Chairman, the honourable Senator is correct that in case of some of the agreements, particularly barter agreements, the actual implementation has been far below the amount which had been agreed between us and the other countries concerned. What we have done in case of these barter agreements recently are two changes, (1), that in allocating this barter to various agencies we are trying to ensure that the barter is utilised before cash licences are issued.

Mr. Chairman: He was inquiring about the monitoring arrangements which you have in the Ministry.

Dr. Mahbubul Haq: Sir, it also concerned the non-utilization of the full provisions of the agreement and I am suggesting that since it was very pertinent to barter agreements, we are trying to make sure

that the barter gets utilised through our licencing procedures before the cash is made available, particularly it has been done recently for fertilizer imports; and secondly for monitoring of these agreements I have set up a special cell in the Ministry of Commerce to give a monthly report to the Commerce Minister on the pace of utilization of agreements.

Mr. Chairman: Thank you. Next question jenab Javed Jabbar Sahib.

DECLINE IN TRADE WITH CHINA

89. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the reasons for the decline in trade with the people's Republic of China; and

(b) the measures being taken to revive and increase trade in 1987-88 with the said country?

Dr. Mahbub ul Haq: (a) The Pakistan trade with China is not declining. Total bilateral trade between China and Pakistan in fact registered an increase of 72 per cent in rupee terms and about 61 per cent in dollar terms during the current financial year (July—March, 1986-87) as compared to corresponding period during the last financial year.

(b) Chinese have agreed to purchase 10,000 tons of raw cotton, and some other items such as leather, chrome ore, high quality steel, naptha and cotton yarn from Pakistan in order to further expand the bilateral trade between the two countries.

Mr. Javed Jabbar: Supplementary Sir. Mr. Chairman, while complimenting the honourable Minister for the manner in which this reply has been drafted I would request him to confirm whether exports, (Pakistan export to China) have declined significantly by as much as 1000% in the past five years.

Dr. Mahbubul Haq: I think Mr. Chairman, the honourable Senator is correct that there has been a fairly drastic fall in the exports

[Dr. Mahbub Haq]

from Pakistan to China. Since the question was about trade with China which is total trade for the exports and imports that is why we have pointed out that there was an increase in that. But the increase is concentrated mostly in the exports of China to Pakistan. So far as Pakistan's exports are concerned they have fallen from a level of 147.8 million dollars in 1981-82 now to a level of around 16 million dollars in 1986-87 and this is mainly because of the replacement of raw cotton exports in which China has developed a sizeable surplus and as such now we are trying to find substitute commodities for exports to China.

Mr. Javed Jabbar: Is the Minister aware of the fact that in China there is a perception that responses by Pakistan based corporations and institutions to inquiries from China tend to be extremely slow and inadequate?

Dr. Mahbubul Haq: Mr. Chairman, these issues were discussed at length during the recent visit of the Chinese Prime Minister to Pakistan. He was accompanied by his Trade Minister and I had the privilege of having negotiations with him. We have been trying to take care of some of these procedures which are the cause for slow responses. We are also sending, for the information of the honourable Senator, a delegation to China under Secretary Commerce to see that the exports of Pakistan are expanded to China. The Chinese are very anxious also to identify items of potential exports from Pakistan to China.

Mr. Chairman: Next Question. Jenab Javed Jabbar Sahib.

CENTRAL POOL OF CARS

90. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the total number of cars in the Central Pool under the Cabinet Division as on 30-6-81, 30-6-82, 30-6-83, 30-6-84, 30-6-85 and 30-6-86;

(b) the CC category-wise break-up of the above cars *i.e.* 1000cc 1300cc and above 1300cc; and

(c) the total number of drivers employed in the said pool?

Sahabzada Yaqub Khan: (Answered by Mr. Zain Noorani):
Replies to the questions raised by the honourable Member are given in the enclosed proforma.

[Sahabzada Yaqub Khan]

	30th June, 1981			30th June, 1982			30th June, 1983			30th June, 1984			30th June, 1985			30th June, 1986		
Total No. of Car	25			28			28			28			35			40		
Total No. of Drivers	25			28			28			28			35			40		
	1000	1300	above	1000	1300	above	1000	1300	above	1000	1300	above	1000	1300	above	1000	1300	above
	CC	CC	CC	CC	CC	CC	CC	CC	CC	CC	CC	CC	CC	CC	CC	CC	CC	CC
CC Categorywise breakup																		
1000CC, 1300 CC and above																		
1300 CC	—	3	22	—	3	25	—	3	25	—	3	25	—	3	32	—	3	37

Mr. Chairman: Any supplementary?

Mr. Javed Jabbar: No.

Mr. Chairman: Next Question Fazal Agha Sahib. No. 91.

STAFF STRENGTH OF A.G. OFFICE BALUCHISTAN

91. ***Engr. Syed Muhammad Fazal Agha:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the increase in the sanctioned strength of the members of staff in the office of the Accountant General Baluchistan, Quetta and whether this increase is in proportion to the increase in the strength of the staff in the Provincial Secretariat of Baluchistan Province?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: The sanctioned strength of the office of the Accountant General Baluchistan Quetta was increased in July, 1986. Following additional posts were sanctioned:—

Asstt. Accounts Officer.....	1
Accountant.....	4
Stenotypist	1
Assistant Supdt.	2
Senior Auditors.....	28
Junior Auditors.....	4
Naib Qasids	5

The increase in the staff strength of the Accountant General Baluchistan cannot be related to increase in staff in the Provincial Secretariat alone but to the expansion of Government's financial activities and increased accounting work load in government departments and field offices of the Provincial Government.

Mr. Chairman: Supplementary questions?

Engr. Syed Muhammad Fazal Agha: No.

Mr. Chairman: Next question Jenab Fazal Agha Sahib.

PARTICULARS OF STAFF WORKING IN AGPR, QUETTA

92. *Engr. Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the names and designations of officers and member of staff in BPS-1 to 16 working at present in the office of the Accountant General, Pakistan Revenues, Baluchistan Province; and

(b) place of their domicile in each case?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) As per copy enclosed.

(b) As per copy enclosed.

WORKING STRENGTH AT PRESENT IN THE AGPR (SUB-OFFICE)
QUETTA B-1 TO 16)

S. No.	Name	Designation	Place of Domicile
1	2	3	4

B-16

1.	Ch. Javed Ejaz.....	Accountant	Sind (Urban).
2.	Abdul Hameed Javed	"	Punjab.
3.	Sher-ud-Din	"	Sind (Urban).
4.	Abdul Fareed.....	"	Baluchistan.

B-13

1.	Abdul Rab	CIC	Baluchistan.
2.	Abdul Malik	Assistant Supdt.	Baluchistan.
3.	Abdul Raza.....	"	Baluchistan.
4.	Mohammad Anwar	Senior Auditor	"
5.	Shakeel Ahmed	"	"
6.	Javed Iqbal	CIC	"
7.	Hussain Bakhsh.....	Audit & A/cs	"

ASST

1	2	3	4
8.	Ghulam Raza	"	"
9.	Abdul Hayee.....	"	"

B-11

1.	Babu Khan	AAA	Baluchistan.
2.	Zafarullah	CIC	"
3.	Naseer Ahmed	AAA	"
4.	Juma Shah	AAA	"
5.	Kamal-ud-Din	AAA	"
6.	Mohammad Ali	Senior Auditor	"
7.	Daud Ahmed	"	"
8.	Abdul Manan I.....	"	"
9.	Abdul Manan II	"	"
10.	Asif Ali	"	"
11.	Akhtiar Ahmed.....	"	Sind (R).
12.	Ejaz Hussain Anjum.....	"	Punjab.
13.	Mohammad Ishaq	"	Baluchistan.
14.	Saleem Baig	"	"
15.	Ata-ul-Naeen	"	"
16.	Mansoor Ali	"	"
17.	Shabbir Ali	"	"
18.	Mumtaz Hussain Jamli.....	"	"
19.	Mushtaq Hussain.....	"	"
20.	Shahid Bilal	"	"
21.	Mohammad Khan Lashari.	"	"
22.	Sikandar Ali.....	"	"
23.	Qamar Shahbaz	"	"
24.	Taj Mohammad Khoso	"	"
25.	Abdul Salam.....	"	"
26.	S. M. Saqlain.....	"	"
27.	Malik Kala Khan	"	N.W.F.P.
28.	Ala-ud-Din.....	"	Baluchistan.
29.	Abdul Samad.....	"	"
30.	Abdullah Khoso	"	"
31.	Syed Shahid Mumtaz	"	"

1	2	3	4
32.	Rashid Hafeez	"	"
33.	Mohammad Hamayun	"	"
34.	Mohammad Asif II.....	"	"
35.	Sabir Ali	"	"
36.	Qasim Ali.....	Senior Auditor	Baluchistan
37.	Ghulam Shabbir	"	"
38.	Hafiz Mohammad Jan.....	"	"
39.	Kazim Ali	"	"
40.	Ghulam Fareed.....	"	"
41.	Khadim Hussain.....	"	"
42.	Imdad Ahmed.....	"	"
43.	Zakir Hussain	"	"
44.		"	"
45.	Fida Hussain	"	"
46.	Muhammad Hassan	"	"
47.		"	"
48.	Abdul Majeed II.....	"	"
49.	Sajjad Haider	"	"
			(He is presently working in Auditor General Office on deputation).
50.	Riaz Ahmed Wahgo	"	"

B-7

1.	Hayat Bakhsh	Auditor	"
2.	Shah Hussain.....	"	"
3.	Muhammad Hussain	"	"

B-5

1.	Muhammad Arif.....	Junior Auditor	"
2.	Abdul Qadus	"	"
3.	Muhammad Hashim.....	"	"
4.	Abdul Qayum.....	"	"
5.	Sham-ul-Haq	Typist	"

6. Khan Muhammad	"	Sind (R).
7. Fakharuddin	"	Baluchistan.
8. Jalil Ahmed.....	"	"
9. Abdul Shakoor	Junior Auditor	Azad Kashmir.

B-1

1. Rasool Bakhsh.....	Naib Qasid	Baluchistan.
2. Muhammad Qasim.....	"	"
3. Muhammad Khan	"	"
4. Badal Khan	"	"
5. Imam Bakhsh	"	"
6. Sher Muhammad	"	"
7. Shah Jehan.....	"	"
8. Rahim Bakhsh	"	"
9. Salah-ud-Din	"	"
10. Munawar Masih	Sweeper	"
11. Mohim Khan	Chowkidar	"

انجینئر سید محمد فضل آغا: ضمنی سوال سر! وزیر موصوف صاحب سے
 گزارش یہ ہے کہ گورنمنٹ کی یہ پالیسی ہے کہ گریڈ-I سے گریڈ-۱۶ تک
 صوبہ بلوچستان کی جتنی بھی سروسز ہیں وہ اسی پرائس کے لوگوں کو دی جائیں۔
 لیکن اس فہرست پر نظر ڈالنے سے ۸۶ میں سے ۱۷ اہم
 ہیں وہ دوسرے صوبوں کے لوگوں کو دی گئی ہیں۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ یہ مہربانی
 بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ کب تک رہے گی کہ گریڈ اتنا ۱۶ یا ۱۷ میں بھی وہاں کے
 لوگوں کو fully accommodate نہیں کیا جاتا؟ ایسا کیوں ہے؟

میاں محمد یاسین خان وٹو: یہ جناب! ٹوٹل ۸۶ ہیں جن میں سے ۷۸ بلوچستان سے
 متعلق ہے لیکن جو بلوچستان سے متعلق نہیں ہیں ان کے بارے میں میں نے ابھی ہدایات دے دی ہیں
 کہ ان کے بارے میں بھی غور کر کے اس سلسلے میں مناسب اقدامات کر کے وہاں بھی صوبہ بلوچستان کے
 لوگوں کو accommodate کیا جائے۔ یہ دفتر چونکہ مختلف اوقات میں تقسیم ہوتے رہے چونکہ
 دن یونٹ تقسیم ہوا تو یہ لوگ اس وقت سے اس وقت تک اس لئے یہ وہاں رہ گئے ہم

[Engineer S.M. Fazal Agha]

اسے examine کر لیں گے اور انشاء اللہ امید ہے کہ بلوچستان کی اتنی بھی شکایت نہیں رہے گی کہ ۸۶ میں سے صرف اس وقت ۸ آؤٹ دوسرے سبڈوں کے ہیں۔ یعنی ٹوٹل ۸۶ ہیں اور ۷۸ بلوچستان کے اس میں already موجود ہیں۔۔۔۔ (مداخلت)
جناب سید محمد فضل آغا: اس میں ۷۸ ہیں جی۔ اس وقت میں نے گن کئے ہیں۔۔۔۔
میاں محمد یسین خان وٹو: نہیں جناب ۸۶ کل ٹوٹل ہے اور ان میں سے ۷۸ بلوچستان کے ہیں۔

جناب چٹیرمین: یہی فرما رہے ہیں کہ ۷۸ بلوچستان کے ہیں۔ مگر آؤٹ آف ۸۶۔
میاں محمد یاسین خان وٹو: جی ہاں آؤٹ آف ۸۶ جناب۔
انجنیر سید محمد فضل آغا: سر! ۸۶ میں سے باہر کے کتنے ہیں؟
میاں محمد یاسین خان وٹو: ۸۶ میں سے ۷۸ بلوچستان کے ہیں۔
انجنیر سید محمد فضل آغا: صرف ۷۸ باہر کے ہیں۔ میری گزارش صرف یہ ہے کہ ان کو بھی مہربانی کر کے اپنے parent provinces میں لے جائیں۔
میاں محمد یاسین خان وٹو: ہم اس کو ایگزامن کر لیں گے۔ یہی میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا۔

انجنیر سید محمد فضل آغا: شکریہ۔
جناب چٹیرمین: اگلا سوال: شیخ اعجاز احمد صاحب!

CENTRAL EXCISE RULES

93. *Shaikh Ejaz Ahmed: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state as to whether there is any proposal under consideration of the Government to obtain approval of the Parliament before any amendment is made in the Central Excise Rules?

Mian Mohammad Yasin Khan Wattoo: No.

Syed Abbas Shah: Supplementary, Sir. The reply 'No,' is very pertinent. The question is; why are you not considering the view point?

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! ہمیشہ سے یہ قانون کا ایک معتبر ذریعہ ہے کہ قانون پارلیمنٹ بناتی ہے اور پارلیمنٹ حکومت کو رولز بنانے کی یا مختلف رولز بنانے کی اجازت دے دیتی ہے اور delegated legislation عملًا پارلیمنٹ کے حکم کے مطابق ہی ہوتی ہے۔ پارلیمنٹ جب چاہے رول بنانے کے اختیارات واپس لے سکتی ہے۔ یہاں پارلیمنٹ نے رول بنانے کے اختیارات دیئے ہوئے ہیں اس وجہ سے ان کو پارلیمنٹ کے پاس دوبارہ جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب چیرمین: شکریہ! اگلا سوال جناب شیخ اعجاز احمد صاحب۔

COMMITTEE FOR NEW EXCISE RULES

94. ***Shaikh Ejaz Ahmed** (put by Syed Abbas Shah): Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a 10-member committee had been appointed to go into the controversial provisions of the new Excise Rules;

(b) number of meetings held so far;

(c) the expected period by which the report will be finalized; and

(d) the *defacto* position of the enforcement of the controversial Excise Rules pending receipt of the report of the said committee?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) Yes.

(b) Five (5).

(c) The report has been finalized already.

(d) The agreed rules became operational from 1st July, 1987.

Mr. Chairman: Next question Shaikh Ejaz Ahmed.

PROMOTIONS OF COMMERCIAL ATTACHES

95. ***Shaikh Ejaz Ahmed** (put by Syed Abbas Shah): Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Prime Minister of Pakistan has clearly stated that the appointment and promotion of the Commercial Attaches at Pakistan Embassies abroad will be judged by their performances in securing more and more business for Pakistan and, if so ;

(b) why the Government is still continuing the policy of appointing people from administrative services to this post instead of persons from the concerned Ministry and departments ?

Dr. Mahbubul Haq: (a) There is no directive from the Prime Minister in this regard.

(b) The Ministry prepares a panel of officers on the basis of guidelines framed by the Establishment Division (Annexure II) and criteria framed by the Ministry of Commerce (Annexure III) for selection of suitable officers by the Special Selection Board. The panel includes officers from Ministry of Commerce, its attached departments/organizations and the nominees of the Establishment Division.

Mr. Chairman, the answer to this question was sent during my absence. With your kind permission I would like to elaborate part (a) of the reply beyond what is written here, which is not strictly correct. The answer that has been printed here is: "There is no directive from the Prime Minister in this regard". That is in regard to telling the Commercial Attaches abroad that they will be judged by their performance in securing more and more business for Pakistan. In fact, Sir, the printed answer is not strictly correct. I would like to amend it like this :

"(a) There is no written directive from the Prime Minister in this regard. However, the Prime Minister has given verbal instructions to this effect during his recent tour of United Kingdom and Brussels and particularly during his meetings with the Envoys from Europe and I have

personally followed it up by sending a letter to the Commercial Counsellors during May, 87, suggesting that this is their prime duty and giving them individual targets for export expansion.

- (b) The Ministry prepares a panel of officers on the basis of guidelines framed by the Establishment Division (Annexure II) and criteria framed by the Ministry of Commerce (Annexure III) for selection of suitable officers by the special selection board. The panel includes officers from Ministry of Commerce, its attached departments/organizations and the nominees of the Establishment Division."

Syed Abbas Shah : Supplementary, Sir.

Mr. Chairman : Yes Please.

سید عباس شاہ : جناب کیا وزیر موصوف صاحب یہ فرمائیں گے کہ آیا کمزور
اتاشیوں کی پرفارمنس پر نگرانی رکھی جاتی ہے کیونکہ

most of them are doing their own business in those countries.

جناب چیرمین : جناب محبوب الحق صاحب !

Dr. Mahbub Haq : Sir, I sent a letter to all the Commercial Counsellors during the month of May, 87, pointing out that their responsibility is both export expansion as well as to look after those traders and industrialists and other visitors from Pakistan who wish to expand their trading opportunities for that country. They are submitting monthly reports to the Ministry of Commerce. They have been told that they will be judged by the criterion of roughly about 20% increase in exports from Pakistan to that country, though we have varied this percentage from country to country depending on the possibilities. These monthly reports are now being summarised and put up to the Commerce Minister and directions are being sent to them. So it is being monitored.

Mr. Hasan A. Shaikh : Point of Order, Sir.

[Mr. Hasan A. Shaikh]

*The supplementary question was that most of them are doing their own business in those countries. That has not been answered.

Mr. Chairman : That is an allegation.

Dr. Mahbubul Haq : I would only request the honourable Senator to bring to our attention if there is any positive proof of this. Because this is not allowed under the rules and we will have to take action in case some solid proof is brought to our notice.

سید عباس شاہ : جناب اس ضمن میں بھی میں آپ سے یہ کہوں گا کہ

Is there some control from the Government side through the Ambassadors because mostly they are not under the Ambassadors. They work directly under the Ministry of Commerce and it is a fact and on record that most of them have resigned and have opened big trading houses in Pakistan when they have come back from those countries. It is on record and you can see some of the officers. We want a vigilant check particularly, Sir, when you are the Minister and you are taking keen interest in the development of exports of the country. So, we want a very vigilant check because they are given the opportunities on behalf of Pakistan which are mostly being utilized for their private purposes or for their family.

Dr. Mahbubul Haq : Mr. Chairman, I shall not defend the system. In case there have been certain abuses in it, I shall be grateful to the honourable Senator to bring those abuses to my notice. I will personally consider all such cases.

Mr. Chairman : Specific cases.

Next question. No. 96 Syed Mazhar Ali Shah.

CUSTOM DUTY ON ELECTRONIC EQUIPMENT

96. ***Syed Mazhar Ali :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the CIF value, and the total amount of customs duty, sales tax, customs surcharge and IQRA surcharge levied during the years 1985-86 and 1986-87 on the import of

the following items indicating each levy separately :

- (1) Computers and their attachments.
- (2) Computer software.
- (3) Spares of computers and computer attachments,
- (4) Wireless radios, and
- (5) Portable Walkie Talkie Wireless Radios ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : The requisite information is furnished in Annex A for the year 1985-86 and Annex B for the year 1986-87.

Annexure AIMPORT OF ELECTRONIC EQUIPMENT AND SYSTEMS AND PARTS/ATTACHMENTS THEREOF DURING 1985-86 STATISTICS OF
IMPORT VALUE AND CUSTOMS LEVIES

S. No.	Item	CIF value	Customs duty	Sales tax	Import surcharge	Iqra surcharge
		Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
1.	Computer and their attachments	33,35,36,997	—	—	1,65,90,218	1,65,90,218
2.	Computer software	77,73,769	1,74,318	76,023	3,88,687	3,88,687
3.	Spares of computers and computer attachments	1,07,56,784	23,35,030	9,49,201	2,69,897	2,69,897
4.	Wireless radios	11,61,941	1,17,863	88,397	68,097	68,097
5.	Portable Walkie Talkie Wireless radios					

**IMPORT OF ELECTRONIC EQUIPMENT AND SYSTEMS AND PARTS/ATTACHMENTS THEREOF DURING 1986-87 STATISTICS OF
IMPORT VALUE AND CUSTOMS LEVIES**

S. No.	Item	CIF value	Customs duty	Sales tax	Import surcharge	Iqra surcharge
		Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
1.	Computers and their attachments.....	59,98,21,033	—	—	2,97,02,283	2,97,02,283
2.	Computers Software	1,52,56,896	2,68,548	1,15,514	7,62,844	7,62,844
3.	Spares of computers and computer attachments.....	1,26,07,968	31,81,626	1,26,810	4,35,226	4,35,226
4.	Wireless radios	38,38,725	5,89,319	4,41,989	1,91,937	1,91,937
5.	Portable Walkie Talkie Wireless radios.....					

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال؟

سید مظہر علی: جناب والا! سب سے پہلے تو حکومت کی جو فراڈ لانہ پالیسی تھی جس کے ذریعے کمپیوٹرز پر سے ڈیوٹی ختم ہو گئی اور ہمارے ہزاروں کمپیوٹر سائنسٹ اور انجینئر پاکستان میں آئے اور ہماری ہر قسم کی جس میں بھی ہے بڑھائی۔ مگر عجیب و غریب بات یہ ہے کہ کمپیوٹرز کی اسپورٹ پر ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس نہیں ہے مگر کمپیوٹر سافٹ ویئر اور سپلیرز پر ڈیوٹی ہے۔ تو میں وزیر موصوف سے درخواست کروں گا کہ اس کی وجہ بتائیں کہ ان پر ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس کیوں ہے جب کہ وہ دیکھیں گے کہ اس کی amount بہت کم ہے۔ ڈھائی لاکھ ہے۔ سافٹ ویئر پر کسٹم ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس جو میں سمجھتا ہوں غلط ہے۔ کیونکہ سافٹ ویئر کے ساتھ ساتھ لاکھ روپے اسپورٹس سرچارج اور اقرار سرچارج ہے۔ اسی طریقے سے سپلیرز پر بتیس لاکھ روپے کل ہے۔ دوسری میں عرض کروں گا کہ وائرلیس ریڈیوز اور پورٹیبیل واکر ٹاکس وغیرہ پر بھی تقریباً نہ ہونے کے برابر ڈیوٹی ملتی ہے۔ اگر اس پر سے ڈیوٹی کم کر دی جائے یا ختم کر دی جائے تو دور افتادہ جگہوں میں جو لوگ رہتے ہیں ان کو آسانی ہو جائے گی اور واکر ٹاکس کنسرکشن میں جو استحصال ہوتے ہیں ان پر سے بھی ڈیوٹی کم کی جائے یا ختم کی جائے۔

جناب چیئرمین: جناب یسین خان وٹو صاحب۔

میاں محمد یسین خان وٹو: جناب کافی غور و خوض کے بعد ان تمام چیزوں پر فیصلے کئے گئے ہیں لیکن میرے فاضل دوست نے جو تجاویز دی ہیں ان کو بھی آئندہ زیر غور رکھیں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ! اگلا سوال۔

INCOME AND EXPENDITURE OF RESIDENTIAL QUARTERS OF G-6 ISLAMABAD

97. *Maulana Kasuar Niazi: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the amount spent on the repair and maintenance of Government quarters in sector G-6 from 1980 to date ;

(b) the payments made to the staff as salaries and other allowances appointed in the enquiry offices during the said period : and

(c) the amount realized as a rent of these quarters from the Government employees residing in the said sector during the said period ?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Mr. Zain Noorani): (a) Rs. 13.241 million.

(b) Rs. 13.624 million.

(c) Rs. 25.505 million (out of this amount, Rs. 2.836 million represents the rent of quarters on CDA pool whereas the balance amount represents the rent collected by the Estate Office during the period 1979-80 to November, 1986).

جناب چیرمین؛ کوئی ضمنی سوال؟

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! وزیر صاحب نے جو اعداد و شمار ہمارے سامنے پیش کئے ہیں ان کی رو سے سیکٹر جی سکس پر مرمت اور دیکھ بھال پر کیا گیا خرچ اور ملازمین کی تنخواہوں پر اٹھنے والا خرچ دونوں سلا کر چھبیس ملین آٹھ سو پنسٹھ روپے بنتا ہے۔ جبکہ اس سیکٹر میں رہائش پذیر ملازمین سے پچیس ملین پانچ سو دو روپے کرائے کی صورت میں وصول کیے گئے ہیں۔ اس طرح حکومت کو ایک ملین تین سو پنسٹھ روپے نقصان ہوا ہے۔ کیا حکومت ان اعداد و شمار کی روشنی میں اس بات پر تیار ہے کہ سینٹ کی قرارداد کی پیروی کرتے ہوئے یہ خستہ حال کوارٹر سرکاری ملازمین کو دے دیئے جائیں؟

Mr. Zain Noorani : Sir, naturally when an august House like the Senate passes a resolution although it is not binding on the Govt. yet the Government does give it all due consideration but in fairness to the Members of the August Senate, I would like to say that while taking a final decision the Government will have to keep in mind certain basic facts and one of them is that whereas these 3965 quarters built in G-6 cost six crores seventy five lacks. Today, if the same number of quarters

[Mr. Zain Noorani]

of the same type were to be constructed, the total cost would be seventy three crores fifteen lacs. This is one of the primary thing which we would have to examine.

The second thing I would like to say is ; as far as giving of quarters is concerned it is not the right or the privilege of the CDA to do so and neither is the Cabinet Secretariat or the Cabinet Division involved in it. Although the C.D.A. is looking after maintaining and administering these quarters, the quarters belong to the Government of Pakistan in the Ministry of Housing and Works. So, this question would be properly answered by that Ministry.

مولانا کوثر نیازی : میں وزیر صاحب سے اس بحث میں نہیں الجھنا چاہتا جناب والا ! یہ ضمنی سوال ہیں، جو انہوں نے تخمینے بتائے ہیں ان سب پر دلائل ہم میں دے چکے ہیں میں ان سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ بتائیں گے کہ ایک سال قبل اس ہاؤس نے جو قرار داد ان کو اٹروں کے ضمن میں پاس کی تھی وہ اب کس مرحلے میں ہے ۔

Mr. Zain Noorani : Sir, as far as I remember that resolution was with regard to disposing of these quarters to the present occupants and as I said disposing of the quarters is not the function of the CDA. So this question about what progress has been made with regard to its disposal should be asked at its proper turn to the Ministry of Housing and Works.

مولانا کوثر نیازی : حکومت کی کابینہ کے ایک محترم وزیر کی حیثیت سے میں ان سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ حکومت سے اس معزز ایوان نے جو سفارش کی تھی وہ سفارش اب کس مرحلے پر زیر غور ہے ۔

Mr. Chairman : Do you have the information ?

Mr. Zain Noorani : Sir, no. I don't have but I can say this much that I am positive, it is being examined at the relevant level.

Mr. Chairman : No, subsequent to this development we had issued instructions that all Ministries who are seized of a particular resolution passed by the House would submit a report every six months in order to apprise the House at what particular stage that resolution is. We have received some reports for the information of honourable

Members and that we would be circulating separately. But I do not remember whether this particular case is included in those reports or not but I think all Divisions would need to be reminded that they must follow the directions given by this House regarding submission of reports every six months.

مولانا کوثر نیازی : شکریہ ! جناب چیئرمین ! اس سلسلے میں اس قرارداد پر تعمیل کے مسئلے پر ابھی تک کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی میں وزیر صاحب سے ایک اور ضمنی سوال بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ بتائیں گے کہ مرمت پر اٹھنے والے اخراجات سے درمیانی ایجنسیوں نے کتنا روپیہ بھرم کیا ۔

Mr. Chairman : I think this is no question. This brings us to the end of the Question Hour also, the rest of the questions would be taken as read.

SUI-GAS RATES

98. ***Maulana Kausar Niazi :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) whether it is a fact that flat rates of Sui Gas have been increased for different categories of Government quarters :

(b) whether it is also a fact, that this increase has been made without any prior notice. If so the reasons therefor indicating also the details of the increases made and the date from which they become effective ; and

(c) the date and the percentage of last increase in the flat rate for different quarters ?

Sahabzada Yaqub Khan : (a) Yes.

(b) Yes, no prior notice was given. Prior notice in such cases is not necessary as it (flat rate of gas) is neither a tax nor a cess which requires notification in advance. The details of increases made in the

* The Question Hour being over the rest of the questions and their answers were placed on the table of the House.

flat rates of Sui Gas for various types of Government quarters are given below:

Category of quarter	Previous rate	Present rate
	Rs.	Rs.
'A' Type	26	30
'B' Type	38	43
'C' Type	42	47
'D' Type	46	52
'E' Type	52	59
'F' Type	70	79

The increase in the rates have been made effective from 1st September, 1986.

(c) The previous increase in the flat rates of Sui Gas was 100 per cent and was made effective from 1-9-1983.

ABOLITION OF ADDITIONAL POSTS

99. ***Maulana Kausar Niazi :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the Deputy Auditor-General of Pakistan has recommended to the Ministry of Finance the abolition of 180 posts of low paid employees and creation of 107 additional posts of officers in the audit department ; and

(b) the steps the said Ministry propose to take in this respect ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : (a) Yes.

(b) Finance Division has agreed to the creation of 107 posts (39 Assistant Accounts Officer and 68 Accountants) as requested by the Auditor General's Office in lieu of 180 vacant posts in lower cadres *viz.* Junior Auditors/Senior Auditors. The above step has been initiated by

the Auditor General's Office to attain higher standards of auditing and bring about improvements in the functioning of the organisation.

These measures would not displace any existing employee of the Department.

FINANCING OF STUDIES

100. ***Prof. Khurshid Ahmad :** Will the Minister for Planning and Development be pleased to inform the House giving maximum details relating to :

(a) the studies (giving their title, name of author/authors, date of requisition and date of completion, number of pages) financed from the budget allocation, including ADP, during the Sixth Plan period, also giving the names of the consultant firm in each case, the amount paid to the consultant and the present status of each study ;

(b) the studies (giving their title, name of author/authors, date of requisition and date of completion, number of pages) financed from the Technical Assistant Programme (TAP) of world Bank during the Sixth Plan period, giving the name of consultant firm in each case, the amount paid to the consultant and the present status of each study ; and

(c) The studies (giving their title, name of author/authors, date of requisition and date of completion, number of pages) financed from Technical Assistants Credit (TAC) Programmes of USAID during the Sixth Plan period, giving the name of consultant firm in each case, the amount paid to the consultant and the present status of each study ?

Dr. Mahbubul ul Haq : (a) Answer may please be seen at Annexure I.

(b) There is no such thing as TAP of World Bank. However, studies are being financed from IDA Credits under TAC which are given at Annexure II.

(c) USAID has no TAC programme. However, a few studies have been financed from USAID's Project Design and Implementation Fund (PDIF) which may be seen at Annexure III.

(Annexures have been placed in the Senate Library).

COMMERCIAL AND ECONOMIC COUNSELLORS

101. ***Mr. Ihsanul Haq Piracha :** the Minister for Commerce be pleased to state the names of Commercial and Economic Counsellors working in Pakistani Ambassies in USA, U.K., France, Germany, Italy, U.S.S.R. and Switzerland, and date of their appointments separately, in each case ?

Dr. Mahbub ul Haq : The information is given in the Annex I.

Annex I

S. No.	Name and Designation	Country	Date of appointment	Remarks
1.	Mr. M. Siddiq Alvi Commercial Counsellor.	USA (New York)	13-7-1984	
2.	Mr. Tariq Saeed Haroon Commercial Counsellor	UK (London)	26-7-1984	
3.	Mr. M. Ismail Qureshi Commercial Counsellor	France (Paris)	29-6-1987	
4.	Mr. Shakil Haider Commercial Counsellor	Germany (Bonn)	15-7-1987	
5.	Mr. Jaill Abbas Commercial Counsellor	Italy (Milan)	22-7-1986	
6.	Mr. Javed Syed Commercial Counsellor (Designate).	USSR (Moscow)		The post is lying vacant. The new incumbent is likely to join shortly.
7.	(a) Mr. Munir Ahmed Economic Counsellor	Switzerland (Geneva)	24-12-1985	
	(b) Mr. Shahid Gulrez Yazdani Assistant GATT Officer.		Do. 24-2-86	

MINISTER TELEPHONE BILLS

102. ***Mr. Ihsanul Haq Piracha :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the total amount of telephone bills of Ministers, Advisors and Ministers of State paid by the Government for telephones installed at their residences during the year 1986-87 ?

Sahabzada Yaqub Khan : Information is being collected from Ministries/Divisions concerned and will be placed on the Table of the House as soon as possible.

INCOME TAX ON SMALL TRADERS

103. ***Syed Mazhar Ali :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the steps the Income Tax Department has taken to bring within the Income Tax net the small businessmen, Shopkeepers, contractors, insurance agents, estate, agents, transporters and different type of brokers suppliers, and other such groups who have substantial taxable incomes but are not paying any tax at present ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : There are no reasons to believe that the taxpayers belonging to the enumerated trades and professions are, as a group, not paying any tax.

Steps taken by the Department to bring small businessmen into the tax net are as under :

1. Introduction of a liberal Self Assessment Scheme.
2. External Surveys.
3. Introduction of Computers for compilation and collation of information collected regarding economic activities.
4. Establishment of Directorates of Survey and Vigilance.
5. Improvement of tax administration in general.

104. ***Syed Mazhar Ali :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that to determine the correct taxable incomes the Income Tax Department makes cross checking of the consumption/expenditure of individual assesseees and if so, how effective has the cross checking proved in actual working?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : Yes ; fairly effective.

IMPORT OF TEXTILE MACHINERY

105. ***Syed Abbas Shah :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) the total number of new Textile Mills who have appended letters of Credit for the import of machinery etc. through different Financial Institutions and Commercial Banks since March, 1985 ;

(b) the number of spindles per unit and the cost and location of each such unit together with the name of Financing Institution, Commercial Banks financing it ;

(c) the total number of new Textile Units financed in the NWFP during the said period ; and

(d) whether it is a fact that most of the Financial Institutions and Commercial Banks have declined to finance Textile projects in NWFP ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : (a) 35.

(b) Information is given in the attached statement.

(c) Nil.

(d) It is not a fact. Only NDFC declined the request of Bannu Textile Mills Ltd. and Fasco Ltd. as NDFC's exposure for Textile Sector had exceeded the limit set for the same by its Board of Directors.

Other financing institutions and nationalised commercial bank did not receive any request from NWFP.

	Unit	No. of Spindles	Total cost (Rs. in million)	Location	Financial Institution/Nationalised Commercial Bank
1	2	3	4	5	6
1.	Salman Aman Enterprise	12480	84.9	Chunian	NDFC
2.	Karachi Spinning Mills	12480	116.6	Nooriabad	NBP

1	2	3	4	5	6
3.	Noori Textile Mills.....	14400	135.1	Nooriabad	NBP
4.	Siftaq International Limited	*1152	75.4	Nooriabad	NBP
5.	Taj Textile Mills.....	14400	155.9	Chunian	NBP
6.	Al-Hamad Textile Mills	12600	90.5	D.G. Khan	NBP
7.	Faisal Spinning Mills Ltd.	12480	86.3	Nooriabad	UBL
8.	Atara Textile Mills Ltd.....	*1152	82.2	Kotri	UBL
9.	Ittefaq Mills Limited.....	16800	223.9	Bhai Pheru	MCB
10.	Zainab Textile Mills.....	12480	140.0	Jaranwala	MCB
11.	Ishtiaq Textile Mills Ltd.	12480	145.0	Nooriabad	MCB
12.	Mehmood Textile Mills Ltd.....	14400	185.6	Muzaffargarh	MCB
13.	Gulistan Fibres Ltd.....	*1522	57.5	Kotri	ABL
14.	Masood Textile Mills.....	12480	106.2	Shahkot	HBL
15.	Masood Textile Mills.....	16320	159.4	Shahkot	HBL
16.	Masood Textile Mill	14400	154.3	Shahkot	HBL
17.	Raza Textile Mills.....	12480	107.9	Chunian	HBL
18.	Khursheed Spinning Mills.....	12480	113.3	Shahkot	HBL
19.	Arshad Textile Mills.....	12480	136.5	Shahkot	HBL
20.	Sitara Textile Mills.....	15360	170.6	Shahkot	HBL
21.	A.A. Textile Mills	17280	184.0	Shahkot	HBL
22.	Lyallpur Cotton Mills.....	12480	53.0	Faisalabad	HBL
			(old land and building being utilised.)		
23.	Al-Qaim Textile Mills	12480	143.2	Chakwal	HBL
24.	Arain Textile Mills.....	15360	155.0	D.G. Khan	HBL
25.	Suleman Textile Mills.....	14400	150.0	D.G. Khan	HBL
26.	Lahore Textile and General Mills.	16320	165.0	Muridke	HBL
27.	Ittefaq Textile Mills (Unit..... No. 2)	12500	140.7	Chunian	HBL
28.	Shaheen Cotton Mills	12480	128.8	Lahore-Sheikhupura Road.	HBL
29.	Fazal Fibres	1200	60.0	Nooriabad	HBL

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

1	2	3	4	5	6
30.	Imran Textile Mills	12480	120.0	Sheikhupura	HBL
31.	Latif Textile Mills	*1152	58.0	Nooriabad	HBL
32.	Amer Cotton Mills	12480	133.0	Multan	HBL
33.	Gulistan Spinning Mills	12480	149.0	Chunian	HBL
34.	Sana Industries.....	12496	100.0	Hab.	HBL
35.	N.P. Cotton Mills	*1200	60.0	Hab.	HBL

*Open end rotors.

SHARE OF ZAKAT AND USHR FOR FATA

120. ***Malik Faridullah Khan:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that no payment is made to FATA out of the Zakat Fund ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the reasons thereof ; and

(c) whether Government intends to give due share to FATA from Zakat and Ushr Fund in the near future ?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : (a) Yes.

(b) The Zakat and Ushr Ordinance, 1980 under which the collection and disbursement of Zakat is made, is not applicable to FATA.

(c) In view of the reply to (b) above, the question of giving a share to FATA from Zakat Fund does not arise.

PRIVILEGE MOTIONS

Mr. Chairman : There is no leave application, therefore, we come to the privilege motions. Janab Haji Faridullah Khan Sahib. He is not in his seat. Next one. The next two in fact can be treated together, No. 16 by Maulana Kausar Niazi Sahib and No. 17 by Mr. Javed Jabbar, regarding the speech of the President in a public meeting at Balakot on the 8th of July.

RE: SPEECH OF THE PRESIDENT IN A PUBLIC MEETING AT BALAKOT

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! صدر مملکت نے ۸ جولائی کو بالاکوٹ میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے عوام سے کہا ہے کہ وہ مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں، انہوں نے ملک میں موجود دوسری سیاسی جماعتوں پر تنقید بھی کی ہے حالانکہ آئین کی دفعہ ۱۱ (اے) کی رو سے ان کا مقام یہ نہیں کہ وہ جماعتی سیاسیات میں حصہ لیں اور اس طرح متنازعہ شخصیت بن جائیں اس بیان سے صدر نے آئین کی خلاف ورزی کی ہے اور اس طرح اس پارلیمنٹ کا جس نے یہ آئین منظور کیا ہے اور جو اس کی محافظ ہے استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میں تحریک کرتا ہوں کہ ایوان میں اس مسئلے پر غور و خوض کیا جائے۔

Mr. Chairman : Is it being opposed ?

Mr. Wasim Sajjad : Yes Sir.

Mr. Chairman : Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar : Thank you Mr. Chairman. I ask for leave to move that the privilege of this House has been breached by the statement made by the President of Pakistan in Balakot on the 8th of July, 1987 exhorting the people of Pakistan to join the ruling party i.e. the Muslim League.

The Presidency of Pakistan is a non-partisan office which is supposed to represent all segments of political and public opinion in the country as a symbol of national unity. The statement of the President on the 8th of July contradicts this basic requirement of the

[Mr. Javed Jabbar]

office of the Presidency which, constitutionally, is part of Parliament. The statement in favour of one particular party which is the present ruling party impedes the work of the legislature in which there are independent individual Members and those who belong to other parties and groups.

In our case, the present occupant of the Presidency is also the Chief of Army Staff. The statement by the Chief of Army Staff exhorting the people to join a particular party encourages the involvement of the armed forces in political activities which is against all democratic norms.

I move that this breach of privilege be discussed in the House.
Thank you.

جناب چیئرمین : ایڈمسیبیٹی کے حق میں اگر آپ فرسانا چاہتے ہیں تو فرمائیے۔
مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! ہمیں مسلم لیگ کے دوستوں سے تعلق خاطر ہے وہ ہمارے دوست ہیں مسلم لیگ کی بھی عزت ہے ، مسئلہ یہ نہیں ہے کہ انہوں نے مسلم لیگ کے لئے کیوں کہا ہے کسی اور پارٹی کے لئے کیوں نہیں کہا ، مسئلہ اصولی اور آئینی ہے اور جناب والا ! میں نے اپنی تحریک میں آئین کی جس دفعہ کا حوالہ دیا ہے وہ یہ کہتی ہے کہ

‘There shall be a President of Pakistan who shall be the Head of State and shall represent the Unity of the Republic

نہاں ہے اس وقت وہ اس کی نمائندگی نہیں کر سکتا جب وہ ایک مخصوص سیاسی پارٹی کا ساتھ دے رہا ہو اور لوگوں سے برعکس یہ اپیل کر رہا ہو کہ اس سیاسی پارٹی میں تم لوگ شامل ہو جاؤ ، یہ بات چھوڑ دیجئے کہ کافی عرصہ صدر صاحب اس بات پر اصرار کرتے رہے کہ سیاسی جماعتیں اسلام کے خلاف ہیں اور اسلام میں سیاسی جماعتوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے لیکن اب انہوں نے سجدہ سہو کر لیا ہے اور ایک خاص پارٹی کے حق میں وہ جیسے کر رہے ہیں اس سے ظاہر ہے کہ وہ ایک مخصوص پارٹی کا ساتھ دینے کی وجہ سے نزاعی شخصیت بن گئے ہیں اور وہ اب

Unity of the Republic کا عمل نہیں رہے یہ واضح طور پر آئین کی خلاف ورزی

ہے اور اس پر ضرور غور ہونا چاہیے -

Mr. Chairman : Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar : Sir, I press for admissibility because the Parliament in which we are a part arose from a non-party based election at the specific initiative of the President of Pakistan who now is advocating the cause of a particular party. Except for 2 or 3 parties virtually every single other major political party of the country boycotted the elections in which this Parliament was created and there is a growing national consensus calling for early party based elections. A statement by the Head of State coming at this particular time in our history is grossly unfair to the Members of Parliament who do not belong to the party and violates the provisions of the Constitution.

The country at the present moment does not require the advocacy of a particular political party when the conditions of law and order from Kurram Agency to Karachi under the rule of the same political party which the Head of the State wants us to join are in a state of chaos and the country is virtually on fire. Therefore, this statement provokes basic constitutional norms.

Mr. Chairman : Mr. Wasim Sajjad.

Mr. Wasim Sajjad : Sir, I would like to draw your attention to page 177 of Kaul's book. I have had the occasion to refer to these principles on several occasions but, unfortunately, it appears that I have not been able to explain myself. Page 177, Sir, it says :

“In interpreting these privileges, therefore, regard must be had to the general principle that privileges of Parliament are granted to Members in order that they may be able to perform their duties in Parliament without let or hinderance. They apply to individual Members only in so far as they are necessary in order that the House may freely perform its functions, they do not discharge the Members from the obligations to society which apply to him as much and, perhaps, more closely in that capacity as they apply to other subjects. Privilege of Parliament do not place a Member of Parliament on a footing different from that of an ordinary citizen in the matter of the

[Mr. Wasim Sajjad]

application of laws, unless there are good and sufficient reasons in the interest of Parliament itself to do”.

So, Sir, before I go on to the other aspects of this case, the main question would be in what manner has the speech by the President impeded the honourable Members from the discharge of their duties as Members of this House? They are performing their functions; they are even moving motions which I feel are *prime facie* not admissible. They are making speeches; they have been involved in a debate on the speech made by the President to the Joint House of Parliament and, in no manner, has the expression of opinion by the President affected the functioning of the Members or of this House? In fact, I may say that by bringing such motions to the House, they are in fact downgrading this House and acting in a manner prejudicial to the decorum and dignity of this House. Because Sir, the privilege of Members of Parliament is a very important right and, therefore, this right must be respected. In the British parliament, we find only a handful of privilege motions moved in the entire history of that Parliament and here, Sir, every second day, we come across motions which have no nexus whatever with the privilege of Members of Parliament and I would request this House and you, Sir, that proper note must be taken of this.

Secondly, Sir, before I come again to the substance of this motion, I would also like to submit that according to them, *i.e.* the honourable Members moving this motion, the President represents the unity of the country and, therefore, it follows from this that he must not be subjected to a personal criticism in the House. Not only the rules provide Sir, and I will make reference to rules in this respect but also the practices, the traditions of a democratic Parliament also demand that the President's conduct's must not be discussed in the House.

In this connection, Sir, there are some specific rules, for example, Rule 59(4) which deals with privileges, says :

“That the matter of privilege shall not reflect on the personal conduct of the President”.

Again, Sir, there are several rulings on this question, I will refer to page 75 of the 1962 Decisions, where Sir, the learned Speaker said on page 75 :

“On 7th December, 1962, during the debate on Supplementary Grants a Member referred to the

President, whereupon the Deputy Sepaker observed, the honourable Member should know that he cannot bring the President under discussion under our Rules of Procedure”.

Similarly, on page 232 of the 1972 Decisions on question of criticising the personal conduct it says:

“On 15th June, 1973, during the course of the speech when a Member tried to cast aspersion on the personal conduct of the President on the plea that besides being the President of the country, he was the Chairman of the Pakistan Peoples Party and a Member of the House. It was also contended that he was as much subjected to criticism as a Minister or any other Member relying on Rule 192 (b) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, the Speaker observed:

‘Your can really discuss that portion which relates anything done by the President in his official capacity but so far as his person is concerned whether he is a Member or not whether he is the head of a political party or not, the President cannot be criticised in his personal capacity”.

Now the question sometime is raised and has been raised and I also answered it on earlier occasions as to what is the distinction between the personal capacity and the public capacity of the President. Merely because the President makes a speech in the public does not make it a public capacity. I have earlier tried to make a distinction that those statements; those acts which the President can do like any other person in the country is his personal capacity but where the Office of the President is a must, a necessary adjunct to that exercise, that is not being President, he would not be able to do that act, then it is a public capacity.

Anyhow, Sir, the principle is very clear that we must not unnecessarily bring the office of the President into controversy by raising these issues before this House.

Now, the question is, Sir, under the Constitution of Pakistan, the President does represent the unity of the country but the President

[Mr. Wasim Sajjad]

is an elective office under the Constitution of Pakistan and the concept of this office is that the President has to seek election in the electoral College which is for that purpose the National Assembly, the Senate and the Provincial Assemblies. How can we presume or assume that there can be a President who is divested in totality from the politics of the country? He has to be a candidate of some political party and once he is a candidate of a party he has to have sympathy with that party. We just cannot escape from that fact and the fact that the President of Pakistan has said that he supported the Muslim League is a fact which we cannot say in any manner breach of the privilege of a Member. Pakistan Muslim League has a unique position in the history of this country. We cannot forget that aspect of the Pakistan Muslim League. It is the party which is responsible for the creation of Pakistan. The Quaid-e-Azam was the Member of this party. He was the Governor-General of Pakistan. Can we say that the Quaid-i-Azam in any way breached the privilege of the then Constituent Assembly if he had asked anybody to join the Pakistan Muslim League. Sir, Liaquat Ali Khan was the member of this Party. Immediately, after the Quaid-e-Azam, Khawaja Nazim-uddin was the Governor General. He was the President of the Pakistan Muslim League. So, to say in respect of the Pakistan Muslim League, today, Sir, many of us are enjoying offices, we are enjoying privileges; we are living in a country where we are saying we want democracy. Sir, would this all be done without having Pakistan and could there be any Pakistan without the Pakistan Muslim League.

Sir, we cannot deny the facts of history. We must accept them and therefore, if the President of Pakistan has said a word which is in favour of the Pakistan Muslim League I would say Sir, he has acted in accordance with the dictates of history, he is facing reality; he has said something which is a truth. This party is responsible for the creation of Pakistan and we cannot get away from that fact.

Sir, in these circumstances, I would say that the movers of this motion are totally misconceived when they bring in No. 1, the Office of the President and No. 2, they take advantage of this to criticise a party Sir, which as I said, has a unique place in the history of Pakistan. No other party can have that position and, therefore, Sir, I would respectfully submit that this motion may kindly be ruled out of order.

Mr. Chairman : Maulana Kausar Niazi Sahib.

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میں اپنے محترم دوست و سیم سجاد کی پُر
ازجذبات تقریر کے سارے نکات پر بات نہیں کرنا چاہتا نہ پارٹی پالیٹکس میں الجھنا
چاہتا ہوں۔ بہت سی باتیں کہی جاسکتی ہیں۔ لیکن یہ ان کے کہنے کا حق نہ تھا اور موقع نہیں کہ
میں بھی ان پر بات کروں تاہم میں یہ عرض کروں گا کہ انہوں نے اس بات کا جواب نہیں دیا
کہ یہ فرمودہ جو صدر صاحب کا تھا، یہ آئین کے خلاف ہے یا نہیں ہے۔ انہوں نے
غیر متعلقہ حوالہ دیا ہے، جس کا ہماری تحریک سے کوئی تعلق نہیں ہے، ہم نے کسی
ایک مکن کے استحقاق کی خلاف ورزی کی بات نہیں کی ہے، ہم نے پورے ہاؤس
کے استحقاق کی خلاف ورزی کی بات کی ہے اور اگر ایک ہاؤس جس نے یہ آئین بنایا
ہے اور اس کی منظوری دی ہے، اس آئین کا تحفظ نہیں کر سکتا تو واضح طور پر
اس کا استحقاق مجروح ہوتا ہے اور وہ خاموش رہتا ہے تو اس کا مطلب یہ
ہے کہ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی سے قاصر ہے، جہاں تک (مداخلت)

Mr. Hassan A. Shaikh: Point of order Sir. He is casting an aspersion on the House. Could he be allowed to do So?

Mr. Chairman: I think let him say and you can answer if you wish too. I don't think I would take this as an aspersion on the House.

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! اب کیا عرض کریں، شیخ صاحب بزرگ آدمی
ہیں، لیکن میں یہ عرض کرتا ہوں کہ میں نے مشروط بات کی ہے کہ اگر ایسا نہیں
ہوتا تو یہ ہوگا۔

جناب چیئرمین: صحیح ہے

It is no an aspersion.

مولانا کوثر نیازی: بہر حال، میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ان کا یہ فرمانا بھی، غلط
ہے کہ صدر صاحب تنقید سے بالاتر ہیں، ایک طرف یہ لوگ اسلام کی بات
کرتے ہیں کہتے ہیں کہ یہ ملک اسلامی ہے، یہ کہتے ہیں کہ ہم اس ملک میں خلافت
راشدہ قائم کریں گے۔ صدر صاحب خود شریعت کے بہت بڑے چیمپین ہیں
لیکن شریعت کے مطابق خدا اور رسول کے سوا کوئی تنقید سے بالاتر نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب، یا ہم اس موشن کو شریعت پر base کریں یا آئین پر کریں میری یہ درخواست ہوگی کہ ----- (مداخلت)

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے..... (مداخلت)

جناب چیئرمین: انہوں نے آئین کا حوالہ دیا ہے۔

مولانا کوثر نیازی: آئین اسلام کے خلاف نہیں ہے، آئین اسلام کے مطابق ہے اور آئین اسلام کے تحت ہے، اس لئے میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ خلفائے راشدین پر بھی تنقید ہوتی رہی ہے اور معمولی بدوا اٹھ کر ان کے سامنے تنقید کرتے رہے ہیں۔ تو ہم سے یہ کہتے ہیں کہ ہم تنقید نہ کریں۔ پرسنل کنڈیکٹ پر تنقید نہیں ہو رہی ہے ان کی پرسنل کیپٹی میں کہی ہوئی بات پر تنقید نہیں ہو رہی ہے، جب وہ ہر عام جلسے میں صدر پاکستان کی حیثیت سے کوئی بات کہیں گے تو ہمارا فرض ہے کہ اگر وہ غلط ہے تو ہم اس کا احتساب کریں۔ یہ ہمارا حق بھی ہے اور ہمارا یہ فرض بھی ہے۔ اس لئے یہ ان کی دلیل بالکل بے بنیاد ہے۔

جناب والا! اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ صدر صاحب کے تمام تر شخصی احترام کے باوجود، ان کا یہ کہنا، ایک مخصوص پارٹی کے بارے میں، جس کے متعلق ہم نے بحث نہیں کی اور اس کے بارے میں ہم نے کہا ہے کہ ہمارے دل میں اس کا احترام ہے، ان سب دوستوں کا بھی اور اس پارٹی کا بھی، ایک مخصوص پارٹی کے حق میں جلسے کرنے سے وہ متنازعہ بن جائیں گے۔ دوسری سیاسی جماعتوں پر ان کی تنقید سے ان کی جو پہلے متنازعہ حیثیت ہے، اسے اور زیادہ بڑھا دے گی۔ اس لئے وہ اگر ایسی باتیں کریں گے تو اس آئین کی دفعہ کے تحت یقیناً وہ اپنے فرائض منصبی ادا کرنے سے قاصر رہیں گے اور اس طرح اس آئین کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب جاوید جبار صاحب!

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, time and again when questions of privilege are raised the honourable Minister does not seem to

recognize the distinction between institutional privilege and individual privilege. We have not raised a question of individual privilege. Secondly, his reference to the traditions in Britain are irrelevant because the Queen of England, to the best of my knowledge, has never made a speech asking Members of Parliament to join the Tory party or the Labour Party. Thirdly, the concept of personal conduct of the President is not applicable here because the issue that the President dealt with is a public issue, it is a political issue and, therefore, not a personal issue. Fourthly, Sir, his point that the President like everyone else in Parliament is an electoral candidate in this respect is not valid because this present President was not elected by this Parliament. He was elected or endorsed through a referendum which was held before the creation of this Parliament and as to his reference to the heroic role of the Muslim League in 1947 it is contentious and debatable whether the present Muslim League is the same version of the party that created this country in 1947 and Sir, the fact that the Muslim League helped create Pakistan in 1947 is not a relevant analogy because at that time there were no other political parties existing in Pakistan. In the past twenty years many other parties have developed. Therefore, the monopolistic role of the Muslim League is no longer valid and lastly Sir, I take exception to the fact that he imputes to us motives which are non constitutional or non parliamentary in our attempt to raise motions on issues of an urgent public nature. We are motivated by the highest esteem for democracy and by no other consideration and, therefore, his words you should take note of this aspect is most regrettable.

Mr. Chairman: Thank you. Mr. Wasim Sajjad would you like to.

جناب وسیم سجاد: جناب والا! میں ایک دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہاں بات اسلام اور شریعت کی گئی ہے۔ میں اس ضمن میں یہ عرض کروں گا کہ اسلام کا ایک بنیادی تقاضا ہے کہ اپنے وعدے پورے کرو، آپ نے جو حلف اٹھایا ہے اس کے مطابق کام کریں۔ مجھے یاد ہے اور جناب کو بھی یاد ہوگا کہ تمام ممبران سینٹ نے اور ان میں مولانا صاحب بھی شامل ہیں، یہ حلف اٹھایا تھا کہ میں بطور ممبر آئین اور اس کے ایوان کے قواعد و ضوابط کے مطابق اپنے فرائض کی سرانجام دہی کروں گا۔ قواعد و ضوابط جو اس وقت مرتب ہیں، جس کے مطابق

[Mr. Wasim Sajjad]

جناب اس ایوان کو چلا رہے ہیں، اس کے رولز کا میں نے حوالہ دیا تھا میں نے کہا تھا کہ اس کے مطابق کچھ باتیں کی جاسکتی ہیں، کچھ باتیں نہیں کی جاسکتی ہیں، کچھ باتیں ہیں جن کی ایوان میں اجازت ہوگی اور کچھ باتیں ایسی ہیں جو باہر کی جاسکتی ہیں۔ کچھ باتیں ایسی ہوں گی جو تحریک استحقاق کے ضمن میں آئیں گی اور کچھ باتیں ایسی ہوں گی جو اس ضمن میں نہیں آئیں گی۔ اس سوال کا فیصلہ جناب کو رولز اور قواعد کے مطابق کرنا ہوگا ان روایات کے مطابق کرنا ہوگا جو صدیوں سے ان بنیادی اداروں کے بارے میں مرتب کی گئی ہیں۔

اس کے علاوہ جناب ایک اور بات بھی کی گئی تھی وہ یہ ہے کہ ملک میں ایک growing consensus ہے کہ یہاں پر پارٹی الیکشن ہونے چاہئیں جناب والا! یہ بات بالکل غلط ہے، میں اس کی تردید کرتا ہوں اس بات کا فیصلہ عوام نے خود کر دیا ہے۔ یہ ہر پارٹی نے کہا تھا کہ یہاں پر الیکشن ہونے چاہئیں جسے عوام نے مسترد کر دیا ہے جس کے بارے میں کہوں گا کہ اس کا کوئی جواز نہیں ہے، اور کوئی بنیاد نہیں ہے۔

اس کے علاوہ مجھے جناب! آپ کے نوٹس میں ایک ٹیکنیکل بات بھی لانی تھی کہ تقریر جو ہے یہ آٹھ جولائی کو کی گئی تھی اور ایک موشن جو ہے یہ ۱۴ جولائی کو آئی ہے اور دوسری ۱۲ جولائی کو آئی ہے یعنی کہ چار دن کے بعد۔ میرے خیال میں اس کے ساتھ جو authentic text ہونا چاہیے وہ بھی نہیں ہے۔ محض یہ موشن ایک پریس رپورٹ کی بنیاد پر پیش کی گئی ہے لیکن دراصل ایک جلسہ میں صدر پاکستان کے کیا کلمات تھے انہوں نے اس میں کیا کہا تھا یہ معلوم نہیں ان وجوہات کی بنا پر پھر اور جو میں نے پہلے عرض کیا ہے، اس موشن کا کوئی جواز نہیں بنتا۔

Mr. Chairman : Thank you. The issues raised in the two motions are issues which this House has considered several times before. The latest example that I have before me is dated 19th January, 1987 in which Mr. Javed Jabbar has raised more or less a similar question of breach of privilege arising out of the statement of the

President published in the newspaper on November 11, 1986. Now ruling that motion out of order I had said :

“On the general question of privilege the House would recall that very early in our deliberations I have spelt out for the benefit of the Members and of this House what constitutes the privilege of Parliament, what constitutes the privilege of Members of this House and what are the necessary conditions before we can hold a motion admissible or otherwise.”

This long ruling is still before me and I would not like to take up your time with that but one crucial sentence I would like to point out from there.

And this is what the honourable Minister for Justice was referring to just now.

“The object of parliamentary privilege is to safeguard the freedom, authority and dignity of parliament and they are considered necessary for the proper exercise of the functions entrusted to parliament where you can stretch the argument to some extent is whether a particular statement made by an individual has affected the dignity of this House or not”.

And that would be the question before us to consider. At the end of this ruling in January, I had come to the conclusion that the answer to this question was ‘no’. It has in no manner affected the honour or the dignity and nobody is claiming as I have heard the two honourable speakers or the movers, rather they are not claiming that their individual privilege has been hurt but they are claiming a collective privilege of this House and the answer to this was on the previous occasion ‘no’. I would not like to go over that ground again but I have examined this question from an altogether different aspect this time and that question is what do we mean really by the provision in the Constitution as for Article 41 is concerned. If you have the Constitution before you, Article 41 does not expressly provide that the President should be a non-political or non partisan person. On the contrary clause 3 of the said Article says, as Mr. Wasim Sajjad has pointed out, that the President’s electoral college consists of Members

of the two Houses and the Members of the Provincial Assemblies. In a political set up — based on political party system it is, as far I am concerned, unrealistic to expect that the President will under no circumstances enlist the support of his own constituency in order firstly to get elected in the first instance and secondly to retain his office after election. This appears to me to be a totally unrealistic approach. Article 41 does say and I would this time repeat it. It says:

“The President shall be the Head of State and shall represent the unity of the Republic.”

Here, I would like to pose a question to you that if we are to accept the contention of the movers of the motion that a stray remark by the President in favour of a political party tends to fragment the unity and it detracts from the representative character of the President as a symbol of that unity, what should be our verdict in that case on the existence of political parties themselves in a country. For the proper functioning of the parliamentary democracy we consider that political parties or the existence of political parties is a must and they are essential.

Now, if this phenomena — the existence of such parties, if this is true and the existence of political parties is not considered as detracting from that unity, as disruptive of that unity, how far justified we would be in holding that some of the personal views that the mere symbol of that unity has expressed in favour of one party or the other, would be detractive. In fact, there is a separate Article 43 in the same chapter which lays down the conditions of the President's Office. It again makes no reference whatsoever to the non-partisan or non-political character of the President. I would also like to draw your attention to the oath of office to which the President subscribes. That oath which is given on page 217 of the Constitution, it is exactly couched in the same words as the oath of office of the Prime Minister.

As far the Prime Minister is concerned he is a dyed and supposed to be a dyed-in-the-wool politician. Now, if he can be the Chief Executive, wielding all the powers which an Executive can wield in this country, if he can be a part of a political party—the head of a political party and that does not detract from the unity of the country, how does, and I repeat, a mere symbol saying some thing—an odd remark here or there in favour of a party detract from this. Now, I am not pronouncing any judgement on this but this is something which

arises out of the type of parliamentary democracy we are following and our insistence that political parties, which I subscribe to, is a must if we have to run that democracy particularly. This is some thing on which we have to reflect as to what extent is this justified and what should the symbol of unity in these circumstances represent. Unfortunately our difficulty is that although our circumstances are altogether different and we are disclaiming that this has any thing to do with the British tradition but we are following in this matter the British tradition. Now the Queen is supposed to represent the unity of the country and she is supposed to be above politics, non-politic and non-political party, but if you have an elected representative in any democracy I have yet to come across an example where on being elected the President, either on his own or under the Constitution, has shed his political plumage. We have a democracy functioning in the United States. Mr. Reagan represents not only the unity of the country as President of the country but he also actively participates and carries on an election campaign in favour of his own party people. The other example that comes to my mind straightaway is that of France. We have a socialist President there but he has not, as I said earlier, shed his plumage of being a socialist. I would not quote the example of the socialist countries themselves where the president is always a party-man as he would be.

In these circumstances that we have how do you suppose that a President would be elected except by a political party and if he is elected by a political party, I do not think you can expect him in reality that he would totally give up his sympathies for a political party. Mind you he would be abrogating or doing some thing in violation of the Constitution if he does some thing which is specifically provided in the Constitution debarring him from doing a particular act or it is provided in his oath of office.

Now, what are the operative parts of that oath of office and how does the oath of the Prime Minister differs from that of the President. The operative parts of the President's oath are:

“...That I will strive to preserve the Islamic Ideology :

That I will not allow my personal interest to influence my official conduct or my official decisions ;

That I will preserve, protect and defend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan :

[Mr. Chairman]

That, in all circumstances, I will do right to all manner of people, according to law..."

And there if you have passed any law, like you have done in the case of Government servants and pensioners that they cannot participate in elections or for that matter even in politics for a period of two years after retirement then that would be a violation of the law itself but you have nothing neither in the Constitution — the specific Articles which deal with the functions of office of the President nor in his oath of office. These are the same words which are provided in the oath of office of the Prime Minister, word for word, comma for comma, full stop for full stop. Now, If the country can tolerate a Prime Minister who is, as I said, before a dyed-in-the-wool politician, he is also the Chief Executive and he is entrusted with all this under the same **Oath** of office. I do not think if the President has on occasion made a remark in favour of one party or the other constitutes any violation of the Constitution or of his oath of office. But assuming and this is a very grave charge which one of the honourable movers has brought, I think it is Mauana Kausar Niazi who says in his motion :

”کر اس بیان سے صدر نے آئین کی خلاف ورزی کی ہے“

Now, if it is indeed a violation of the Constitution then it becomes a justiciable issue and that becomes an issue to be decided and pronounced upon by the courts. This is some thing on which I have announced on several times that this House cannot take upon itself the judicial function of interpreting the Constitution.

Now, what are the remedies in that case. If the House do want to opt for a remedy of their own then those remedies are also provided in the Constitution itself. I think it is Article 47. The remedy is there and on a previous occasion also I had referred to that particular remedy.

From this also arises what Mr. Wasim Sajjad suggested about the personal capacity of the President and the public capacity. This is also an issue. Unfortunately this morning I could not get hold of the relevant ruling on that but we had a very lengthy debate on that and I had at that occasion requested the Minister for Justice and Law to draw, what was, I think, described by this House as ”مناصل“ between the public functions and the private functions of the President and the answer was that there is a very thin line, and that what an ordinary

PRIVILEGE MOTION RE : SPEECH OF THE PRESIDENT IN A
PUBLIC MEETING AT BALAKOT

citizen in this country can do, the President is also entitled to do the same and this is what the honourable Minister repeated this morning.

Now, what is it that the House can do itself if we really feel and sincerely are convinced that it is a violation of the Constitution. Then, the remedy is there. On a number of occasions I had quoted from 'May's Parliamentary Practice' and from 'Kaul' drawn attention to what the parliamentary practice in this connection is. I think if you would bear with me just for a minute I would quote from there. This is 'May's Parliamentary Practice' and this has been our difficulty that we are following the British tradition in some respects that the Queen or the King or the Head of State should be above politics but we are not looking at the attendant circumstances and we are not looking at the traditions which obtain in U.K. Here it says :

"Matters to be dealt with by a substantive motion. Certain matters cannot be debated except upon a substantive motion which admits of a distinct vote of the House."

And this is which Article 47 provides. This is one of those matters where we are accusing the President or for that matter any honourable Member of violation of the Constitution.

This is a matter which requires then to be debated and discussed on a substantial motion and not on the basis of privilege motions, not smuggled in, in the course of a general debate on something else and further it proceeds, "among those are the conduct of the sovereign, the heir to the sovereign, the Speaker, the Lord Chancellor, the Chairman of Ways and Means Committee etc., including the Judges and the Members of the Parliament."

Then it further says ;

'that unless the discussion is based on a substantive motion.'

and by substantive motion it means a constitutional motion moved under the Article of the Constitution specifically provided for this, "unless the discussion is based on a substantive motion drawn in proper terms, reflections must not be cast in the debate upon the conduct of the sovereign, the heir to the throne, the Governor General in an independent territory, the Chairman of Ways and Means Committee, Lord Chancellor, the Speaker etc."

[Mr. Chairman]

This is what is the practice.

Now, on the one hand we claim that the Queen, the Head of State like the Queen should be non-partisan, non-political but then we try to bring him under every excuse under every pretext under discussion in this House. Now, if people do want and if the President has really committed a breach or a violation of the Constitution, please bring a motion, a substantive motion, under the Constitution and we shall be very glad to discuss and consider that.

Now, this is what then has been followed by India also and I have got the extracts—making allegations against a person. Now, this is also a point to be noted:

“Members have freedom of speech in the House and as a necessary corollary to this privilege they are immune from proceedings in any court ; civil or criminal for anything said on the floor of the House.”

But then it says, “the Constitutional privilege of the freedom of speech is, however, subject to other provisions of the Constitution and to the Rules of the House.”

Now these are the Rules which the Minister for Justice quoted and then included in this. The Rules say:

‘Conduct of high dignitaries can not be questioned incidentally in the course of a speech by a Member on a Bill, motion and motion includes privilege, adjournment any other type of motion, resolution or any other form of discussion.

The Constitution provides for discussion on the conduct of some of the authorities in the manner indicated therein and those authorities are ; the President, the Vice President, the Speaker, the Deputy speaker, Judges of the Supreme Court etc., other high functionaries such as Governor etc. They can be discussed on appropriate motions drawn in the form approved by the Speaker.’

This also, I think, on the previous occasion, when a similar question arose, following these very examples I had said in the same

ruling, to which I referred earlier, on the 19th of January:

“There are certain acts of the President on the basis of which he can be even impeached but the general principle embodied in the Constitution and the general principle which is observed everywhere-else is that certain dignitaries and they include not only the President but also the Judges of the Supreme Court, the Judges of the High Court, even the honourable Members of the two Houses that their conduct can not be brought under discussion on the basis of resolutions or motions of this type but they have to be discussed by a substantive constitutional motion and that includes ‘impeachment’ that includes a no ‘confidence motion’ and things of that type. So, this will have to be borne in mind etc.”

So, with regard to one other point which I think Mr. Javed Jabbar has not raised in his remarks on admissibility of the motion but which he does mention in the motion itself “is reference to the President’s dual role as a Chief of the Army Staff.”

Now, one thing that itself cast it out whether we are discussing something which the President has said in his capacity as President or if we believe Mr. Javed Jabbar then he has spoken these words in his capacity as Chief of the Army Staff. I think that would require then another exercise and take it outside the jurisdiction of this House.

This again I think he forgets that the Constitutional provision of Clause (7) of Article 41 under which:

“the President, the present incumbent of the office of the President inspite of being a Chief of the Army Staff can hold office of the President for a term of five years.”

Therefore, there is nothing wrong constitutionally if the President holds the two offices simultaneously but combining the two offices in one person does not mean that if he expresses a view on any national issue he would necessarily be doing so as Chief of the Army Staff and to which I would add one thing more that any views which the President expressed they are not necessarily the views which he expresses in his official capacity. I think what he has said in his official capacity that is there before this House which we are debating. We

[Mr. Chairman]

debated it the whole day yesterday and we are going to take it up again this morning but the President is entitled to his personal views and personal convictions also and if he expresses those views in the existence of political parties considered essential for the functioning of the present type of democracy and his own constituency lying in the political parties, I do not think, we can attribute that he is detracting from the unity of the country or of the Constitution.

So, I don't think there is any violation of the Constitution or anything improper which the President has done. If there is still doubt, I think, the legality and the constitutionality of whatever the President has said can be taken to a court of law and they can pronounce the ultimate judgement on it. So, I am afraid I have to rule it out of order. Thank you.

مولانا کوثر نیازی : جناب چیئرمین! آپ نے بڑی فاضلانہ اور بصیرت افروز رویہ دکھایا ہے لیکن کاش آپ ایک اور پہلو پر بھی روشنی ڈال دیتے تو شاید یہ اور زیادہ جامع ہو جاتی۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں.....

جناب چیئرمین : میرے خیال میں اس پر بحث کی ضرورت نہیں ہے اور موقع آئے گا۔ آپ اور جو روشنی چاہتے ہیں اس پر ڈال لیں گے۔ مہربانی۔ جناب فرید اللہ خان صاحب۔

ملک فرید اللہ خان : وزیر صاحب تشریف نہیں رکھتے۔

جناب چیئرمین : تو کیا کریں۔

ملک فرید اللہ خان : واپڈا کے دو وزراء صاحبان ہیں ان میں سے کوئی بھی

نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : کیا اس تحریک استحقاق کا کوئی جواب دینے والا ہے؟ یہ

دو دنوں سے ملتوی ہو رہی ہے۔ وائر اینڈ پاور کی وزارت سے متعلق ہے۔ اس کو اتوار پر رکھ لیتے ہیں۔

ملک فرید اللہ خان : شکریہ جناب۔

ADJOURNMENT MOTIONS

Mr. Chairman : Mr. Javed Jabbar and Mr. Ahmad Mian Soomro to move adjournment motions on the J.P.M.C. Affairs.

ADJOURNMENT MOTION RE : MEDICINE MUDDLE IN
J.P.M.C. KARACHI

Mr. Javed Jabbar : Sir, this was put off from yesterday.

Mr. Chairman : That is right. Is the Minister concerned here ?

(Pause)

جناب چیرمین : جناب جاوید جبار صاحب آپ پڑھ دیجئے ۔

(i) RE : MEDICINE MUDDLE IN JPMC KARACHI

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, I move that the House do now adjourn to discuss a matter of recent occurrence and of urgent public importance namely the administering of out of date medicines to patients suffering from heart ailments and hypertension for about ten months at the Jinnah post Graduate Medical Centre Karachi as reported in 'Dawn' Karachi dated May 6, 1987.

Mr. Chairman : Is it being opposed ?

(Pause)

جناب چیرمین : احمد میاں سومرو صاحب بھی نہیں ہیں

I think we had put the two together. And if the same subject is discussed it would not lapse.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : I am sorry Sir, that is separate one.

Mr. Chairman : No, it pertains to the same subject. Mr. Ahmad Mian Soomro has an adjournment motion on this subject also. Malik Nasim Ahmed Aheer.

Mr. Javed Jabbar : Sir, if Aheer Sahib has opposed then I have to present my arguments for admissibility.

Mr. Chairman : Right.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, I request your attention to the fact that I think of all the formal criteria specified under Rule 71 this motion possibly meets every single criterion there. And in addition due to the specific nature of this particular incident, I would just like to submit four points.

[Mr. Javed Jabbar]

Firstly, that such a large and very crucial item or type of medicine did not contain any manufacturing date nor did it contain any expiry date.

Secondly, whereas it is confirmed that the requirement stated by the hospital for the given period was only 40,000 tablets, the amount of such undated tablets purchased was as much as 400,000.

Thirdly, Sir, unless these tablets are tested for degradation and for their toxic level it cannot be said with certainty that these will not damage and harm the patients that are given these medicines.

Incidentally, Mr. Chairman, in Pakistan, to the best of my knowledge, there is no equipment to test and verify whether such tablets have been degraded and have become deficient in their other aspects. Therefore, Sir, I think, this mal-administration by the authorities constitutes most reprehensible neglect and condemns severely the standards by which the country's premier hospital has been run causing untold suffering and increasing the risk of illness of thousands of patients, Sir.

ملک نسیم احمد انیسر: بناب پیڑمین: مجھے معزز رکن کے ان جذبات سے پوری طرح اتفاق ہے اور اس معاملہ میں کافی حد تک کوتاہی ہوئی ہے لیکن جو حقائق انہوں نے بیان کیے ہیں وہ درست نہیں ہیں، اصل بات یوں ہے کہ ۱۲ جولائی ۱۹۸۱ء کو جناح ہوسپت گریجویٹ میڈیکل سنٹر نے بیس ہزار trasicor ٹیبلٹس ۸ ملی گرام کی ڈیسائنڈ دفن کر دیے ہمارے دو مہینے کی ضرورت ہے جو فوری طور پر مہیا کر دی گئیں، اس کے بعد ۱۳ اگست ۱۹۸۱ء کو پھر یہ ریکولسٹ کی کہ ہمیں کم از کم دو لاکھ ٹیبلٹس جو ۱۰ ملی گرام کی ہیں ان کی فوری طور پر ضرورت ہے، یہ مہیا کی جائیں اور جس پر منسٹری نے یہ ۱۰ لاکھ مہیا کر دیں — یہ بات اسی زمانے میں اخباروں میں آئی جب میرے پاس یہ چارج تھا (منسٹری آف ہیلتھ لا) تو میں نے فوراً اس پر انکوائری کروائی اور یہ محسوس کیا کہ اس میں انتہائی کوتاہی کی گئی ہے اور ان فرموں کے خلاف اور ان لوگوں کے خلاف ہم نے فوری طور پر ایکشن لیا اور جہاں تک یہ بات ہے کہ اس فرم نے ان گولیوں پر ڈریٹ آف ایکسپائری نہیں لکھی تھی اس کے ساتھ بھی ہمارا جھگڑا چل رہا ہے

تو میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ اقدامات سے جو منسٹری نے اٹھائے ہیں، ہم trasicor کے لئے سیبا گائیڈ کی بورس پریکٹیشن کی تھی اس کو مہینے کے لئے معطل کر دیا کیوں کہ اس نے اس ضابطہ کی خلاف ورزی کی تھی یہ اس کی ذمہ داری تھی کہ وہاں وہ اس پر ڈیٹ دیتی کردہ گوائیاں کب ایکسپائر ہوں گی، یہ بھی جلنے کے لئے کہ اتنی ضرورت سے زیادہ کیوں یہ مہیا کی گئیں اور کیوں یہ ڈیٹا جو in excess place کی گئی جو مہینوں کی نہیں بلکہ سالوں کی تھی یعنی ۱۹۸۱ میں دی گئی اور ۱۹۸۶ تک یہ دوائیاں چلتی رہیں اور تب بھی بچی ہوئی تھیں یہ ایک بہت ہی سنگین اور سنجیدہ معاملہ تھا اور ہمارا جو نظام ہے اس کو revise کرنے کے لئے بھی میں نے اقدام اٹھائے تھے اور ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ آئندہ بجائے منسٹری کے وہ جو ہسپتال ہیں وہ خود ہی یہ دوائیاں وہاں سے حاصل کر لیا کریں اور جتنی ان کو ضرورت ہے اس کے مطابق حاصل کیا کریں نہ کہ ضرورت سے زیادہ۔ پھر اس کے بعد جتنی بھی یہ ادویات جو بچی ہوئی تھیں ان کو ہم نے ڈرگ انسپکٹر کی نگرانی میں مکمل طور پر destroy کر دیا اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے سیبا گائیڈ سے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ یہ ادویات جو ختم گئی چونکہ ان پر ڈیٹ آف ایکسپائری نہیں تھی اس کے پیسے بھی ریفرنڈ کیے جائیں تو میرا خیال ہے کہ ان اقدامات کی روشنی میں جو اس کوتاہی کے سلسلے میں ہم نے اٹھائے ہیں میں معزز رکن کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ lapse جو منسٹری کی تھی اس کا ہم نے بڑا serious notice لیا ہے اور آئندہ اس قسم کی یہ کوتاہی نہیں ہوگی اور اس کو بھی ہم کسی حالت معاف کرنے کو تیار نہیں ہیں، میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ اس موشن کو پریس نہ کریں۔

Mr. Chairman : Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar : In raising the motion obviously one is not trying to be destructive in any way but wishes to preserve public health or protect it. Now, Mr. Chairman, what alarming is ; why did it take a newspaper report to bring to the attention of the Federal Ministry of Health and the authorities concerned such a basic issue ? Is there no

[Mr. Javed Jabbar]

mechanism between the Ministry and the system of administration by which such a gross mal-function is detected automatically ?

On this account, I would request the honourable Minister to respond and secondly, Sir, what are the specific punitive measures taken by the Ministry as a punishment to the officials concerned ? He has not spelt them out and I suspect that such a vast complexity of a system will ensure that they will eventually get away scot free ; and thirdly, Sir, I think, that that punitive action against the company concerned is possibly not even sufficient because they will continue to make whatever profit they are making after that six months period.

Malik Nasim Ahmed Aheer : Sir, I think ; we have to take a suitable action against everyone as a whole. Now, it is a very old case.....(*interruption*).

Mr. Chairman : The question is whether this issue requires a detailed debate for two hours or not ?

Malik Nasim Ahmad Aheer : I think, the action that we have already taken, there is no need for that. We have already taken the action on our own initiative and even before Senator Mr. Javed Jabbar could draw attention. We have taken the action and not on the basis of the report published in the newspapers. I am sorry that the mechanism as working in the Ministry is not so efficient as it should be that automatically these things should have come to the notice of the Ministry but we are not evolving a system whereby I think, such lapses will not re-occur. So, I would request the honourable Member not to press the motion.

Mr. Javed Jabbar : Sir, I note the sincerity of the Minister. I am not questioning his sincerity but I am questioning the efficacy of procedure, and if you wish to, you can rule it out of order. But I will insist on pressing this motion because I think, it is a grave matter ; it concerns public health and it must be used as a case-study to set an example, so that no such future incidents are repeated elsewhere in the country.

Mr. Chairman : On the basis of the information that I have, Mr. Aheer, I would like to bring certain things to your notice. I think, you have already taken cognizance of that but probably, it would be fruitful, if I go over them once again. Against the requirement of 35

thousand tablets, a supply of four lac tablets was made. Nobody takes notice of this. Why ?

(2) There was no expiry date printed on the packets containing these tablets. Now, is this a normal procedure in the Ministry of Health that you accept medicines of such a sensitive character , of such a sensitive nature, without the dates being printed ? Then after the expiry dates also after it had been ascertained from the Company for months together this expired medicine was administered to patients. What became of them ?

اللہ ان کی مغفرت کرے ! اللہ کو پیارے ہو گئے یا نہیں -

We do not know. But that is another aspect.

Then, fifty thousands of them were administered from November 1985 till I think. this what is agitated in the press in September, 1986, that there is also an allegation, I think, which is based on *prime facie*, on fact. Another important issue is why twelve hundred per cent excess demand was placed by the hospital? The possibility of any under-hand deal clinched the purchase of such huge stocks cannot be ruled out. Then somebody in the hospital did not check what was happening to this medicine, etc. etc ? Now, this frankly led me to the conclusion that something.....and I am very glad that you as a Minister at the time, had taken full cognizance of the case and have gone into it and you have also taken some positive steps but this led me to believe that there was something fundamentally wrong with the procurement of medicine by the hospital, or by the Health Ministry, or by their agencies etc., and that I thought it would be fit subject to be discussed and debated in the House but I am in the hands of the House. If the House would permit....., because under the rules you have to seek leave of the Hosue before you can discuss it.

Prime facie, It appears to me to be in order and I would then put it to the Hosue whether they would be prepared to discuss it or no ?

Malik Nasim Ahmed Aheer : Sir, I think, there is a very serious lapse on the part of the Ministry and I am not going to defend what has happened in this case and if the opinion of the House and the honourable Mr. Chairman's is such, I have no objection and it may be debated in the House.

Mr. Chairman : But I think, it is in the hands of the House to give you leave. Well I have to formally put it to the House. Under the relevant portions of Rule 72 and 73. (1) "Leave to make a motion shall be asked for after questions, if any, and before other business entered on the orders of the Day is taken up :

"(2) Leave to make a motion shall be asked for only by the member who has given notice thereof.

Rule 73 (1). If the Chairman is of opinion that the matter proposed to be discussed is in order, ask whether the member has the leave of the Senate to move the motion and this is the question I am putting to you.

Mr. Wasim Sajjad : No Sir, if objection is taken. No objection is being taken.

Mr. Chairman : Alright then we admit it. It will have to be the next session because we have one or two adjournment motions from the previous session also, I think they require a discussion. So, we admit this and that ends all the other motions for today. So, we come to the regular business. Adjournment Motions are over.

We come to the next item 3 for consideration of the following motion moved by Mr. Wasim Sajjad, Minister for Justice and Parliamentary Affairs that this House expresses its deep gratitude to the President of Pakistan for his gracious Address to the two Houses assembled together. Yesterday three of our colleagues spoke on the amendments which they have moved and I have a list of eight more Members who are going to speak on the same motion. The first on the list is Maj. General Shirin Dil Khan Niazi Sahib. I request him to take the floor.

DISCUSSION — THE PRESIDENT'S ADDRESS

میںجو جنرل (ریٹائرڈ) شیرین دل خان نیاز ی: اِسْمُ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ گزار ہوں۔ جناب صدر صاحب نے حکومت کی کارکردگی اور آئندہ پروگرام کی بابت واضح الفاظ میں کچھ نہیں کہا ہے بلکہ جائزہ بھی پیش نہیں کیا میری ذاتی رائے میں اگر پارلیمنٹ کو کام دیا جائے تو اس کی کارکردگی بڑھ سکتی ہے اور ہم یہاں آئے ہی اس لئے ہیں کہ قوام کی خدمت کریں۔ حالت تو یہ ہے کہ bad debts کے جو کئی بلین روپے رائٹ آف ہوئے ہیں پارلیمنٹ کو ان اشخاص کے نام

تک نہیں بتاتے جاتے آئے آئے کرنے والے بیوروکریٹ ہیں یہ ممبرز آف پارلیمنٹ تو نہیں ہیں اور بجٹ کا صرف ۳۰ فیصد حصہ ڈسکس ہوتا ہے باقی ڈیفنس بجٹ کا تو آپ ذکر ہی نہیں کر سکتے وہ تو Holy Cow ہے سینیٹ انگریزوں کے زمانے میں ۱۹۲۰ء میں اپر ہاؤس کہلاتا تھا وہاں بجٹ ڈسکس کیا جاتا تھا۔ بد قسمتی سے ہمارے بجٹ پر مبنی بل پر ڈسکشن نہیں ہو سکتی حکومت ٹیکنیکی ہے تو فیڈرل لیکن حقیقتاً یہ یونیورسٹی فام آف گورنمنٹ ہے پالیسیاں راولپنڈی اسلام آباد سے ایشو ہوتی ہیں آپ کسی محکمے کو لے لیجئے۔ ۷۴، ۷۵ کے تحت یہ صوبہ سرحد کو اپنا بجلی کا حصہ نہیں ملا ہے۔ مجھے امید ہے کہ ہمارے صدر صاحب نے ۷۳ کا آئین ضرور پڑھا ہوگا آرٹیکل ۱۶۱ (۲) کے تحت یہ صوبہ سرحد کا حق بنتا ہے۔ جناب حکومت انصاف کی بنیاد پر چلنی چاہیے اگر سینیٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی جو پارلیمنٹ کی کمیٹی ہے ان کو ہر مہینے میں دو دفعہ بلایا جائے خواہ پارلیمنٹ سیشن میں ہو یا نہ ہو تو مجھے امید ہے کہ پارلیمنٹ کا کام اچھا اور خوش (مطلوبہ) سے چلے گا۔

اب میں نظام عدل و انصاف پر آتا ہوں۔ صدر صاحب خود فرماتے ہیں کہ نظام عدل میں بنیادی خرابی ہے۔ جناب صدر صاحب سے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے پچھلے دس گیارہ سال میں اس کا خود کیا بندوبست کیا وہ اس ملک کے صدر بھی رہے اور مارشل لاء کے دور میں مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بھی آج تک یہ پتہ نہیں ہے کہ ہمارے کل آئین کیوں کورٹس میں پیٹنگ ہیں اور کیا ان کا سالانہ جائزہ لیا جاسکتا ہے یا لیا جائے گا۔ جج صاحبان کی کمی ہے۔ پاکستان میں انسانوں کی کمی تو نہیں ہے۔ پیسہ بھی ہمارے پاس کافی ہے اور سود پر ہم باہر کے لوگوں سے کافی کچھ لے رہے ہیں۔ ہر کیس کے فیصلوں میں سالوں لگ جاتے ہیں۔ مارشل لاء کے دور میں مارشل لاء دے تو جلدی جلدی فیصلے کرتے تھے۔ میں جج صاحبان کو درخواست کروں گا کہ وہ مہربانی کر کے ہر کیس کے لئے وقت کا تعین کریں اور یہ جو جج صاحبان ٹریٹڈ بدلتے رہتے ہیں میرے خیال میں ایک آدھ دفعہ اس کی اجازت ہو لیکن as matter of routine ان کو ایسا

[Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi]

نہیں کرنا چاہیے۔ پولیس کا مجرم کو پیش نہ کرنا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ جج صاحبان کہتے ہیں کہ پولیس نے مجرم کو پیش نہیں کیا ان کو بھی تاکید کی جائے کہ جو مجرم کی پیشی ہے وہ ٹھیک طریقے سے کی جائے اگر نہیں ہے تو آئی جی پولیس کرے کہ کیا وجہ ہے۔ وکلاء صاحبان بھی ایک ہی وقت میں دو چار عدالتوں میں پیشی بھگاتے ہیں۔ میں ان سے بھی درخواست کروں گا کہ مہربانی کر کے خدارا پاکستان کو اس مہیبت سے بچائیں ہمیں جلدی انصاف چاہیے اور آپ بھی پاکستانی ہو کر ہماری مدد کیجئے آپ ایک پیشی ایک وقت میں اور ایک کورٹ میں لیجئے اور حکومت سے میری گزارش ہوگی کہ ایک کیشن تشکیل دیں کہ پنڈنگ کیسز — کتنے ہیں ان کا جائزہ لیا جائے ان کو dispose of کریں اور ہر سال پارلیمنٹ کو بتایا جائے کہ پاکستان میں کتنے کیسز پنڈنگ میں ہیں اور کیوں ہیں؟ اس مرض کے علاج کے لئے منتخب کا اقرار کیا گیا ہے جس کی صدر صاحب نے کافی تعریف کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ بہت ضروری ہے مگر گورنمنٹ کے کئی ادارے ایسے ہیں جو اس کے دائرہ اختیار سے باہر ہیں میسری صدر صاحب سے درخواست ہوگی کہ اگر مختص کو effective بنانا ہے تو مہربانی فرما کر اسے سب اختیارات دیکئے اور جو ادارے اس کے دائرہ اختیار سے باہر ہیں انہیں بھی شامل کیجئے کیونکہ مختص کا جو کام ہے وہ حقیقتاً بہتر ہے اور مہربانی فرما کر اس چار سالہ تجربے کو صوبوں میں بھی پھیلائے۔ صوبوں میں بھی مختص کی ضرورت ہے اور یہ اقدام انصاف کی طرف ایک قدم ہوگا اور ان کو بھی ہر ادارے کا احتساب کرنے کا اختیار ہونا چاہیے کوئی holy cow یا کوئی ایسا ڈیپارٹمنٹ ان کے دائرہ اختیار سے باہر نہ رکھا جائے۔

جناب والا! میں اب لاہ اینڈ آرڈر پر آتا ہوں عوام کے جان و مال کی حفاظت حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے اس ہاؤس میں پچھلے دو سالوں میں جتنی بحث لاہ اینڈ آرڈر پر ہوئی ہے میرے خیال میں کسی اور سبجیکٹ پر نہیں ہوئی ہے جناب والا! ہم سب کہہ چکے ہیں کہ اس ملک میں نہ لاہ ہے اور نہ آرڈر،

صرف اپنی جیب گرم کرتی ہیں اور آرڈر وہ
 اپنے لئے استعمال کرتی ہیں کیوں کہ اس سے ان کی جیب گرم ہوتی ہے۔ آج ہم اپنے
 آپ کو اسلامی ملک ہیں۔ لیکن یہاں تو جھوٹ کے پلندے چل رہے ہیں۔
 پرجہ نویس ایسے ہونے چاہئیں جیسے کہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں ہوتے تھے۔
 جو سچ کو سچ لکھتے تھے۔ Child and car lifting is a order of the day

یہ نہیں کہ صوبہ سرحد میں بلکہ ہر صوبے میں ہے۔ ہمارے ہاں تو سات ہزار سے زیادہ
 ہیں۔ چائلڈ لفٹنگ اور کار لفٹنگ ہو جاتی
 proclaimed offenders

ہے تو ایف آئی آر رجسٹر نہیں ہوتی۔ چالیس پچاس ہزار روپیہ وہ لے جاتے ہیں اور ہم
 منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ ان پر پچہ نو ایسوں کو Intelligence agencies کی جو

پاکستان میں اتنی زیادہ ہیں۔ تعداد پوچھنا چاہتا ہوں اور ان کو کتنا بجٹ مل
 رہا ہے وہ باقی باتیں تو نوٹ کر سکتے ہیں۔ ٹیلی فون ٹیپ کر سکتے ہیں لیکن کیا وہ یہ
 نہیں بتا سکتے کہ فلاں تھانے میں بوگس کارروائی ہو رہی ہے ایس ایچ او ایف آئی آر
 رجسٹر نہیں کر رہا۔ جو اس کا فرض ہے جس سے وہ انکار نہیں کر سکتا اگر آئی جی پولیس نہ بھی کوئی کارروائی
 کرے تو انٹیلی جنس سوپرینٹنڈنٹ سے پتہ کیجئے اور ان کے خلاف ایکشن لیجئے۔

ایف آئی آر کا رجسٹر نہ ہونا جرم عظیم ہے لاء اینڈ آرڈر کے ساتھ ہماری باقی عادتیں
 بھی خراب سے خراب تر ہو رہی ہیں شراب کی فروخت ملک میں ہر جگہ بند ہے مگر بازاری عام بک
 رہی ہے ابھی تو دشمن ووڈ کا پہنچ چکی ہے بدکرداری کے اڈے اسلام آباد

اور راولپنڈی میں کھل رہے ہیں۔
 میں پچھلے سال سے آگ لگی ہوئی ہے سہراب گوٹھ کا کلین اپ ضرور کیا مگر کوئی
 بڑا بکرا نہیں پکڑا گیا ان کے جو کرتا دہرتا تھے وہ لنڈن، ماسکویا ہانگ کانگ
 لاہور، فیصل آباد یا پشاور میں بیٹھے ہوں گے۔ اخباروں میں آیا ہے کہ کراچی کی ایڈمنسٹریشن
 ہر بات میں کردار بد یہ کھا جاتی ہے جس کا میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے۔ کراچی میں دولت
 بھی زیادہ ہے مگر خرابی بھی زیادہ ہے۔ کراچی میں ۷ لاکھ لوگ رہتے ہیں۔ حکومت
 کو چاہیے کہ ان کے لئے ایسا بندوبست کرے کہ ہر آدمی کو پروٹیکشن ملے، چادر،

[Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi]

چار دیواری اور عزت کی ضمانت ملے جو کہ مارشل لاء کے زمانے میں حکومت نے اپنا فرض بنایا ہوا تھا اور اب بھی بطور مسلمان ہمیں اس پر عمل کرنا چاہیے۔ اس سلسلے میں پارلیمنٹ کی جو کمیٹیاں ہیں وہ کراچی جائیں، خاص طور پر لاء ایڈ آرڈر پر کمیٹی ہے۔ اسے ذرا energize کیجئے اس سے لاء اینڈ آرڈر پر complete اور detailed رپورٹ طلب کرنی چاہیے۔

جناب والا! پاکستان ایک زراعتی ملک ہے، میں نے زراعت کی بابت

اس تقریر میں تو کچھ نہیں پڑھا۔ مگر یہ ہماری اکانومی کی backbone ہے۔ ہم اپنی پیداوار کو کس طرح بڑھا سکتے ہیں، دالیں کیسے زیادہ پیدا کر سکتے ہیں۔ دال اور گوشت کی قیمت میں کوئی زیادہ فرق نہیں ہے، دال بھی پندرہ روپے کلو کے حساب سے بازار میں ملتی ہیں۔ حکومت کی یہ پالیسی ہونی چاہیے کہ سبزیوں کو کم از کم قیمت پر اشیاء فراہم کرے۔ یوٹیلیٹی سٹورز میں واقعی ۱۰ فیصد چیزیں کم قیمت پر ملتی ہوں گی اگرچہ میں نے چیک نہیں کیا ہے۔

جناب والا! صوبہ سرحد کی شوگر مل کو گنا سپلائی نہیں ہوتا، مگر وہاں لوگ گڑ بناتے ہیں۔ میں نے تحقیق کی کہ کیا زرعی ترقیاتی بینک والے ان لوگوں کو کسی قسم کے کوئی قرضے دیتے ہیں، یا fertilizer دیتے ہیں جیسے باقی صوبوں میں ہے، اس سلسلے میں اقدامات اٹھانے چاہئیں۔ اس لئے میں حکومت سے درخواست کروں گا کہ ملک میں شوگر کافی مقدار میں درکار ہوتی ہے مگر اس کے مقابلے میں اس کی اتنی پیداوار نہیں ہو رہی ہے۔ اس کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جائے جو یہ تحقیق کرے کہ کیا کیا خامیاں ہیں اور کیسے ہم شوگر میں اپنے ملک کو self sufficient بنا سکتے ہیں۔

آج کل ہمارے رشین دوست جو across the border ہیں، ٹرائیبل ایریا میں بڑے ایکٹو ہیں۔ افغان بھی کم نہیں ہیں، علاقہ غیر وہ علاقہ ہے جہاں پاکستان کا کوئی قانون تو نہیں چلتا ہے، مگر ہم لوگ ابھی تک پاکستانی ہیں اور

مجھے امید ہے کہ پاکستانی رہیں گے۔ حکومت کو اس علاقے میں جنگلات لگانے چاہیں۔ اگر حکومت تھوڑی سی ہمت کر کے وہاں فروٹ لگائے جس میں اخروٹ، بادام، پستہ، ناشپاتی، سیب وغیرہ شامل ہیں، وہاں مفت لگائے ممکن ہے کہ ان اقدامات سے ہم وہاں سے چند حضرات کو اپنا گرویدہ بنالیں۔ جنگلات کا صدر صاحب نے اپنی تقریر میں ذکر ہی نہیں کیا۔ پاکستان کی کلکڑی جل رہی ہے اور ہمارے پاس اس کا کوئی alternative نہیں ہے اس لئے انہیں جنگلات پر بھی توجہ دینی چاہیے۔ اگر ہم کوشش کریں تو جنگلات پیدا کر سکتے ہیں، ہمارے پاس ایریا ہے، جگہ ہے۔ ہم جنگلات میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں اگر آپ اختصار سے کام لیں تو بہتر ہے۔

Maj. Genl. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi : Sir, yesterday you gave half an hour or more than half an hour to every body. I will take my own time. I will do my best. I will finish as soon as I can. I will come to corruption, Sir.

Mr. Chairman : Right.

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شریں دل خان نیازی : جناب چیئرمین ! صدر صاحب نے corruption کا ذکر نہیں کیا یہ تو اب ہمارے خون کا حصہ بن چکی ہے کیونکہ اس ملک میں نہیں ہے۔ جناب والا ! صدر صاحب accountability

نے آج سے کئی سال پہلے حیدرآباد میں فرمایا تھا کہ میں accountability کروں گا میں نے تو ابھی تک ان کے اس دس سالہ دور حکومت میں یہ accountability نہیں دیکھی ہے اب اس کے لئے اور کتنا انتظار کرنا پڑے گا، اس کے بارے میں میں نہیں جانتا۔ میں ذاتی طور پر محبوب الحق صاحب کا مشکور ہوں، جو کہ صبح یہاں موجود تھے، کہ انہوں نے ہمیں یہ بتایا کہ حکومت کے ۱۰ ملین ڈالر دفاتر میں غائب ہو جاتے ہیں۔ یہ اس حکومت کے وزیر ہیں جنہوں نے یہ بات کہی ہے مگر اس کا نوٹس کسی نے نہیں لیا ہے، یہ ظلم ہے جو ہم لوگوں پر کیا

[Maj. Gen. (Retd.) Shairin Dil Khan Nazki]

جا رہا ہے۔ مہربانی کر کے اس کی تحقیق کی جائے۔ کوئی کمیٹی مقرر کی جائے کہ اس ملک کے ۱۰۰ ملین کہاں غائب ہو رہے ہیں اور یہ کون کھا رہا ہے۔ حکومت قانون اور قاعدے کے مطابق چلائی جانی چاہیے۔ ہم لوگ بے بس ضرور ہیں، مگر جو قانون، حکومت خود بنائے اور پھر اسے خود ہی توڑے تو پھر یہی کہا جاسکتا ہے کہ اس کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ یہاں قانون بنتے ہیں مگر ان پر عمل نہیں ہوتا ہے، میں specific cases کی بات نہیں کرنا چاہتا مگر حقیقت یہی ہے۔ کیونکہ جو قانون توڑنے والے ہیں ان کے لئے ایک دم by-pass بنائے جاتے ہیں۔

جناب والا! ۱۹۷۱ء سے لے کر آج تک پاکستان گورنمنٹ نے پالیسی یہ اختیار کی کہ تھرمل بجلی بنائی جائے، یعنی بجلی تھرمل سے بنائی جائے نہ کہ پانی سے۔ پانی کے پاکستان میں ذخیرے ہیں نہریں ہیں، دریا ہیں اور اس قسم کے بہت سے ذخائر ہیں۔ پانی کی بجلی ہمیں مفت مل جاتی ہے، ابھی آپ تربیلا کا کیس لیجئے ۱۹۷۱ء سے لے کر آج تک ہم لوگ بجلی پیدا کر رہے ہیں، ہم نے ڈیم پر کافی پیسہ خرچ کیا ہے مگر اب یہ پراجیکٹ paying ہے یعنی ہم اب اس سے منافع حاصل کر رہے ہیں۔ تھرمل بجلی کے لئے جو آپ نے ۱۳ سال سے installation کی ہے اس سے آپ کو کتنا منافع ملا ہے۔ اب آپ تھرمل کے خرچ کو کم کرنے کے لئے جنریٹنگ سیٹس لگا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دریا دیئے ہیں (ای) وہ جہلم ہے، سوات ہے، انڈس ہے۔ نہروں پر چھوٹے چھوٹے پراجیکٹ بنا کر کم مقدار میں بجلی پیدا کرنے کے انتظامات ہو سکتے ہیں۔ ظلم تو یہ ہے کہ ہمارے صوبہ سرحد میں بجلی پانی سے بنتی ہے، اور ہم فیول چارجز Pay کرتے ہیں۔ جیسے کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے کہ ہمیں زراعت پر توجہ دینی چاہیے۔ ہمیں زراعت کے لئے پانی چاہیے اور پانی ہمارے پاس کافی ہے۔ میں نے تحقیق کی ہے کہ ہمارے دریاؤں سے نہروں کے ذریعے ایک سو دو ملین ایکڑ فٹ پانی draw کرتے ہیں جس میں سے صرف سال میں ۳۴ ملین ایکڑ کو استعمال میں لیا

جاتا ہے باقی ۶۸ ملین ایکڑ پانی ضائع جاتا ہے۔ اگر ۶۸ ملین ایکڑ کے پچھلے پرمیٹ کو ۱۷ ملین ایکڑ پر محدود کر دیتے ہیں تو یہ تقریباً ۱۷ ملین ایکڑ فٹ ہوگا جو کہ کالا باغ ڈیم سے تین گنا زیادہ ہے۔

آخر میں جناب والا! میں خواتین کے بارے میں ذکر کرتا ہوں جس کا صدر صاحب نے بھی ذکر کیا ہے۔ ہمیں اپنی بہنوں کے لئے کافی کچھ کرنا ہے۔ قرآن نے ان کو برابر کے حقوق دیئے ہیں۔ مگر اپر ہاؤس میں ان کی کوئی نمائندگی نہیں ہے جو کہ ہونی چاہیے۔ فیدرل لیول پر خواتین کا ایک ڈویژن ہے۔ میرے خیال میں ہر صوبے میں یہ وومین ڈویژن ہونے چاہیں۔ ان کی تعلیم، دستکاری اور چائلڈ ڈویلپمنٹ پر خاص توجہ دینی چاہیے کیونکہ ماں کی گود بچے کا پہلا سکول ہوتا ہے۔ آج کل تو ہم جوائنٹ فیملی سسٹم کو بھی خیر باد کہہ رہے ہیں۔ صدر صاحب نے کئی سال پہلے دو ویمین یونیورسٹی کا ذکر خیر کیا تھا۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ خدارا، اس کو جلدی قائم کیجئے اگر یہ قائم نہ ہو سکے تو میری درخواست ہوگی کہ ہر گاؤں میں ایک کیونجی سنٹر جو کہ specially for ladies ہو، قائم ہونا چاہیے۔

جناب والا! اس ضمن میں، میں فیملی لاز پر بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس فیملی لاز کا چکر جو کہ نوے آئینی ترمیم میں بھی ہے، یہ ۱۹۲۹ء میں مصر کی حکومت نے بنائے تھے۔ پاکستان کی حکومت نے صرف ان کو عربی سے اردو/انگریزی میں ٹرانسلیٹ کیا ہے۔ پروفیسر Gibbs جو کہ امریکن سکالر تھا، اس نے ریسرچ کی کہ مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ پہلی بوی سے دوسری شادی کے لئے اجازت دینہ لیتے ہیں۔ اسے تحقیق کرنے کے بعد پتہ چلا کہ، یہ چالیس سال پہلے کی بات ہے، اور یہ اس نتیجے پر پہنچا کہ مسلمانوں میں جن کی دینی تعلیم وہ ایک پیر نے دی تھی اور یہ زیادہ مال دار اور مولوی حضرات ہیں۔ اب یہ ایکٹ ۱۹۶۲ء سے لاگو ہے اسے ۲۵ سال سے زیادہ کا عرصہ ہو چکا ہے۔ اس کا ذکر نوے آئینی ترمیم میں بھی ہے میں اس دن موجود نہیں

حکومت کے کنٹرول میں لایا جائے۔ میں نے سوال دریافت کیا کہ یونیورسٹی کا نصاب کب
 میں نے سوال دریافت کیا کہ یونیورسٹی کا نصاب کب
 revise ہوا ہے مجھے بتایا گیا ہے کہ ۷۸ء میں ہوا ہے دینی درسگاہوں
 میں نصاب کب revise ہوگا اللہ بہتر جانتا ہے۔ اس پر مجھے بڑی
 مزید بات یاد آئی کہ پندرہ برس کے میں نے اپنے grand son سے

پوچھا ”تخلیق انسان“ کے بارے میں مجھے اس بچے نے بتایا کہ ہمارے سکولوں میں
 یہ پڑھایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ایک مجسمہ بنایا پھر اس میں روح
 پھونکی روح کے بعد آدم بنا اور پھر اس آدمی کے پیچھے والی ریڑھ کی ہڈی سے
 عورت بنی۔ جناب یہ تو قرآن کے ساتھ تخلیق انسان نہیں ہے اگر ہمارے بچے کو غلط عیسائی
 یا یہودیوں کا مذہب سکھایا جا رہا ہے تو میں وزیر تعلیم سے درخواست کروں
 گا کہ خدا اپنے بچوں سے پوچھئے کہ تخلیق انسان کیا ہے قرآن میں تو نفیس واحد
 سنگل سیل کا ذکر ہے مہربانی کر کے یہ ٹھیک کیجئے اور تعلیمی اداروں میں ان
 کو سز کو تو ٹھیک کیجئے۔
 take a start from one place.

منشیات کا ذکر کرتے ہوئے مددگار بننا چاہیے بازار میں ہر جگہ دستیاب ہیں۔ ہماری
 آئی ایس آئی، سی آئی ڈی، ڈی آئی بی اور ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کیا کر رہے ہیں۔
 اللہ بہتر جانتا ہے۔ کیشن تو ضرور وصول کرتے ہوں گے یہ میں یقین سے کہہ
 سکتا ہوں۔ مگر انگریزوں کے زمانے میں افیون کی کاشت اور افیون کی سپلائی
 کنٹرولڈ تھی کیا ہم حکومت کو اس پر کنٹرول نافذ نہیں کر سکتے کھلے بازار میں
 کیوں مل جاتی ہے اور اس میں ایکسائز پولیس اور باقی جو intelligence services
 ہیں اپنا فرض پورا نہیں کر رہے ہیں۔ صدر صاحب اپنے کارندوں سے کام لیں
 آج سے چند سال پہلے مفتی محمود صاحب صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ تھے وہ شراب بند
 کرنا چاہتے تھے تو میں نے مناسب سمجھا اور شاید زندگی میں پہلی مرتبہ ان

[Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi]

کے پاس پراونشل اسمبلی میں گیا اور ان سے مل کر درخواست کی کہ مفتی صاحب شراب کے ساتھ چرس کو بھی بند کریں۔ انہوں نے ایک سیاسی جواب دیا کہ یہ ایک فیڈرل ہیجیکڈ ہے۔ اللہ انہیں جنت میں جگہ دے۔ آخر میں یہ امریکن ہمیں جو Poppy growing پر پیسے دیتے ہیں میرے خیال میں یہ اگر اسی طرح دین جیسے یہ ہندوستان اور ترکی میں دیتے ہیں تو بہتر ہوگا۔ کیونکہ ابھی لوگوں کو انہوں نے فائدہ نہیں پہنچ رہا ہے.....

جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ اب آدھا گھنٹہ بھی ہو گیا ہے اگر.....

Maj. Genl. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi : Sir, I come to the last part, the constituency of the President.

جناب والا! میں ایک پرانا سپاہی ہوں میں نے فوج کا نمک کھایا ہے، مجھے ریٹائر ہوئے سولہ سال ہو گئے ہیں ہمارے زمانے میں ایک لاکھ کے قریب فوج تھی آج بفضل خدا پانچ لاکھ فوج ہے فوج امرت دھار ہے اس کو ہر کام سکھاتے ہیں مگر کیا آپ حضرات نے کبھی سوچا کہ حکومت ان کو TA DA کتنا دیتی ہے۔

I think the lowest of the functionaries of the Government.

میرا فوج کے افسروں میں move over

نہیں ہے باقی تمام محکموں میں move over ہے گریڈ ۱۸ کے افسر تین اے سی آر کے بعد خود بخود گریڈ ۱۹ میں چلے جاتے ہیں۔ فوج کے ساتھ کیوں ظلم کر رہے ہیں۔ آخر میں جناب اولڈ پینشنرز کا ذکر کروں گا چونکہ میں خود ایک اولڈ پینشنر ہوں جب میں ریٹائر ہوا تو میری پینشن پاکستان میں چوتھے نمبر پر تھی۔ نمبر ۱ پینڈینٹ نمبر ۲ کمانڈر انچیف نمبر ۳ کور کمانڈر نمبر ۴ ایچ جی جرنل۔ میری چوتھے نمبر پر تھی۔ آج یہ حالت ہے کہ مجھے اپنی پینشن کا یہ پتہ نہیں کہ یہ کپتان کی ہے یا لفٹیننٹ کی ہے۔ جناب والا! جب انڈیا یہ بات چلی تو انہوں نے یہ بات سپریم کورٹ کو ریفر کی اور آج ان کے نئے پینشن بس basis پر ہیں۔

Equal rank and grade means equal pension irrespective of service old or new.

میں آج صدر صاحب سے جو چیف آف آرمی سٹاف بھی ہیں درخواست کروں گا کہ یہ قانون جو انڈیا میں ہے اسے یہاں بھی لاگو کیا جائے۔ اور مجھے آج یہ بھی سخت اندیشہ ہے کہ اگر صدر صاحب نے اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ کر لیا تو اس کے بعد اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ ہوگا۔

سول کاؤنٹر پارٹ۔ پریس۔ یہ کچھ صدر صاحب کے کچھ دس سالوں کے دور میں ہوا ہے۔ میں آخر میں سیاحتیں گلیشیر پر آتا ہوں ۸۵-۱۹۸۴ میں ہندوستان نے اس پر قبضہ کیا۔ کوئی کورٹ انکوائری ہوئی ہے یا نہیں ہیں تو اس کا کوئی علم نہیں۔ اس کے بارے میں۔

انکوائری اس زمانے میں ہونی چاہیے کہ کیوں ہندوستان نے یہ جگہ لی۔ جناب والا! صدر صاحب نے اس بارے میں اس وقت ۳ سو کلومیٹر ہے۔ میری تحقیق کے مطابق جناب یہ چودہ سو کلومیٹر ہے۔ K-2 سے قراقرم تک یہ ہمارا علاقہ ہے۔ اب وہاں ہندو بیٹھے ہوئے ہیں۔ چند دن پہلے ایک اور خبر آئی تھی کہ ہم نے ایک اور پوسٹ چھوڑ دی ہے جناب والا! پارلیمنٹ کو تو اصل حالات سے آگاہ کیجئے۔ حقیقت یہ ہے we have lost that post اگر یہ ہے تو ہمیں مزید تیار رہنا چاہیے اور آئندہ کے لئے احتیاط کرنی چاہیے تاکہ ایسی غلطی ہم سے نہ ہو۔ میں آخر میں آپ کا بہت مشکور ہوں I have taken a few minutes more. شکریہ!

جناب چیرمین : مہربانی - میں اتنا عرض کروں گا کہ یہ debate آج ختم کرنی ہے یہ جو دو ترامیم ہیں ان کو بھی dispose off کرنا ہے اور اس موشن کو reject کرنا ہے یا پاس کرنا ہے وہ بھی ہمارے ذمے ہیں ابھی تک میرے پاس سات اور سپیکرز ہیں جتنی دیر تک آپ اجلاس چلانا چاہتے ہیں میں آپ کے ہاتھ میں ہوں لیکن میری درخواست یہ ہوگی کہ یہ debate بجٹ پر نہیں ہو رہی بلکہ صدر نے اپنی تقریر میں جو کچھ کہا ہے چاہے وہ صحیح ہے یا غلط ہے اس میں آپ جو کچھ بڑھانا گھٹانا چاہتے ہیں -

Kindly focus your attention on the Address of the President and do not convert this discussion into a general debate on the budget itself.

[Mr. Chairman]

اس لئے میری آپ سے اختصار کی درخواست ہے جناب سائن اے شیخ

Mr. Hasan A. Shaikh : Sir, I will not deal with any other subject except the President's Address but I suggest that you may allow the latitude to the Members because we have no other opportunity of going generally into the administration of the country. You may, therefore, not be strict.

Mr. Chairman : As I said, I am in your hands but I think we will have to sit very late if everybody is going to take

Mr. Hasan A. Shaikh : This is my submission that you may not be strict to the honourable Members. I will not go into anything outside the Address.

Mr. Chairman : As long as you are relevant and as long as it is not a repetition.

Mr. Hasan A. Shaikh : Not for me but for others. I think you may give them opportunity.

Mr. Chairman : I am addressing the House. Janab Brig. (Retd.). Abdul Qayyum Khan.

Brig. (Retd.) Abdul Qayyum Khan : Mr. Chairman, Sir, I am grateful to you for giving me this opportunity to express my views on the President's Address. I am also grateful to the President that by his address he has provided us this rare opportunity to express our views on some vital issues of national importance. Sir, discussion on the President's Address is an event of special significance for the Members of the Senate. For unlike the Members of the National Assembly who get ample opportunity to express themselves of all national issues of vital importance during the general debate on the budget. For us in the Senate perhaps this is only occasion when we can do so.

Sir, unlike the House of Lords, Senate is an elected House of units, created to strengthen the federal structure of this country, giving equal representation to the federation units. Therefore, it should have more say in the matters affecting the provinces. Sir, I must humbly submit that I do not, under the present scheme of things, find any such occasion where the Members of this House could represent the views of their respective provinces.

Sir, the annual budget this year presented an unprecedented spectacle while the public were agitating against the additional taxation and the Members of the National Assembly at least of the Government party were trying to rehash the budget to make it acceptable to the people. The Members of this House neither could agitate nor advise or help the Government. During that period of uncertainty, we did look like the nominated Members of the House of Lords. This year all the Provincial Finance Ministers raised some pertinent points during their budget speeches and, the post-budget press conferences. I feel such issues should have been debated in the Senate which was the proper forum for that.

Sir, in view of what I have said, I hope that the Members of this House will support me if I suggest that in future without any change in the existing constitutional scheme where the budget is voted and passed by the National Assembly if only a general discussion on the budget in the Senate could be arranged at an appropriate stage which can be done by a motion moved in the Senate by the Finance Minister for this purpose, this would enable the Members of this House to present the views of their respective provinces in a more effective manner at the appropriate forum. What I have suggested does not require either any change in the Constitution or in the Rules of Procedure. Sir, I see it will happen not in a very distant future. Why don't we do it now? Sir, it will not require any change in the Constitution or Rules of procedure. I say again it can be done on a simple motion moved by the Finance Minister who unfortunately does not happen to be here. It is only a matter of change in the thinking. Sir, that much for the budget I straight come to the Afghan problem, because that happens to be a subject of the President's Address.

Sir, without going into the merits and demerits of the foreign policy, I feel that the Afghan problem should be seen in its correct perspective as a common man of this country sees it and not philosophically that we often hear. We are interested in Afghanistan because it is our neighbouring Muslim country and is an Islamic State. It has been occupied by the Russian Army to support a regime installed by the Russians against the wishes of the people of that country. However, it is, in a greater measure, problem of entire free world including our Muslim brothers all over the world, and our friend the United States of America. Sir, let it be understood by all of them that we as a front-line state are defending the frontier of their global strategy. We are defending their ideological frontiers as much as we are defending ours. We are defending their economic frontiers but they

[Brig. (Retd.) Abdul Qayyum Khan]

don't seem to feel because we don't seem to tell them that. They make it look entirely of Pakistan's problem which is not correct. Because I will never believe that the United States of America would get involved in giving us the aid which they have stopped for years unless there was the Afghan problem and unless it affected directly their own interest. Therefore, if they are helping us in any way they are essentially helping themselves.

However, I regret to say that every year for months on our American allies humiliate us and hurt our national pride during their debates and discussions on continuation or otherwise of their assistance to this country. It is an agony from 3 to 4 months to hear all sorts of accusations being levelled against us. It is Sir, an agony to hear from them that our bomb that if and when produced will be a violent bomb and not as non-violent as the Indian bomb is. Sir, they do not believe our assurances given at the highest level about the peaceful purposes of our nuclear programme. Sir, when they do not believe our President and when they do not believe assurances given by our Prime Minister it does hurt our national pride and we should tell them so. Recently a senior American official has said that assurances need to be matched by actions. Sir, in a diplomatic language he has tried to tell us that the American Government does not believe in our assurances. Sir, conversely I would say that their assurances of their profession, of friendship, of assistance and alliance should also be matched by their actions. Sir, I cannot resist saying that the present system of American assistance to this country at times looks like a black mail. Everytime at the beginning of the year they start telling us that if you do not listen to us about your nuclear programme, if you do not sign unilaterally a non-proliferation treaty we shall stop the aid. What assurances go to them from us under hand I don't know but eventually, it is becoming year to year affair and no country can survive or sustain a war that we are going through on such assurances and this year to year basis assistance. This is high time that our Government leaders should tell them very frankly not that we shall change our Afghan policy but we shall have to look elsewhere and find other sources of our survival. They tried to twist our tail every year during this discussion whether to continue assistance to us or not. Sir, when the President and the Prime Minister of our country are not believed; doesn't it hurt our national pride? But I have never heard any word from our Government protesting against it.

Sir, I hope, our leaders in the Government will tell them so in a forth-right manner and in no uncertain terms. Till now, we have been

swallowing their insults quietly. I must admit that of late there has been a fresh breeze while Mr. Zain Noorani, the Minister of State for Foreign Affairs, commenting on some of the adjournment motions moved in this House and in the National Assembly but I would request him to raise the voice a little louder. Our tones are very sublime still.

Sir, about the peace efforts with India I am glad the stance seems to have changed a little but while we are pursuing it recklessly I hope our Government is conscious of the fact that it does not hurt the national pride of this country. Sir, the most valuable thing this country possesses is its pride in being a Pakistani nation.

Sir, coming to the Kashmir problem we seem to have placed it under the blanket. Sir, we may not have done so but it certainly looks like that. The Government must find out why it looks like that. I suggest that we revive our old stance and assert our claim and stand more vigorously and more loudly. To keep the problem alive, we should educate our present and future generations with the genesis and the history of the problem. Today, if you pose a question in a university class and ask them to write a short note on Kashmir issue they will not be able to do so because we seem to have put it completely under the blanket.

Sir, besides educating our present generation and future generation many other steps can be taken to keep the problem alive. Sir, I hope the Government will agree with me that at present the world seems to treat the Kashmir issue as a resolved problem. We should not allow any other country friendly or otherwise to assure Indian Government that at a particular international forum the Kashmir issue will neither be raised nor discussed. That happens to be entirely our prerogative and if any forum denies us that right we may not attend that forum until this one national issue which might persist for generations to come is resolved.

Sir, since the sword of time is hanging I would request my honourable friend Mr. Kausar Niazi not to grudge a few words of praise for the Armed Forces from any quarter. It is not because I am a retired Brigadier but because as he knows certain things, I know certain things from my contacts, our brothers in the Armed Forces they are our sons, they are our brothers, they are serving and defending the frontiers of this country under extremely severe conditions. To talk of Siachen Glacier one only has to see what they are going through there without raising a voice and knowing that their enemy has better facilities and better conditions to fight. We don't know how many lives

are lost every day, we don't know how many limbs are lost every day through frost and snow-white. I wish that it is brought to the notice of the public so that the Armed Forces will not be criticised as vehemently as they have been.

Sir, as regards the motion of thanks I will again request my colleagues that we are at a very nascent stage of a democratic experiment. We are all inexperienced. So, I would request them that by passing this motion unanimously they would be only adding to the democratic traditions which they are so fond of and which they cherish so dearly. Thank you very much, Sir.

Mr. Chairman : Thank you very much. Jenab Muhammad Tariq Chaudhry.

جناب محمد طارق چوہدری : شکریہ جناب چیئرمین ! نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ،
بسم اللہ الرحمن الرحیم ، جناب عالی ! صدر پاکستان کے ۱۹ اپریل کو پارلیمنٹ میں
خطاب کے بارے میں میرے فاضل دوست بہت وضاحت کے ساتھ ، بڑی تفصیل
کے ساتھ ، جائزہ لے چکے ہیں ، میں ان باتوں کو دہرانا نہیں چاہتا ، میں
چند مختصر اور اصولی باتیں کروں گا ۔

اصولی طور پر صدر کی ایسی تقریر دراصل سول حکومت کے آئندہ کے پلان اور اس کی وضاحتوں
کی ترجمانی کیا کرتی ہے ۔ لیکن یہ تقریر سول حکومت کی پالیسیوں کی وضاحت کی تقریر نہیں تھی
یہ دراصل قانونی اور حقیقی حکومتوں کے درمیان آئندہ ہونے والی محاذ آرائی کی نشاندہی
کرتی ہے یہ اس کا ابتدائیہ ہے ، اس کا دیباچہ ہے ۔ اب جبکہ امن وامان کی صورتحال
اور بھی بدتر ہو گئی ہے تو اب شہر میں یہ افواہیں ہیں بلکہ ہر شہر میں یہ افواہ ہے کہ موجودہ
سول حکومت چند دنوں کی مہمان ہے اور اس سول حکومت کا بندوبست کرنے
کے لئے وہی لوگ پھر سے بلا لئے گئے ہیں جنہوں نے اٹھویں ترمیم کا پہلا مسودہ تیار کیا
تھا اور ملک کی تیارات اور سازشوں کے پردے میں اس کے دن گئے جا چکے ہیں ۔
مارچ ۱۹۸۹ میں ہونے والا سیاسی معرکہ اب بہت نزدیک آگیا ہے اور شاید یہ
معرکہ ۱۹۸۹ء سے بہت پہلے لڑا جائے ۔ سول حکومت جس طرح کی بھی ہے ، جس طرح بھی

یہ بنی ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ پارٹیوں کی بنیاد پر ہونے والے الیکشن بہترین option ہیں، ہر سیاستدان کی، ہر سمجھدار آدمی کی وہ first option ہے لیکن وہ option جب ہمارے پاس موجود نہیں تھی تو ہم نے second best option کو adopt کیا۔ پارلیمنٹ میں منتخب ہو کر آنے والے لوگوں کے اوپر جیسا بھی الزام لگایا جائے کہ یہ پیسہ خرچ کر کے آئے، یہ سٹرکیں بنا کر آئے، بجلیوں کے کھمبے فراہم کر کے یا لوگوں کو طرح طرح کی ترغیب دے کر آئے جو کچھ بھی کہا جائے لیکن اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ منتخب ہو کر آنے والا ہر شخص اپنے حلقہ کی پاپولر سپورٹ کے ساتھ منتخب ہو کر آیا ہے اور میں یہ کہتا ہوں کہ ایک بدترین منتخب شخص بھی بہترین خوجی جرنیل سے بہتر سیاستدان اور ملک کے مستقبل کے لئے بہتر option ہے، لہذا اس بات کی کسی صورت میں اجازت نہیں دی جاسکتی کہ قانونی حکومت کے خلاف سازشیں کی جائیں اور اس منتخب حکومت کو بھی یہ بات اپنے سامنے رکھنی چاہیے کہ سیاستدانوں کو بھی آپس میں اسی طرح ایک جماعت ایک طبقہ، ایک گروہ بن کر رہنا چاہیے جس طرح یوردریسی کے بڑے افسر اور فوج کے جرنیل بن کر رہتے ہیں، وہ لوگ کبھی ایک دوسرے میں کیڑے نہیں نکالتے، کبھی ایک دوسرے پر کسی نہیں پھینکتے، کبھی ایک دوسرے کو گالی نہیں دیتے، ایک دوسرے کا تحفظ کرتے ہیں، ایک جرنیل ملک کے دو ٹکڑے کر دیتا ہے، اس کی غداری، اس کی نااہلی کسی بھی طرح کے شک و شبہ سے بالاتر ہے لیکن دوسرا جرنیل اگر اس کو پورے اعزاز کے ساتھ دفن کرتا ہے، محب وطن شہری قرار دیتا ہے، بہترین سپاہی کہتا ہے، لیکن ہم سیاستدان اگر اسی طرح آپس میں باہم لڑائی لڑتے رہے تو یہاں سے جمہوریت ہمیشہ کے لئے رخصت ہو جائے گی اور جمہوریت کی رخصتی خدا نخواستہ پاکستان کے لئے بدترین دن ہوگا۔

ہندوستان ہمارا ہمسایہ ہے ہم ایک ہی دن آزاد ہوئے اور اس کے اندر contradiction پاکستان contradiction سے کہیں زیادہ ہے، اختلافات کہیں زیادہ ہیں، نسلی تفریق کہیں زیادہ ہے۔ مذہبی تفریق کہیں زیادہ ہے، لوگوں کا اٹھنا بیٹھنا، تہذیب و تمدن بالکل الگ ہے۔ بٹا ہوا ہے، کٹا ہوا ہے، پھٹا ہوا ہے۔

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhry]

لیکن وہ صرف اس لئے آج تک قائم ہے کہ پہلے دن سے آج تک وہاں جمہوریت کی مستحکم بنیادیں رکھ دی گئی تھیں، اور پاکستان بہت سی مشترکہ اقدار کے باوجود الگ ہو گیا، ٹوٹ گیا اور اس کے تھوڑے اختلافات جو تھے وہ زیادہ اور بڑے کر کے دکھا دئے گئے۔ اس کی وجہ غیر منصفانہ، غیر جمہوری فوجی اور آمرانہ حکومتیں تھیں میں اپنی سول حکومت کو یہ بات کہنا چاہوں گا کہ باہر بیٹھے ہوئے سیاست دانوں کے ساتھ فوری طور پر ڈائیلاگ کرے، اپنی عمر کو اپنی قدرتی عمر تک محدود رکھے اپنی پارٹی کا صحیح طور پر اندازہ لگائے اور وہ کام نہ کرے جس کے نتیجے میں لوگ سڑکوں پر نکل آئیں اور پھر سے کسی کو یہاں آمریت تسلط کرنے کا موقع مل جائے۔ ان کو انتخاب کے لئے رستہ داکرنا چاہیے۔ انتخاب کو آسان بنانا چاہیے۔ مصنوعی رکاوٹیں کھڑی کر کے لوگوں کو میدان میں آنے سے نہیں روکنا چاہیے تاکہ اگر ان کو باعزت طور پر رخصت ہونا پڑے تو اس کے بعد پھر ان کے لئے اپنے طور پر چانس موجود رہے لیکن اگر انہوں نے ہوش کے ناخن نہ لئے تو مجھے یہ خوف ہے کہ وہ سازشیں پروان چڑھ کر کامیاب ہو جائیں گی جن کا آج شہر میں، گلیوں میں چرچا ہے، ایسی صورت میں نہ ہم ہوں گے اور نہ وہ ہوں گے جو باہر چیخ و پکار کر رہے ہیں لہذا میں اپنے موضوع کو اسی پر رکھتے ہوئے اپنی سول حکومت سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ اپنی مصنوعی طاقت کے سہارے پر گلو کوڑ لگوا کر ٹیکے لگوا کر اپنے آپ کو جوان اور توانا رکھنے کی کوشش نہ کرے۔ جتنی وہ توانا ہے اس کو وہ تسلیم کرے۔ جتنی وہ مضبوط ہے اس کو تسلیم کرے اور باہر کی جماعتوں کے ساتھ ڈائیلاگ کرتے ہوئے کسی مشترکہ کسی متحہ اور کسی ایسے مقام تک پہنچے جہاں انتخاب کی تاریخ طے کر لی جائے اور مارشل لا حکومت وغیرہ کی لگائی ہوئی رجسٹریشن کی پابندیاں کو ختم کر کے ہر پاکستانی کو انتخاب میں حصہ لینے کی پوری آزادی اور اجازت دے دی جائے۔

۱۹ اپریل کی تقریر کا سب سے نمایاں پہلو فوج کا کردار تھا اور تقریر کا نصف سے زیادہ حصہ فوج کے کردار پر مشتمل ہے۔ ہر ملک کی فوج کی ذمہ داریاں اور ان کا کردار وہی ہوتا ہے جو صدر پاکستان نے اپنی تقریر میں دہرایا ہے۔ ایران کی فوج، ہندوستان کی فوج، انگلینڈ کی فوج، امریکہ کی فوج، اسرائیل کی فوج ان کی خدمات اپنے ملک

کے لئے ہماری فوج کی خدمات سے کم نہیں زیادہ ہوں گی لیکن انہوں نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا ہمیں بھی حصہ ملنا چاہیئے ہمیں اقتدار میں دیں۔ اس تقریر میں یہ کہا گیا ہے کہ فوج کا کوئی آئینی رول نہیں ہوگا بس وہی ہوگا جو طے ہو گیا ہے۔ فوج کا رول کیا طے ہو گیا ہے کہ ملک کا سب سے بڑا رسول عہدہ یعنی صدر مملکت کا عہدہ فوج کے پاس رہے گا۔ یہ اصول طے ہو گیا ہے۔ کیا یہ اصول طے ہو گیا ہے کہ خارجہ امور اور وزارت دفاع ہمیشہ فوج کے قبضے میں رہیں گے فوج ان کے اوپر حکمرانی کرے گی فوج ان کی پالیسی بنائے گی۔ رسول حکومت کو اس کے اوپر مداخلت کا کوئی حق حاصل نہیں ہوگا۔ یہ ہے وہ اصول جو طے ہو گیا ہے، اب بھی کہتے ہیں کہ فوج کا کوئی آئینی رول نہیں ہوگا اور فوج کیا چاہتی ہے دنیا کی فوج اور پاکستان کی فوج تین حصوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ عام سپاہی، مڈل کمانڈ

اور ہائر کمانڈر۔ ہمارا عام سپاہی بڑا شاندار ہے، بڑا محبت وطن ہے well trained ہے اور پاکستان سے محبت کرتا ہے اور قربانی دیتا ہے، راتوں کو جاگتا ہے، سردیوں کی حفاظت کرتا ہے۔ اس کو اگر حکم دے دیا جائے تو وہ ابھی سیاحین گلشیر پر دوڑتا ہوا چڑھتا جانے لگا۔ مڈل کمانڈر ہے ہمارے کپتان سے لے کر بریگیڈ تک نہایت جری، بہادر، دلیر بہترین صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ انہوں نے کبھی یہ ڈیمانڈ نہیں کی کہ ہمیں اقتدار چاہیئے ہم ڈپٹی کمشنر بننا چاہتے ہیں، ہم کمشنر بننا چاہتے ہیں، وہ قربانی دیتے ہیں، جنگ لڑتے ہیں، خون دیتے ہیں اور سردیوں کی حفاظت کرتے ہیں لیکن تیسرا درجہ ہماری ہائر کمانڈ کا ہے جو جنرل سے اوپر اوپر ہے یہاں پر اگر ساری گڑ بڑ پیدا ہوتی ہے اور چند جنرل آپس کی ملی بھگت سے اقتدار پر قبضہ کرنے کی سازشیں کرتے ہیں۔ اقتدار پر قبضہ کرتے ہیں یا رشل، لگاتے ہیں جو ساری فوج کی بدنامی کا باعث بنتا ہے اس میں فوج کا کوئی قصور نہیں ہے فوج محبت وطن ہے، ہماری اپنی ہے۔ ہمارے ملک کے دفاع کے لئے ہم اس سے محبت کرتے ہیں، وہ ہمارے بھائی ہیں، ہمارے ساتھی ہیں لیکن ہم ان سازش کرنے والے جنرلوں کو اپنے اوپر حکومت کرنے کا اختیار نہیں دے سکتے اور یہ بات ہم کہنا چاہتے ہیں کہ فوج کا کردار وہی ہے جو قائد اعظم نے ڈیفائن کیا تھا وہ اس سے ایک انچ آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرے اور رسول حکومت نے فی الواقعہ ہر کی اپوزیشن اور باہر کی جماعتوں کے ساتھ معاملہ

روش اختیار کی اور آپس میں اصولوں کو طے کر کے اور بہتر طریقے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو میں یقین دلاتا ہوں کہ ایسی صورت میں اس کی طرف بڑھنے والا جو ملتا ہے اس کو ہم روکیں گے اور ایسی صورت میں ہم اس کا ساتھ دیں گے۔
وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

جناب چیئرمین: شکریہ، جناب سید عباس شاہ۔

سید عباس شاہ: شکریہ! جناب چیئرمین! میں اس وقت اس ایوان میں جناب منسٹر جسٹس اینڈ پارلیمنٹری افیئر کی طرف سے پیش کردہ تحریک کی کہ یہ ایوان ۱۹ اپریل ۱۹۸۷ء کو دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرنے پر صدر مملکت کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے، حمایت کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہوں۔ کل ہمارے چند معزز اراکین سینٹ نے اپنے جذبات کا اظہار بڑے تند و تیز اور جذباتی لہجے میں کیا۔ صدر پاکستان کا پارلیمانی سال کے شروع میں پارلیمنٹ میں تشریف لانا آئین کا ایک تقاضا ہے یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج اس ملک میں جمہوریت قائم ہے اور اس پارلیمنٹ کے اس ایوان کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہ اس جمہوریت کو آگے بڑھانے میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔ صدر صاحب کی تقریر سے یقیناً کچھ اختلافات ہر ممبر آف پارلیمنٹ کو ہوں گے کیونکہ یہ پارلیمانی طریقہ کار اسی لئے بنایا گیا ہے اسی کو فالو کیا جاتا ہے تاکہ حکومت کی پالیسی جو کہ صدر مملکت کے ذریعے واضح ہوتی ہے اس پر ممبران اپنی رائے دیں اور حکومت اپنی پالیسی اسی شکل میں وضع کرے۔ میں اس بات میں کچھ اپنے دوستوں کی رائے سے متفق ہوں کہ اس تقریر میں کافی ایسے عوامل ہیں جنہیں سرکاری پالیسی واضح کرنے میں صحیح طور پر پیش نہیں کیا گیا۔ لیکن جمہوری روایات قواعد و ضوابط کی پابندی سے نشوونما پاتی ہیں اور کسی ملک کی پارلیمانی روایات ایک دن یا ایک ہفتے یا ایک سال میں قائم نہیں ہوتی ہیں۔ بلکہ اس کے لئے ایک عرصہ درکار ہوتا ہے اور اس میں جو کمی بیشی ہوتی ہے اسے ایسے ہی حالات میں اور ایسے ہی مواقع پر صحیح کیا جاتا ہے۔ یقیناً یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس روایت کو آگے بڑھائیں اور جو پلوں جمہوریت کا اس وقت صدر مملکت پاکستان کی کوششوں سے لگایا گیا ہے اس کی دیکھ بھال کریں اور اس جمہوری عمل کو آگے بڑھائیں۔

صدر صاحب کے اپنے جیسا نات۔ ہیں کہ مارشل لارکسی کو بھی پسند نہیں اور نہ ہی صدر صاحب نے کسی موقع پر مارشل لار کو سپورٹ کیا ہے کیونکہ ایک آزاد مملکت کے لئے مارشل لار غلامی کی ایک زنجیر ہے۔ میرے خیال میں کوئی باشعور انسان، کوئی صحیح العقل انسان جو اپنے ملک کو عزیز سمجھتا ہے، اپنے آپ کو اس ملک کا باشندہ سمجھتا ہے، وہ ڈکٹیٹر یا مارشل لار کو کسی طور پر بھی پسند نہیں کرے گا۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ جمہوریت کے نام پر جو حکومت اس وقت قائم ہوئی تھی، اس نے اس وقت جو بھی ادارے جنم دیے، روایات کو قائم کرتے ہیں ان کو تباہ و برباد کر دیا۔ اس وقت ضروری سمجھا گیا، یہ ایک necessity of the time تھی کہ فوج آگے آئے۔ آج جو حالات اس وقت ملک میں پیدا ہوئے ہیں کہ کوئی اپنے آپ کو پشتون کہتا ہے، کوئی سندھی کہتا ہے، کوئی اپنے آپ کو فوجی کہتا ہے اور کوئی سولین کہتا ہے اور کوئی اپنے آپ کو یہ درست نہیں ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ فوج ہمارا ہی ایک حصہ ہے۔ فوج ہماری ہے، ہمیں باہر سے نہیں آئی۔ ان کا چونکہ ایک آرگنائزڈ گروپ ہے اور اس میں یہ صلاحیت ہے کہ ملک کو کسی ایسے بحران سے بچا سکے جب ہمارے جو رسمی اداروں کو اور ملکی بقا کو خطرہ پیدا ہو جائے اور ان حالات میں ملک کو بچانے کے لئے اگر فوج آگے بڑھے یا اگر کوئی ایسا دوسرا آرگنائزڈ ادارہ جو ملک کو بچا سکتا ہو آئے بڑھے تو کیا اسے ایک محب وطن پاکستانی سپورٹ نہیں کرے گا۔ یہ ایک یقینی بات ہے اور تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ مارشل لار کا دور ایک تاریک دور سمجھا جاتا ہے لیکن اس وقت حالات ایسے تھے جن کے بارے میں ہماری بڑی عدالتوں کے بھی یہ فیصلے ہیں کہ necessity of the time کے تحت اس وقت مارشل لار قائم ہوا۔

جناب والا! میں اپنے دوست اور رفیق کو شرمیلی ماحول کا بہت قدر کرتا ہوں لیکن کل کی اپنی تقریر میں انہوں نے اس خطاب کو جس طریقے سے کیا ہے وہ پارلیمانی اصولوں کے خلاف ہے۔ کیونکہ جس کو پارلیمانی اصول کہتے ہیں اس میں درگزر کا عنصر شامل ہوتا ہے۔ یہ درست ہے کہ کسی چیز کو پیش کرنے کے لئے جس لفظ کی ضرورت ہوتی ہے وہ مولانا صاحب کے پاس ہے اس لئے انہیں چاہیے تھا

[Syed Abbas Shah]

کہ وہ اسے مزید بہتر پارلیمانی الفاظ میں پیش کرتے۔

جناب والا! یہ خطاب جو کہ مشترکہ اجلاس سے کیا گیا، اس کی صورت کچھ ایسے نظر آ رہی تھی کہ جیسے پاکستان انجینئرنگ کونسل میں تقرر کی جا رہی ہے یا پاکستان میٹری اکیڈمی میں تقرر کی جا رہی ہے کیونکہ اس میں پالیسیز کو واضح کیا جانا ضروری تھا جو نہیں کیا گیا اس لئے یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ صدر صاحب کی تقریر جس میں حکومت پالیسی کی وضاحت ہوئی چاہیے اور

اس میں ان مسائل کی طرف یقیناً اشارے ہونے چاہئیں جو ملک کو درپیش ہیں اور پھر ان کا حل بھی پیش کرنا چاہیئے۔

میں سمجھتا ہوں کہ وہ پاکستان کی اقتصادی پالیسی کے قومی پروگرام، ترقیاتی پروگرام، تعلیمی پروگرام، زرعی پالیسی، پیداواری صلاحیت کے بارے میں پالیسی، امن و امان کا پروگرام، انصاف کی فراہمی، ملک کی بڑی و باریک جیسے رشوت اور قبا پوری ہے، کے متعلق پروگرام ملک کی خارجہ پالیسی اور اس ملک کے اہم مسئلہ، شریعت کے نفاذ کے بارے میں اقدامات کے متعلق حکومت کی پالیسیوں کی وضاحت کی جانی چاہیئے۔

جناب والا! بعض مآخذ ذکر کیا گیا ہے، ان کی طرف اشارے تو کئے گئے ہیں لیکن ان کی تقریر سے حکومت کی واضح پالیسیاں ہمارے سامنے نہیں آئیں جو کہ ایک اہم پارلیمانی ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ ایسی تقریروں میں قومی پالیسیز بہت واضح طور پر پارلیمنٹ کے سامنے آنی چاہئیں۔ اس وقت جناب والا! صدر صاحب نے سینیٹ کی ذیلی کمیٹیوں کے کردار کے بارے میں ہماری توجہ دلائی ہے اور میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک بات کہنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پچھلے دو اڑھائی سال سے سینیٹ کا کردار معیاری رہا لیکن سینیٹ جس مقصد کے لئے قائم ہوئی ہے میں خود یہ سمجھتا ہوں کہ ہم وہ مقصد پورا نہیں کر سکے ہیں۔ کیونکہ پہلے تو قواعد و ضوابط بنائے گئے ہیں۔ اس میں سینیٹ کے کردار کو بہت محدود کیا گیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ سینیٹ کے قیام کا مقصد صوبوں کی نمائندگی تک محدود ہے تاکہ وفاق میں صوبوں کے

حقوق کا تحفظ کیا جائے۔ میں اس سسٹم میں کوئی ایسا طریقہ کار نہیں دیکھ رہا ہوں جس کے تحت ہم اپنے صوبوں کے حقوق کا اس ایوان کے ذریعے تحفظ کر سکیں۔ یا ان کے حقوق کے لئے کوئی ایسا طریقہ کار اختیار کر سکیں جن سے کہ ان کے حقوق کو تحفظ مل سکے کیونکہ منی بل، جسے جٹ کہا جاتا ہے، جس میں صوبوں کو حقوق دیئے جاتے ہیں، اس میں صوبوں کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ نہ ہی ہمارے اپنے صوبوں کے ساتھ، نہ ہی ہمارا اپنی صوبائی اسمبلیوں کے ساتھ کوئی رابطہ ہے تاکہ ان کی ضروریات یا ان کی مشکلات وفاق میں پیش کر سکیں یا ان کا کوئی حل وفاق میں پیش کر سکیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں چاہیئے کہ اس ایوان میں جسے

سینیٹ کہتے ہیں ہم وہ طریق کار لائیں، جس کے تحت وہ اپنا کردار صحیح طور پر ادا کرے جس مقصد کے لئے اسے بنایا گیا ہے وہ موثر طور پر ادا کر سکے۔ کیونکہ فی الحال ہم جو کردار ادا کر رہے ہیں اس کے متعلق تحریک التوا آرہی ہیں۔ قانون کا بنانا ہمارے اختیار میں ہے اوریشنل اسمبلی کے اختیار میں بھی ہے لیکن جس کے لئے اس سینیٹ کی ضرورت تھی وہ ہم پورا نہیں کر رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں سب سے پہلے ایسا لینا چاہیئے جس سے اس ایوان کو قابل بنائیں کہ وہ اپنے صوبوں کے حقوق کا پورا تحفظ کر سکے۔

جناب والا! ہمارے کچھ ایسے مسئلے ہیں، جنہو کہ مارشل لا کی وجہ سے پچھلے ۱/۸ سال سے التوا میں پڑے ہوئے

ہیں اور اس میں پیش رفت ہونی چاہیئے۔ اس میں بڑی بات جو water distribution کی ہے یا Indus water کی تقسیم ہے۔ اب یقیناً وہ وقت آگیا ہے اور ملک کی ترقی کے لئے یہ ضروری ہے کہ water distribution کا فیصلہ ہوتا کہ ملک کے ترقیاتی پروگراموں، زرعی ترقی اور پاور جنریشن میں ہم آگے بڑھ سکیں اگر ہم نے ان فیصلوں کو التوا میں رکھا اور جیسے بار بار ڈاکٹر محبوب الحق صاحب کہہ رہے ہیں کہ کالا باغ ڈیم بہت اچھا ہے لیکن یہ ڈیم اس وقت تک نہیں بن سکے گا جب تک یہ بنیادی فیصلے نہیں ہوں گے۔ میں خود اپنے طور پر اس ایوان میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کالا باغ ڈیم کن خوبیاں ہیں، لیکن ہر صوبے کی رائے لے کر اس کی تعمیر کا فیصلہ کیا جائے تاکہ منصوبہ آگے بڑھ سکے۔ ہمیں امید ہے کہ صدر پاکستان اپنا تقریر میں ان مسائل کا ذکر کریں گے لیکن ایسا نہیں ہو سکا

[Syed Abbas Shah]

دوسری بات نیشنل کن امک کو امل کی ہے جس کے ابعثا - نیتہ۔ implement
 نہ ہونے اور موپے پن development کے لئے محتاج ہو کر رگے ہیں۔ سال میں پتہ نہیں
 کوئی میٹنگ ہوتی ہے یا نہیں۔ ہمیں کچھ علم نہیں ہے۔ حکومت نے اس ایوان کو صوبائی
 حکومتوں کے کردار ادا کرنے سے totally علیحدہ رکھا ہوا ہے جس کے لئے
 یہ ایوان بنایا گیا تھا۔

جناب والا! صدر صاحب نے اپنی تقریر میں فوج اور اس کے کردار کی تعریف کی ہے
 جس کو یقیناً ہم سپورٹ کرتے ہیں کیونکہ ہمیں اپنی فوج پر فخر ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ لوگوں
 کو چند بیوروکریٹس جو کہ ہر ادارے میں ہوتے ہیں ان کے کردار پر اعتراض ہو لیکن چند بیوروکریٹس
 کی خاطر ساری قوم اور فوج کو نظر انداز کرنا غلط ہے۔ ہماری فوج کا کردار جس کو ہم فوج کے
 جوانان کہتے ہیں قابل تعریف ہے اور یہ بات میں وزیر خارجہ کی جو انہوں نے کل کہی تھی ماننے
 کے لئے تیار نہیں ہوں کہ فوج کی یہاں نہیں ہے کہ وہ جو defend کر سکے۔ یہاں پر
 شیریں دل خان موجود ہیں انہوں نے defend کیا ہے۔ یہاں پر ہر مکتب فکر کے لوگ
 موجود ہیں اور کیونکہ فوج ہماری ہی قوم کا حصہ ہے۔ ہاں البتہ ملک میں کچھ مشکلات بار
 بار سامنے آرہی ہیں جو کہ ملک میں ۸/۹ سال متواتر مارشل لا اور بڑا رہنے کی وجہ سے ہیں اور ملک مختلف
 حیثیتوں میں بٹ گیا ہے۔ مثلاً مشائخ دین، عالم دین، خواندہ، غیر
 خواندہ، سندھی، غیر سندھی، بلوچی، پنجابی، پشتون اور فوج کا یہ نیا
 شوشہ نکل آیا ہے۔ خدا را اسے ختم کرو۔ ہم ایک قوم اور ایک ہی قوم ہیں جس کا نام پاکستانی
 قوم ہے۔ ہم صرف پاکستانی ہیں اور پاکستانی رہیں گے اور ہمیں پاکستانی قوم کی حیثیت
 سے زندہ رہنا چاہیئے۔

صدر صاحب نے پرسوں بھی اپنی خارجہ پالیسی پر واضح بیان دیا ہے۔ قریباً ساری
 قوم اس خارجہ پالیسی کو کرتی ہے۔ میرے معزز دوست بریگیڈیئر عبدالقیوم
 صاحب نے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ ہمارا نمبر مسئلہ ہے اس کو افغان مسئلے کی وجہ سے
 بھلا نا نہیں چاہیئے

Today, we have burried Kashmir under the garland of Simla Agreement.

میرے اپنے خیال میں شملہ سمجھوتہ میں کوئی پیشرفت نہیں ہوئی اور یہ ہمارے لئے completely finished سمجھوتہ ہے اور ہمیں اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا ہے اور ہمیں کشمیر issue پر ہر لیول پر بات کرنی چاہیئے اور جیسے صدر صاحب نے recently کہا کہ اس کا ہمیں سیاسی حل ڈھونڈنا چاہیئے اور اس مسئلہ کو اٹھانا چاہیئے اس مسئلے کو مردہ کیا گیا ہے، تو ہم اسے کبھی بھی فراموش نہیں کر سکتی۔ کشمیر ہمارا مسئلہ ہے کشمیر کا حل According to the United Nation Charter ہونا چاہیئے اور اس مسئلے کو ہمیں زندہ رکھنا چاہیئے اور آئندہ نسلوں کے لئے ایک تاریخ بنانی چاہیئے تاکہ وہ اسے اگے بڑھا سکیں۔

اب بات فارن ایڈ کی ہے۔ یقیناً مجھ سے پہلے کچھ لوگوں نے یہ بات اٹھائی اور میں بھی اور ساری قوم یہ بات محسوس کر رہی ہے کہ ہمیں اس ایڈ کی محتاجی سے بھوکا مرنا اچھا ہے جس کے

Mr. so and so: جناب والا! is smuggling such and such thing which may be used for your Atomic Energy Programme.

جناب یہ کوئی مذاق ہے جس طرح بچوں کے ساتھ کیا جاتا ہے اگر آپ نے اب ایسے کیا تو ہم ایسا کر دیں گے۔ جناب والا! اس قوم میں یہ جرأت اور قابلیت ہے کہ وہ بغیر ایڈ کے زندہ رہ سکتی ہے۔ ہمیں یہ ایڈ قبول نہیں ہے اور ہمیں اس امریکن ایڈ سے انکار کرنا چاہیئے وہ اس وقت اس سمجھوتے کے بعد پھر بھی ہم پر سوار ہیں۔ ہمیں اور وسائل کی طرف اپنی نظر سے اٹھانی چاہیئیں اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ ہر پاکستانی اس کے لئے تیار ہے کہ اگر امریکن ایڈ کو روکا جائے یا بند کیا جائے تو ہم اس کو مقابلہ کریں گے اور ہم انشمار الٹ زندہ رہ سکتے ہیں اور ہم حکومت کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ جو فیصلہ بھی کرنا ہے، خود داری کے ساتھ اپنے ملک کے وقار کو سامنے رکھتے ہوئے کریں۔ ہماری قوم بھوک برداشت کر سکتی ہے۔ ایک کپڑے میں رہ سکتی ہے، مشکلات میں گزر بسر کر سکتی ہے لیکن اپنی خود داری سے دستبردار نہیں ہو سکتی۔ شکریہ!

جناب چیرمین: شکریہ! ابھی تین چار سپیکر اور ہیں اور نظریہ آرٹا ہے کہ آج یہ بحث ختم نہیں ہو سکے گی۔ میرے خیال میں اگر وزیر انصاف صاحب رضامند ہوں تو سو موہا تک

[Syed Abbas Shah]

کرنا ہے کرسیں ۔

اس کو طول دیتے ہیں پھر آپ نے بھی جو کچھ
 جناب وکیم سجاد : ٹھیک ہے ۔

Mr. Chairman: Then, this House is adjourned to meet on Sunday, at 6.00 p.m. in the evening as a Private Members Day. And if there is time, I think, the Rules of Procedure and Conduct of Business will be taken up in the House on Monday, after we finish with this debate and the honourable Members who wish to propose any amendment to those Rules may please do so over the week end. Because the notices of the amendments given earlier have expired. Thank you.

The meeting stands adjourned.

[The House adjourned to meet again at six of the clock in the evening on Sunday, August 2nd 1987.]
